WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

سنیچروار
11 اپریل 2026
SATURDAY
11 APRIL - 2026

صفحہ 08 کے کے آر کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوگا: محمد کیف

صفحہ 08 میدویدیف کا پارہ ہائی: بدترین شکست پر آپے سے باہر، ریکٹ توڑ ڈالا

■ جلد: 16 ■ شمارہ نمبر: 86 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

نوجوان نسل کو منشیات کی طرف دھکیلنے کی بڑی اور خطرناک سازش کو شکست دینا مشترکہ ذمہ داری

منشیات کیخلاف متحدہ اور مستقل لڑائی اشد ضرورت

جامع منصوبہ تیار، 100 دن کا پروگرام، 11 اپریل 2026 کو مہم کی شروعات: لیفٹیننٹ گورنر

سری نگر،۱۰ اپریل،رجے کے این ایس،لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعہ کو جموں و کشمیر میں منشیات کی بڑھتی ہوئی لعنت کے خلاف متحد اور مستقل لڑائی لڑنے کی سخت کال جاری کرتے ہوئے انتباہ دیا کہ نوجوانوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا جا رہا ہے اور معاشرے کے تمام طبقات سے اجتماعی کارروائی پر زور دیا تاکہ ان کے مستقبل کو محفوظ بنایا جا سکے۔ جے کے این ایس کے مطابق 11 اپریل 2026 کو شروع ہونے والی 'نشا مکت جموں کشمیر ابھیان' کے تحت 100 روزہ مہم کی تیاریوں کا جمعرات کو ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں جائزہ لینے کے ایک روز بعد لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ جموں وکشمیر ایک نازک موڑ پر ہے اور نوجوانوں کو منشیات کی طرف دھکیلنے/101

قانون ساز اداروں میں خواتین کیلئے ریزرویشن وقت کی ضرورت

قوم تاریخی موقع کی دہلیز پر کھڑی

ملک کی جمہوریت کی بنیادوں کو گہرا کرنے کیلئے اجتماعی عزم کی توثیق کرنے کا موقع/وزیر اعظم مودی

سرینگر،، 10 اپریل،، سی این آئی ،،خواتین ریزرویشن ایکٹ میں مجوزہ ترامیم صرف ایک قانون سازی کی مشق نہیں ہے بلکہ ہندوستان بھر کی کروڑوں خواتین کی امنگوں کی عکاسی ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے تمام اراکین پارلیمنٹ پر زور دیا کہ وہ اس اہم اقدام کی حمایت کے لیے اکٹھے ہوں۔سی این آئی کے مطابق اپنی ویب سائٹ پر پوسٹ کردہ ایک دستخط شدہ

مضمون میں وزیر اعظم نریندر مودی نے یہ بھی کہا کہ یہ پہل ایک ایسے اصول کی تصدیق ہے جس نے طویل عرصے سے ہندوستان کی تہذیبی اخلاقیات کی رہنمائی کی ہے کہ جب خواتین ترقی کرتی ہیں تو معاشرہ ترقی کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ سال 2029 کے لوک سبھا انتخابات اور آنے والے وقتوں میں مختلف ریاستوں کے اسمبلی انتخابات خواتین کے ریزرویشن کے ساتھ کرائے جائیں۔وزیر اعظم مودی نے کہا کہ قوم ایک تاریخی موقع کی دہلیز پر کھڑی ہے، اور یہ ملک کی جمہوریت کی بنیادوں کو گہرا کرنے اور مساوات/102

17 اپریل تک جوں کا توں موسم برقرار: موسمیاتی مرکز سری نگر

سری نگر،،۱۰ اپریل،،رجے کے این ایس،،پیر سے بدھ تک موسم ناساز گار رہنے کے بعد جمعہ کو دوسرے روز بھی پورے جموں وکشمیر میں آسمان صاف رہا اور سورج دن بھر چمکتا رہا، جسکے باعث درجہ حرارت میں اضافہ ہوا اور موسم بھی خاصا خوشگوار رہا۔موسمیاتی ماہرین کے مشورے پر زمیندار اپنے کھیتوں اور میوہ باغات میں مصروف عمل رہے۔ جے کے این ایس کے مطابق جمعرات کے بعد جمعۃ المبارک کو بھی صبح سے سہ پہر تک موسم خشک اور خوشگوار رہا۔دن بھر سورج کی چمکتی کرنوں نے حالیہ بارشوں سے درجہ حرارت میں آئی کمی کو دور/103

مردم شماری 2027 محض گنتی کی مشق نہیں بلکہ قومی ڈیجیٹل تبدیلی مشن

یہ "وکست بھارت" اور شواہد پر مبنی پالیسی کی منصوبہ بندی کی بنیاد رکھے گا

ملک ٹیکنالوجی اور حقیقی وقت کی بصیرت سے چلنے والی حکمرانی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے/چیف سیکرٹری

سرینگر،، 10 اپریل،،سی این آئی،،اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ ہندوستان ایک اہم "ڈیٹا انفلیکشن پوائنٹ" پر ہے جموں کشمیر کے چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے کہا کہ آنے والی مردم شماری 2027 محض گنتی کی مشق نہیں ہے بلکہ ایک قومی ڈیجیٹل تبدیلی مشن ہے جو "وکست بھارت" اور شواہد پر مبنی پالیسی کی منصوبہ بندی کی بنیاد رکھے گا۔سی این آئی کے مطابق جموں کے ابھینو تھیٹر میں منعقدہ مردم شماری 2027 سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے چیف سیکرٹری جموں کشمیر اٹل ڈولو نے خطاب اس سمٹ میں سینئر ایڈمنسٹریٹرز، ترقیاتی شراکت داروں اور پالیسی ماہرین نے حصہ لیا تاکہ ہندوستان کی مردم شماری 2027 کے روڈ میپ، تیاریوں اور اہمیت پر غور کیا جا سکے، جو ملک کی پہلی مکمل ڈیجیٹل اور کاغذ کے بغیر مردم شماری کی مشق ہے۔اس سمٹ میں امیت شرما، چیف پرنسپل مردم

شماری آفیسر اور ڈائریکٹر مردم شماری آپریشنز، جموں وکشمیر اور لداخ نے بھی شرکت کی۔مہمان خصوصی کی حیثیت سے کلیدی خطبہ دیتے ہوئے، چیف سیکرٹری نے مشاہدہ کیا کہ ہندوستان ٹیکنالوجی اور حقیقی وقت کی بصیرت سے چلنے والی حکمرانی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔2011 کی مردم شماری کے دستی، وقت کی ضرورت سے متصادم، انہوں نے درستگی، شفافیت اور رفتار کو یقینی بنانے کے لیے موبائل پر مبنی گنتی، مصنوعی ذہانت اور کلاؤڈ ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ٹیکنالوجی کے پہلے/104

درانداز ی کا مکمل خاتمہ، خواتین کیلئے 3 ہزار روپے کی امداد اور 45 دنوں کے اندر ساتویں پے کمیشن کی سفارش

ہم 20 سال تک اپوزیشن میں بیٹھنا پسند کریں گے

لیکن بابری مسجد بنانے والوں کے ساتھ اتحاد نہیں ہوگا/امیت شاہ

سرینگر،، 10 اپریل،،سی این آئی،،مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کیلئے پارٹی منشور کی نقاب کشائی کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے درانداز ی کے مکمل خاتمے، خواتین کو 3000 روپے کی امداد اور بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے 45 دنوں کے اندر ساتویں پے کمیشن کی سفارشات کو نافذ کرنے کا بھی یقین

دلایا۔سی این آئی کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کولکتہ میں "بی جے پی سنکلپ پاترا"/105

دہلی پولیس نے کیا بین ریاستی دہشت گردی، اسلحہ اور جاسوسی ماڈیول کا پردہ فاش

پاکستان 'آئی ایس آئی' ہینڈلرز کی پشت پناہی حاصل

11 ملزمان گرفتار، شمسی توانائی سے چلنے والا CCTV نگرانی نیٹ ورک بے نقاب

9 سی سی ٹی وی کیمرے، 4 پستول، 3 غیر ملکی ساختہ ہتھیار اور 24 زندہ کارتوس برآمد

سری نگر،،۱۰ اپریل،،رجے کے این ایس،،نئی دہلی میں ایک سرکاری عہدیدار نے جمعہ کو بتایا کہ دہلی پولیس کی خصوصی سیل نے ایک بین ریاستی دہشت گردی، اسلحہ اور جاسوسی ماڈیول کا پردہ فاش کیا ہے جسے مبینہ طور پر پاکستان اور اس کی خفیہ ایجنسی انٹر سروسز انٹیلی جنس کے ہینڈلرز کی پشت پناہی حاصل ہے۔ جے

کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق عہدیدار نے بتایا کہ دہلی پولیس کی خصوصی سیل کی ٹیم نے ایک خفیہ نگرانی کے نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا جس میں شمسی توانائی سے چلنے والے سی سی ٹی وی کیمرے پنجاب اور راجستھان میں حساس فوجی مقامات کے قریب نصب تھے۔انہوں نے کہا/106

شمالی کمان کے فوجی کمانڈر کا دورہ اونتی پورہ

موجودہ سیکورٹی صورتحال اور آپریشنل تیاریوں کا لیا جائزہ

سرینگر،، 10 اپریل،،سی این آئی،،انٹیلی جنس پر مبنی کامیاب آپریشنوں اور ابھرتے ہوئے چیلنجوں کیلئے تیز رفتار ردعمل کیلئے کلیدی عناصر کے طور پر ہم آہنگی، موافقت، درستگی، اور مسلسل چوکسی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فوج کے شمالی کمان کمانڈر لیفٹننٹ جنرل پراتیک شرما نے حساس علاقوں میں خطرات سے نمٹنے اور فعال حفاظتی پوزیشن کو برقرار رکھنے میں انٹیلی جنس اور ٹیکنالوجی کے اہم کردار پر بھی روشنی ڈالی۔سی این آئی کے مطابق فوج کے شمالی کمان کے کمانڈر لیفٹننٹ جنرل پراتیک شرما نے جنوبی قصبہ اونتی پورہ کا دورہ کر کے انسداد دہشت گردی گرڈ کا جائزہ لیا، جہاں انہیں خطے میں موجودہ سیکورٹی صورتحال اور فوجیوں کی آپریشنل تیاریوں کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔جائزہ کے دوران فوجی کمانڈر نے انٹیلی جنس پر مبنی کامیاب آپریشنز اور ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے لیے تیز رفتار ردعمل کے لیے کلیدی عناصر کے طور پر ہم آہنگی، موافقت، درستگی، اور مسلسل چوکسی کی اہمیت پر زور دیا۔انہوں/107

معطل کیے گئے افسران کو ابھی بھی دفاتر میں دیکھ کر مجھے

حیرانی ہوئی/نائب وزیر اعلیٰ

سرینگر،، 10 اپریل،،سی این آئی،،معطل افسران کو اب بھی کام کرتے دیکھ کر صدمہ ہوا کی بات کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے کہا کہ چیف سیکرٹری کے ساتھ سیکرٹریٹ جا کر معاملہ اٹھاؤں گا۔سی این آئی کے مطابق نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری نے کہا کہ وہ ایسے افسران کو تلاش کر کے حیران ہوں جنہیں پہلے سنگین الزامات کے تحت معطل یا تبدیل کر دیا گیا تھا، وہ اب بھی جموں میں ڈائریکٹوریٹ آف مائننگ آفس میں کام کر رہے ہیں، اور اعلان کیا کہ اس معاملے کی تحقیقات/108

آپریشن سندور کی منصوبہ بندی نہ صرف درستگی بلکہ احتیاط کے ساتھ انجام دی گئی

اُس وقت کارروائی نہیں کی جب دوسری طرف کے لوگ نماز میں مشغول تھے

"سب کا مالک ایک ہے" اسی لئے صحیح وقت کا انتخاب کیا گیا/فوجی سربراہ جنرل دیودی

سرینگر،، 10 اپریل،، سی این آئی ،،پہلگام حملے کے بعد آپریشن سندور کی منصوبہ بندی نہ صرف درستگی بلکہ احتیاط کے ساتھ انجام دی گئی کا انکشاف کرتے ہوئے فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دیودی نے کہا کہ ہم نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہم ایسے وقت میں کارروائی نہیں کریں گے جب دوسری طرف کے لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے۔سی این آئی کے مطابق فوجی سربراہ اپیندر دویدی نے کہا کہ پہلگام حملے کے بعد پاکستان کے خلاف آپریشن سندور کی منصوبہ بندی نہ صرف درستگی کے ساتھ بلکہ احتیاط کے

ساتھ انجام دی گئی اور یہ انکشاف کرتے ہوئے کہ مسلح افواج نے نماز کے اوقات میں دہشت گردی کے مراکز پر حملہ کرنے سے جان بوجھ کر گریز کیا۔بنگلورو، کرناٹک میں رن سمواد '2026' کے دوران ایک سیشن سے خطاب کرتے ہوئے فوجی سربراہ نے کہا "جب ہم ان اہداف کو نشانہ بنانے کی تیاری کر رہے تھے، وقت 2 بجے، 4 بجے کسی بھی وقت ہو سکتا تھا۔" انہوں نے آپریشنل لچک کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ فورسز نے جان بوجھ کر مخصوص اوقات میں پیچھے ہٹ گئے۔انہوں نے کہا "ہم نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہم ایسے وقت میں کارروائی نہیں کریں گے جب دوسری طرف کے لوگ دہشت گرد کیمپوں میں نماز پڑھ رہے ہوں گے"۔دویدی نے یہ کہتے ہوئے نقطہ نظر کا خلاصہ کیا "سب کا مالک ایک ہے" اسی/109

1000 کروڑ لاگت والا حوصلہ مندانہ 'جہلم ریور کروز پروجیکٹ': 2 مفاہمت ناموں پر دستخط

2027 تک پائلٹ بنیادوں پر شروع ہونے کا امکان

پہلے مرحلے میں پانتھ چوک تا بانڈی پورہ 'ای کروز' کشتیاں چلانے کی منصوبہ بندی: آر ٹی او کشمیر

سری نگر،،۱۰ اپریل،،رجے کے این ایس،،حکومت نے کشمیر میں آبی نقل وحمل کے اپنے حوصلہ مندانہ منصوبے کو تیز رفتاری سے آگے بڑھایا ہے، جس کیساتھ جہلم دریائے کروز پہلے مرحلے کی قیادت کرے گا، جسے 2027 تک پائلٹ بنیادوں پر شروع کیا جائے گا۔ جے کے این ایس کے مطابق اننت ناگ، سری نگر اور بانڈی پورہ میں 8 ٹرمینلز (آخری اسٹیشن) والے جہلم ریور کروز پروجیکٹ کو ترجیح دینے والے حکام کیساتھ 1000 کروڑ روپے کے 2 مفاہمت ناموں پر دستخط کیے گئے ہیں۔میڈیا سے بات کرتے ہوئے، آر ٹی او کشمیر قاضی عرفان رسول زرگر نے کہا کہ مفاہمت ناموں میں جہلم پر دریائی سفر کے لیے 100 کروڑ روپے اور جہلم اور ڈل جھیل دونوں پر محیط ایک جامع شہری آبی نقل وحمل کے نظام کے لیے 900 کروڑ روپے شامل ہیں، جس کا مقصد کشمیر میں ایک ماحول دوست متبادل ٹرانسپورٹ نیٹ ورک قائم کرنا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت فی الحال دریائے جہلم کے کروز پروجیکٹ سے متعلق پہلے مفاہمت نامے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے، جو 3 اضلاع اننت ناگ، سری نگر اور بانڈی پورہ میں پھیلے گا اور اس میں کل 8 ٹرمینلز (آخری اسٹیشن) شامل ہیں۔آر ٹی او کشمیر کے مطابق پہلا مرحلہ پانتھا چوک سے شروع ہوگا اور سری نگر کے اہم مقامات سے گزرے گا، بشمول پانتھا چوک اور زیرو برج، اس کے بعد بانڈی پورہ ضلع میں اختتام پذیر ہونے سے پہلے ایک سے زیادہ ٹرمینلز ہوں گے۔مقامی خبر رساں ایجنسی' کے این او' کیساتھ بات کرتے ہوئے آر ٹی او کشمیر عرفان زرگر نے مزید کہا کہ ٹرمینلز کے (آخری اسٹیشنوں) کیلئے پہلے ہی زمین کی نشاندہی اور الاٹ کی جا چکی ہے۔ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر کشمیر نے کہا کہ اس پروجیکٹ کی تکمیل کے لیے ایک خصوصی مقصد کی گاڑی (SVP) تشکیل دی گئی ہے، جس کے تحت ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی آف انڈیا (IWAI) خدمات کو چلائے گی۔انہوں نے مزید کہا کہ پلیٹ فارمز کی تعمیر کا کام پہلے ہی کئی مقامات پر شروع ہو چکا ہے۔تکنیکی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے، آر ٹی او کشمیر عرفان زرگر نے کہا کہ تجویز کی درخواست (RFP) کے تحت، محکمہ نے تقریباً 20 مسافروں کے بیٹھنے کی گنجائش کیساتھ الیکٹرک کروز بوٹس متعارف کرانے کا/110

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس قدر اس جوش سے لڑے کے آپ کے ہاتھوں نو تلواریں ٹوٹیں

کیا شیر تھے وہ لوگ آئیں پڑھیں ایک خوبصورت قصہ

تحریر----
محمد اشرف

آج نگاہِ فلک اِک عجب منظر دیکھ رہی تھی ، دو لاکھ کے ظالم اور متکبر دشمن کے مقابلے کے لئے 3ھزار کا مختصر مٹھی بھر دستہ دینِ مصطفوی کی خاطر رواں دواں تھا ، ان کے ھر اٹھتے قدم پر وقت انگشت بدنداں تھا ، آخر یہ کون ھیں جنھیں اپنی جانوں کی پرواہ نھیں ، نہ تو بھت زیادہ اسلحہ پاس ھے اور نہ ھی گھوڑوں اور سواریوں کی کثرت ، اپنے گھروں سے ایک ھزار کلو میٹر سے بھی زیادہ فاصلے کی دوری پر جانوں کے نذرانے راہِ خدا میں دینے کے لئے بے تاب چلتے جارھے ھیں۔ آسماں کی آنکھیں بھی کھلی کی کھلی رہ گئی ھوں گی کہ غزو بدر میں1000کے مقابلے میں313 تو دیکھے تھے ، غزو اُحد میں3000 کے مقابلے میں700 تو دیکھے تھے ، غزو خندق میں مدین طیبہ کے صرف 3000 مج...

خالد! ابوسفیان نے کہا۔ ''ذرا ٹھنڈے ہو کر سوچو۔ خدا کی قسم! گھبراہٹ سے تمہاری آواز کانپ رہی ہے۔''

ابوسفیان!'' خالد نے جل کر کہا۔ ''تم میں صرف یہ خوبی ہے کہ تم میرے قبیلے کے سردار ہو۔ میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ ان کیلئے مکہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینا کوئی مشکل نہیں۔'' خالد نے دیکھا کہ اس کے دو ساتھی سالار عکرمہ اور صفوان قریب ہی کھڑے تھے۔ خالد نے ان سے کہا۔ ''آج بھول جاؤ کہ تمہارا سردار کون ہے۔ صرف یہ یاد رکھو کہ مکہ پر طوفان آ رہا ہے۔ اپنی آن کو بچاؤ، یہاں کھڑے ایک دوسرے کا منہ نہ دیکھو۔ اپنے شہر کو بچاؤ، اپنے دیوتاؤں کو بچاؤ۔'' سارے شہر میں بھگدڑ بپا ہو گئی تھی۔ لڑنے والے لوگ برچھیاں تلواریں اور تیر کمان اٹھائے مکہ کے دفاع کو نکل آئے۔ عورتوں اور بچوں کو ایسے بڑے مکانوں میں منتقل کیا جانے لگا جو قلعوں جیسے تھے۔ جوان عورتیں بھی لڑنے کیلئے تیار ہو گئیں۔ یہ ان کے شہر اور جان و مال کا ہی نہیں ان کے مذہب کا بھی مسئلہ تھا۔ یہ دو نظریوں کی فکر تھی۔ لیکن خالد اسے اپنے ذاتی وقار کا اور اپنے خاندانی وقار کا بھی مسئلہ سمجھتا تھا۔ اس کا خاندان جنگ و جدل کیلئے مشہور تھا۔ اس کے باپ کو لوگ عسکری قائد کہا کرتے تھے۔ خالد اپنے خاندان کے نام اور خاندانی روایات کو زندہ رکھنے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا۔ اس نے ابوسفیان کو نظرانداز کر دیا۔ عکرمہ اور صفوان کو ساتھ لیا اور ایسی چالیں سوچ لیں جن سے وہ مسلمانوں کو شہر سے دور رکھ سکتا تھا۔ اس نے سواروں کی کچھ تعداد اس کام کیلئے منتخب کر لی کہ یہ سوار شہر سے دور چلے جائیں اور مسلمان اگر محاصرہ کر لیں تو یہ گھوڑ سوار عقب سے محاصرے پر حملہ کر دیں مگر وہاں جم کر لڑیں نہیں۔ بلکہ محاصرے میں کہیں شگاف ڈال کر بھاگ جائیں۔ شہر میں افراتفری اور لڑنے والوں کی بھاگ دوڑ اور للکار میں چند ایک عورتوں کی مترنم آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ان کی آوازیں ایک آواز بن گئی تھی۔ وہ رزمیہ گیت گا رہی تھیں۔ جس میں رسول اللہ ﷺ کے (معاذ اللہ) قتل کا ذکر تھا۔ بڑا جوشیلا اور بھڑکا دینے والا گیت تھا۔ یہ عورتیں گلیوں میں یہ گیت گاتی پھر رہی تھیں۔ چند ایک مسلح شتر سواروں کی مدینہ کی طرف سے آنے والے رستے پر اور دو تین اور سمتوں کو دوڑا دیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی پیشقدمی کی خبریں پیچھے پہنچاتے رہیں۔ عورتیں اونچے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر مدینہ کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ سورج افق میں اترتا جا رہا تھا۔ صحرا کی شفق بڑی دلفریب ہوا کرتی ہے مگر اس شام مکہ والوں کو شفق میں لہو کے رنگ دکھائی دے رہے تھے۔ کہیں سے کسی بھی طرف سے گرد اٹھتی نظر نہیں آ رہی تھی۔ نہیں اب تک آ جانا چاہیے تھا۔ خالد نے عکرمہ اور صفوان سے کہا۔ ''ہم اتنی جلدی خندق نہیں کھود سکتے۔ ہم خندق کا سہارا لے کر نہیں لڑیں گے۔ عکرمہ نے کہا۔ ''ہم ان کے محاصرے پر حملے کریں گے۔ صفوان نے کہا۔ ''ان کے پاؤں جمنے نہیں دیں گے۔ سورج غروب ہو گیا۔ رات گہری ہونے لگی۔ کچھ بھی نہ ہوا۔ مکہ میں زندگی بیدار اور سرگرم رہی۔ جیسے وہاں رات آئی ہی نہ ہو۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قلعوں جیسے مکانوں میں منتقل کر دیا گیا تھا اور جو لڑنے کے قابل تھے وہ اپنے سالاروں کی ہدایات پر شہر کے اردگرد اپنے مورچے مضبوط کر رہے تھے۔ رات آدھی گزر گئی۔ مدینہ والوں کی آمد کے کوئی آثار نہ آئے۔ پھر رات گزر گئی۔ ''خالد! ابوسفیان نے پوچھا۔ ''کہاں ہیں وہ؟ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ نہیں آئیں گے تو یہ بہت خطرناک فریب ہے جو تم اپنے آپ کو دے رہے ہو۔''

خالد نے کہا۔ محمد ﷺ کی عقل تک تم نہیں پہنچ سکتے، جو وہ سوچ سکتے ہیں وہ تم نہیں سوچ سکتے۔ وہ آئیں گے۔'' اس وقت تک مسلمان چند ایک معرکے دوسرے قبیلوں کے خلاف لڑ کر اپنی دھاک بٹھا رہے تھے۔ ان میں غزوہ خیبر ایک بڑا معرکہ تھا انہیں جنگ کا تجربہ ہو چکا تھا۔ ''ابوسفیان!'' خالد نے کہا۔ ''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ مسلمان اب وہ نہیں رہے جو تم نے احد میں دیکھے تھے۔ اب وہ لڑنے کے ماہر بن چکے ہیں ان کا ابھی تک سامنے نہ آنا بھی ایک چال ہے۔'' ابوسفیان کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ ایک شتر سوار نظر آیا۔ جس کا اونٹ بہت تیز رفتار سے دوڑتا آیا تھا ابوسفیان اور خالد کے قریب آ کر اس نے اونٹ روکا اور کود کر نیچے آیا۔

میری آنکھوں نے جو دیکھا ہے وہ تم نہیں مانو گے۔ شتر سوار نے کہا۔ ''میں نے مسلمانوں کو حدیبیہ میں خیمہ زن دیکھا ہے۔ وہ محمد ﷺ اور ان کا لشکر نہیں ہو سکتا۔ ابوسفیان نے کہا۔ ''خدا کی قسم! میں محمد ﷺ کو اس طرح پہچانتا ہوں جس طرح تم دونوں مجھے پہچانتے ہو۔ شتر سوار نے کہا۔'' اور میں نے ایسے اور آدمیوں کو بھی پہچانا ہے جو ہم میں سے تھے لیکن ان کے ساتھ جا ملے تھے۔'' حدیبیہ مکہ سے تیرہ میل دور مغرب میں ایک مقام تھا۔ رسول کریم ﷺ خونریزی سے بچنا چاہتے تھے اس لیے آپ ﷺ مکہ سے دور حدیبیہ میں جا خیمہ زن ہوئے تھے۔

ہم ان پر شب خون ماریں گے۔'' خالد نے کہا۔ ''انہیں ستانے نہیں دیں گے۔ وہ جس راستہ سے حدیبیہ پہنچے ہیں اس راستے نے انہیں تھکا دیا ہو گا۔ ان کی ہڈیاں ٹوٹ رہی ہوں گی۔ وہ تازہ دم ہو کر مکہ پر حملہ کریں گے۔ ہم انہیں آرام نہیں کرنے دیں گے۔''' ''ہم انہیں وہاں سے بھگا سکتے ہیں۔'' ابوسفیان نے کہا۔ ''چھاپہ مار جیش تیار کرو۔'' رسول اکرم ﷺ نے اپنی خیمہ گاہ کی حفاظت کا انتظام کر رکھا تھا۔ گھڑ سوار جیش رات کو خیمہ گاہ کے اردگرد گشتی پہرہ دیتے تھے۔ دن کو بھی پہرے کا انتظام تھا۔ ایک اور گھوڑ سوار جیش نے اپنے جیسا ایک گھڑ سوار جیش دیکھا جو خیمہ گاہ سے دور آہستہ آہستہ چلا جا رہا تھا۔ مسلمان سوار ان سواروں کی طرف چلے گئے۔ وہ قریش کے سوار تھے جو وہاں نہ رکے اور دور چلے گئے کچھ دیر بعد وہ ایک اور طرف سے آتے نظر آئے اور مسلمانوں کی خیمہ گاہ سے تھوڑی دور رک کر چلے گئے۔ دوسرے روز وہ سوار خیمہ گاہ کے قریب آ گئے۔ اب کے مسلمان سواروں کا ایک جیش جو خیمہ گاہ سے دور نکل گیا تھا واپس آ گیا۔ اس جیش نے ان سواروں کو گھیر لیا، انہوں نے گھیرے سے نکلنے کیلئے ہتھیار نکال لیے۔ ان میں جھڑپ ہو گئی لیکن مسلمان سواروں کے کماندار نے اپنے سواروں کو روک لیا۔ انہیں نکل جانے دو۔'' جیش کے کماندار نے کہا۔ ''ہم لڑنے آئے ہوتے تو ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہ جانے دیتے۔''

وہ مکہ کے لڑاکا سوار تھے۔ انہوں نے واپس جا کر ابوسفیان کو بتایا۔ چند اور سواروں کو بھیجو۔'' ابوسفیان نے کہا۔ ''ایک شب خون مارو۔ میرے قبیلے کے سردار!'' ایک سوار نے کہا۔ ''ہم نے شب خون مارنے کی بہت کوشش کی ہے لیکن ان کی خیمہ گاہ کے اردگرد دن رات گھڑ سوار گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ قریش کے چند اور سواروں کو بھیجا گیا۔ انہوں نے شام کے ذرا بعد شب خون مارنے کی کوشش کی لیکن مسلمان سواروں نے ان کے کچھ سواروں کو زخمی کر کے وہاں سے بھگا دیا۔ مکہ والوں پر تذبذب کی کیفیت طاری تھی۔ وہ راتوں کو سوتے بھی نہیں تھے۔ محاصرہ کے ڈر سے وہ ہر وقت بیدار اور چوکس رہتے تھے اور دن گزرتے جا رہے تھے۔ آخر ایک روز مکہ میں ایک مسلمان سوار داخل ہوا۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے ابوسفیان کے متعلق پوچھا۔ ابوسفیان نے دور سے دیکھا اور دوڑا آیا۔ خالد بھی آ گیا۔

میں محمد رسول اللہ ﷺ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''ہم لڑنے نہیں آئے۔ ہم عمرہ کرنے آئے ہیں۔ عمرہ کر کے چلے جائیں گے۔ اگر ہم اجازت نہ دیں تو ابوسفیان نے پوچھا۔

ہم مکہ والوں کا نہیں خدا کا حکم ماننے والے ہیں۔'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ''ہم اپنے اور اپنی عبادت گاہ کے درمیان کسی کو حائل نہیں ہونے دیا کرتے۔

اگر مکہ کے مکان ہمارے لیے رکاوٹ بنیں گے تو خدا کی قسم! مکہ ملبے اور کھنڈروں کی بستی بن جائے گی۔ اگر یہاں کے لوگ ہمیں روکیں گے تو مکہ کی گلیوں میں خون بہے گا۔ ابوسفیان ہم امن کا پیغام لے کر آئے ہیں اور یہاں کے لوگوں سے امن کا تحفہ لے کر جائیں گے۔ خالد کو وہ لمحے یاد تھے جب یہ مسلمان سوار پر وقار لہجے میں دھمکی دے رہا تھا۔ خالد کا خون کھول اٹھنا چاہیے تھا لیکن اسے یہ آدمی بڑا اچھا لگا تھا۔ ابوسفیان نے عثمان رضی اللہ عنہ کو عمرے کی پیشکش بھی کی تھی لیکن انھوں نے اپنے نبی ﷺ کے بغیر اکیلے عمرہ کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ ادھر مذاکرات میں جب زیادہ وقت گزرا تو ہوا کے دوش پر یہ افواہ حدیبیہ پہنچی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جس کے جواب میں رسول کریم ﷺ نے قتل عثمان رض کے انتقام کے لئے اپنے ۱۴سو جانثاروں سے بیعت لی تھی۔ اس بیعت کو تاریخ میں بیعت رضوان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اسی بیعت کی وجہ سے ابوسفیان سمجھوتے پر راضی ہوا تھا۔ پھر ایک صلح نامہ تحریر ہوا تھا اسے صلح حدیبیہ کا نام دیا گیا۔ مسلمانوں کی طرف سے اس پر رسول اکرم ﷺ نے اور قریش کی طرف سے سہیل بن عمرو نے دستخط کیے تھے، اس صلح نامے میں طے پایا تھا کہ مسلمان اور اہل قریش دس سال تک نہیں لڑیں گے اور مسلمان آئندہ سال عمرہ کرنے آئیں گے اور مکہ میں تین دن ٹھہر سکیں گے۔ رسول کریم ﷺ قریش میں سے تھے۔ خالد آپ ﷺ کو بہت اچھی طرح سے جانتا تھا لیکن اب اس نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اس نے محسوس کیا کہ یہ کوئی اور محمد ﷺ ہیں۔ وہ ایسا متاثر ہوا کہ اس کے ذہن سے اتر گیا کہ یہ وہی محمد ﷺ ہیں جنہیں وہ اپنے ہاتھوں قتل کرنے کے منصوبے بناتا رہتا تھا۔ خالد نبی کریم ﷺ کو ایک سالار کی حیثیت سے زیادہ دیکھ رہا تھا وہ آپ ﷺ کی عسکری اہلیت کا قائل ہو گیا تھا۔

صلح حدیبیہ تک مسلمان رسول کریم ﷺ کی قیادت میں چھوٹے بڑے اٹھائیس معرکے لڑ چکے اور فتح و نصرت کی دھاک بٹھا چکے تھے۔ مسلمان عمرہ کر کے چلے گئے۔ دو مہینے گزر گئے، ان دو مہینوں میں خالد پر خاموشی طاری رہی لیکن اس خاموشی میں ایک طوفان اور ایک انقلاب پرورش پا رہا تھا۔ خالد نے مذہب میں کبھی بھی دلچسپی نہیں لی تھی۔ اسے نہ کبھی اپنے بتوں کا خیال آیا تھا نہ کبھی اس نے رسول کریم ﷺ کی رسالت کو سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ مگر اب از خود اس کا دھیان مذہب کی طرف چلا گیا اور وہ اس سوچ میں کھو گیا کہ مذہب کون سا سچا ہے اور انسان کی زندگی میں مذہب کی اہمیت اور ضرورت کیا ہے۔ عکرمہ! ایک روز خالد نے اپنے ساتھی سالار عکرمہ سے جو اس کا بھتیجا بھی تھا کہا۔ ''میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔'' ''کیا سمجھ گئے ہو خالد؟ عکرمہ نے پوچھا۔ محمد ﷺ جادوگر نہیں۔'' خالد نے کہا۔ ''اور محمد ﷺ شاعر بھی نہیں۔ میں نے محمد ﷺ کو اپنا دشمن سمجھنا چھوڑ دیا ہے اور میں نے محمد ﷺ کو خدا کا رسول تسلیم کر لیا ہے۔ ہبل اور عزیٰ کی قسم! تم مذاق کر رہے ہو۔ عکرمہ نے کہا۔ ''کوئی نہیں مانے گا کہ ولید کا بیٹا اپنا مذہب چھوڑ رہا ہے۔''

ولید کا بیٹا اپنا مذہب چھوڑ چکا ہے۔'' خالد نے کہا۔ ''کیا تم بھول گئے ہو کہ محمد ﷺ ہمارے کتنے آدمیوں کو قتل کرا چکے ہیں؟ عکرمہ نے کہا۔ ''تم ان کے مذہب کو قبول کر رہے ہو جن کے خون کے ہم پیاسے ہیں؟ میں نے فیصلہ کر لیا ہے عکرمہ!'' خالد نے دوٹوک لہجے میں کہا۔ ''میں نے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔'' اسی شام ابوسفیان نے خالد کو اپنے ہاں بلایا۔ عکرمہ بھی وہاں موجود تھا۔ ''کیا تم بھی محمد ﷺ کی باتوں میں آ گئے ہو؟'' ابو سفیان نے اس سے پوچھا۔ ''تم نے ٹھیک سنا ہے ابوسفیان! خالد نے کہا۔ محمد ﷺ کی باتیں ہی کچھ ایسی ہیں۔ مشہور مورخ واقدی نے لکھا ہے کہ ابوسفیان قبیلے کا سردار تھا۔ اس نے خالد کا فیصلہ بدلنے کیلئے اسے قتل کی دھمکی دی۔ خالد اس دھمکی پر مسکرا دیا مگر عکرمہ برداشت نہ کر سکا۔ حالانکہ وہ خود خالد کے اس فیصلے کیخلاف تھا۔ ابوسفیان! عکرمہ نے کہا۔ ''میں تمہیں اپنے قبیلے کا سردار مانتا ہوں لیکن خالد کو جو تم نے دھمکی دی ہے وہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ تم خالد کو اپنا مذہب بدلنے سے نہیں روک سکتے۔ اگر تم خالد کے خلاف کوئی کارروائی کرو گے تو ہو سکتا ہے کہ میں بھی خالد کے ساتھ مدینہ چلا جاؤں۔'' اگلے ہی روز مکہ میں ہر کسی کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔'' خالد بن ولید محمد ﷺ کے پاس چلا گیا ہے خالد یادوں کے ریلے میں بہتا مدینہ کو چلا جا رہا تھا۔ اسے اپنا ماضی اس طرح یاد آیا تھا جیسے وہ گھوڑے پر سوار مدینہ کو نہیں بلکہ پیادہ اپنی ماضی میں چلا جا رہا تھا۔ اسے مدینہ کے اونچے مکانوں کی منڈیریں نظر آنے لگی تھیں۔ ''خالد!'' اسے کسی نے پکارا لیکن اسے گزرے ہوئے وقت کی آواز سمجھ کر اس نے نظرانداز کر دیا۔ اسے گھوڑوں کے ٹاپ سنائی دیئے، تب اس نے دیکھا۔ اسے دو گھوڑے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ وہ رک گیا۔ گھوڑے اس کے قریب آ کر رک گئے۔ ایک سوار اس کے قبیلے کے مشہور جنگجو عمرو بن العاص تھے اور دوسرے عثمان بن طلحہ۔ دونوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ کیا تم دونوں مجھے واپس مکہ لے جانے کیلئے آئے ہو؟'' خالد نے ان سے پوچھا۔ ''تم جا کہاں رہے ہو؟ عمرو بن العاص نے پوچھا۔ ''اور تم دونوں کہاں جا رہے ہو؟ خالد نے پوچھا۔ ''خدا کی قسم! ہم تمہیں بتائیں گے تو تم خوش نہیں ہو گے۔'' عثمان بن طلحہ نے کہا۔ ''ہم مدینہ جا رہے ہیں۔''

بات پوری کرو عثمان عمرو بن العاص نے کہا۔ ''خالد! ہم محمد ﷺ کا مذہب قبول کرنے جا رہے ہیں۔ ہم نے محمد ﷺ کو خدا کا سچا نبی مان لیا ہے۔ پھر ہم ایک ہی منزل کے مسافر ہیں۔'' خالد نے کہا۔ ''آؤ اکٹھے چلیں۔''

وہ ۱۳ مئی ۸۲۶ء ؟ کا دن تھا۔ جب تاریخ اسلام کے دو عظیم جرنیل خالد بن ولید اور عمرو بن العاص مدینہ میں داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ عثمان بن طلحہ تھے۔ تینوں رسول کریم ﷺ کے حضور پہنچے۔ سب سے پہلے خالد رض بن ولید اندر گئے۔ ان کے پیچھے عمرو بن العاص رض اور عثمان بن طلحہ رض گئے۔ تینوں نے قبول اسلام کی خواہش ظاہر کی۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور تینوں کو باری باری گلے لگایا۔

(یہاں سے آگے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لکھا جائے گا انشاء ؟ اللہ)

شہیدوں کو دل سے اتار دیں، ذہن سے ان کا نام و نشان مٹا دیں۔ ان کی یادوں کو شراب میں ڈبو دیں۔ اس زمین پر جو خدا نے ہمیں شہیدوں کے صدقے عطا کی ہے۔ بادشاہ بن کر گردن اکڑا لیں، اور کہیں کہ میں ہوں اس زمین کا شہنشاہ، شہیدوں کے نام پر مٹی ڈال دیں، کسی شہید کی کہیں قبر نظر آئے تو اسے زمین سے ملا دیں۔ مگر زندگی کے ہر موڑ اور ہر دوراہے پر آپ کو شہید کھڑے نظر آئیں گے۔ آپ کے ذہن کے کسی گوشے سے شہید اٹھیں گے اور شراب اور شہنشاہیت کا نشہ اتار دیں گے۔ جس نے تخت و تاج کے نشے میں شہیدوں سے بے وفائی کی وہ شاہ سے گدا اور ذلیل و خوار ہوا کیونکہ اس نے قرآن کے اس فرمان کی حکم عدولی کی کہ شہید زندہ ہیں، انہیں مردہ مت کہو۔ عرب کے ملک اردن میں گمنام سا ایک مقام ہے جس کا نام موتہ ہے۔ اس کے قریب سے گزر جانے والوں کو بھی شاید پتا نہ چلتا ہو کہ وہاں ایک بستی ہے۔ اس کی حیثیت چھوٹے سے ایک گاؤں سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں۔ لیکن شہیدوں نے اردن کے بادشاہ کو اپنی موجودگی کا اور اپنی زندگی کا، جو انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے، احساس دلا دیا ہے۔ وہ جس معرکے میں شہید ہوئے تھے، وہ ساڑھے تیرہ صدیاں پہلے اس مقام پر لڑا گیا تھا۔ پھر یہ مقام گزرتے زمانے کی اڑتی ریت میں دبتا چلا گیا۔ کچھ عرصے سے موتہ کے رہنے والے ایک عجیب صورت حال سے دوچار ہونے لگے۔ آج بھی وہاں چلے جائیں اور وہاں رہنے والوں سے پوچھیں تو وہ بتائیں گے کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی آدمی رات کو خواب میں دیکھتا ہے کہ ساڑھے تیرہ صدیاں پہلے کے مجاہدین اسلام چل پھر رہے ہیں۔ کفار کا ایک لشکر آتا ہے اور مجاہدین اس کے مقابلے میں جم جاتے ہیں۔ ان کی تعداد تھوڑی ہے اور لشکر کفار مانند سیلاب ہے۔ معرکہ بڑا خونریز ہے۔

اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہو جائے تو اللہ پاک معاف فرمائے
واللہ اعلم بالصواب۔
اگر کوئی غلطی لکھنے میں ہو جائے تو بتا دیا کریں شکریہ

دوستو......!!! چلتے چلتے ایک آخری بات عرض کرتا چلوں کہ اگر کبھی کوئی ویڈیو، قول، واقعہ کہانی یا تحریر وغیر اچھی لگا کرنے تو مطالعہ کے بعد مزید تھوڑی سے زحمت فرما کر اپنے دوستوں سے بھی شئیر کر لیا کیجئے، یقین کیجئے کہ اس میں آپ کا بمشکل ایک لمحہ صرف ہو گا لیکن ہو سکتا ھے اس ایک لمحہ کی اٹھائی ھوئی تکلیف سے آپ کی شیئر کردا تحریر ھزاروں لوگوں کے لیے سبق آموز ثابت ھو دوستو ھماری سپورٹ کے لیے پوسٹ اچھی لگے تو فالو ضرور کیا کریں بھت شکریہ۔

پاکستانی وزیرِ دفاع نے اسرائیل کو سرطانی ریاست کہا، اسرائیل کی مذمت، پوسٹس حذف

نئی دہلی (ایم این این): امریکہ اور ایران کے درمیان اسلام آباد میں ہونے والے اہم مذاکرات شروع ہونے سے۴۸ گھنٹے سے بھی کم وقت پہلے، پاکستان کے وزیرِ دفاع خواجہ آصف نے ایکس پر متعدد پیغامات پوسٹ کیے جن میں انہوں نے اسرائیل کو "برائی اور انسانیت کیلئے ایک لعنت" قرار دیا اور یہ امید ظاہر کی کہ جن لوگوں نے "فلسطینی سرزمین پر یورپی یہودیوں کو نکالنے کیلئے یہ سرطانی ریاست قائم کی ہے وہ جہنم واصل ہوں۔" بعدازاں یہ پوسٹس حذف کر دی گئیں۔ خواجہ آصف نے ایکس پر کیا لکھا تھا؟ پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے اسرائیل کو "کینسر (cancerous)" اور "انسانیت کیلئے ایک لعنت" قرار دیا ہے۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی جب ایک روز قبل

اسرائیل نے لبنان پر بمباری کی جس میں ۳۰۰ سے زائد لبنانی ہلاک اور تقریباً ۱۲۰۰ زخمی ہوئے۔ یہ حملے صرف ۱۰ منٹ میں کیے گئے اور مبینہ طور پر امریکہ اور ایران کے درمیان عارضی جنگ بندی پر اتفاق کے فوراً بعد ہوئے۔ خواجہ آصف نے جمعرات کو ایکس پر اپنی پوسٹ میں لکھا "اسرائیل برائی ہے اور انسانیت کیلئے لعنت ہے، جبکہ اسلام آباد میں امن مذاکرات جاری ہیں، لبنان میں نسل کشی کی جا رہی ہے۔" انہوں نے مزید کہا: "اسرائیل کے ہاتھوں بے گناہ شہری مارے جا رہے ہیں، پہلے غزہ، پھر ایران اور اب لبنان، خونریزی مسلسل جاری ہے۔" ایکس پر سے خواجہ آصف کی پوسٹ کا عکس۔ تصویر: ایکسا صف نے مزید لکھا: "میں امید اور دعا کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے فلسطینی سرزمین پر یورپی یہودیوں کو نکالنے کیلئے یہ سرطانی ریاست قائم کی، وہ جہنم واصل ہوں۔" اس ہفتے ایران نے امریکہ کے ساتھ پاکستان کی ثالثی میں ایک نازک دو ہفتے کی جنگ بندی پر اتفاق کیا ہے جو امن مذاکرات کی طرف لے جا سکتی ہے۔ یہ پیش رفت امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے دھمکیوں کے بعد سامنے آئی ہے۔ سنیچر کو امریکہ اور ایران کے حکام اسلام آباد میں مذاکرات کیلئے ملاقات کریں گے، جہاں پاکستان اس اہم جنگ بندی میں ثالثی کر رہا ہے اور پس پردہ مذاکرات کی میزبانی بھی کر رہا ہے۔ تاہم، پاکستان کی جانب سے امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے اعلان کے فوراً بعد اسرائیل نے لبنان کے ۱۰۰ سے زائد علاقوں پر بمباری کی، جسے لبنان میں ۱۹۹۰ء میں خانہ جنگی کے خاتمے کے بعد سے سب سے بڑی اجتماعی ہلاکتوں میں سے ایک قرار دیا جا رہا ہے۔ ان حملوں پر شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے، جن میں مقامی میڈیا کے مطابق زیادہ تر عام شہری ہلاک ہوئے،

پوتن کا 11 اور 12 اپریل کو یوکرین کے ساتھ ایسٹر جنگ بندی کا اعلان

نئی دہلی (ایم این این): روسی صدر ولادیمیر پوتن نے جمعرات کو یوکرین کے ساتھ ایسٹر کے موقع پر جنگ بندی کا اعلان کیا، جو ۱۱ اپریل کو شام ۴ بجے سے شروع ہو کر ۱۲ اپریل کے اختتام تک جاری رہے گی۔ کریملن کے پریس سروس کے مطابق روس کو توقع ہے کہ یوکرین بھی اس کی پیروی کرے گا۔ بیان میں کہا گیا: "روسی فیڈریشن کی مسلح افواج کے سپریم کمانڈر ان چیف، ولادیمیر پوتن کے فیصلے کے مطابق، آنے والی آرتھوڈوکس ایسٹر کے موقع پر ۱۱ اپریل کو شام ۴ بجے سے ۱۲ اپریل کے اختتام تک جنگ بندی کا اعلان کیا جاتا ہے۔" بیان میں مزید کہا گیا کہ وزیر دفاع اندرے بیلوسوف اور چیف آف جنرل اسٹاف ویلری گیراسیموف کو ہدایت دی گئی ہے کہ اس مدت کے دوران تمام محاذوں پر جنگی کارروائیاں روک دی جائیں۔

جنگ بندی پر خطرات کے بادل، آج اسلام آباد میں مذاکرات

نئی دہلی (ایم این این): ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکہ کو واضح پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جنگ بندی اور اسرائیل کے ذریعے جاری حملوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے کیونکہ دونوں پالیسیوں کو بیک وقت جاری رکھنا ممکن نہیں۔ انہوں نے ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ "ایران امریکہ جنگ بندی کی شرائط واضح ہیں، امریکہ کو اسرائیل کے ذریعے جنگ بندی یا جنگ جاری رکھنے کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اس میں دونوں نہیں ہو سکتے۔" عباس عراقچی نے مزید کہا کہ "دنیا لبنان میں قتل عام دیکھ رہی ہے۔ گیند امریکی کورٹ میں ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ آیا وہ اپنے وعدوں پر عمل کرے گا۔" ان کے اس بیان کو خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم نے ایک باخبر ذریعے کے حوالے سے رپورٹ کیا تھا کہ اگر اسرائیل لبنان پر اپنے حملے جاری رکھتا ہے تو تہران امریکہ کے ساتھ طے پانے والی جنگ بندی سے دستبردار ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ جنگ بندی کو حتمی بنانے کے لئے آج اسلام آباد میں پاکستان کی ثالثی میں مذاکرات ہونے جا رہے ہیں۔ امریکی کے ڈھلمل رویہ اور اسرائیلی جارحیت کی وجہ سے اس پر خطرات کے بادل منڈلانے لگے ہیں۔ ایران نے واضح کر دیا ہے کہ وہ اسرائیل کے حملوں کو قطعی برداشت نہیں کرے گا۔ اگر اسرائیل لبنان پر حملے جاری رکھتا ہے تو ایران بھی جنگ بندی ختم کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

امریکہ: برنی سینڈرز اسرائیل کو امریکی فوجی امداد روکنے کی قرارداد پیش کریں گے

نئی دہلی (ایم این این): امریکی سینیٹر برنی سینڈرز نے بدھ کو اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ ہفتے ایک قرارداد پیش کریں گے، جس کا مقصد اسرائیل کو فراہم کی جانے والی امریکی فوجی امداد کو روکنا ہے۔ ان کے اس اعلان نے امریکی سیاسی حلقوں میں ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے، جہاں پہلے ہی اسرائیل کے ساتھ دفاعی تعاون کے حوالے سے مختلف آراء سامنے آ رہی ہیں۔ برنی سینڈرز نے اپنے بیان میں بنجامن نیتن یاہو اور ڈونالڈ ٹرمپ کو ایران کے ساتھ جاری کشیدگی کے تناظر میں تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ "یہ صورتحال غیر متوقع نہیں ہے۔ اسرائیلی قیادت نے ایران کے حوالے سے ایک ایسے راستے کا انتخاب کیا ہے

ایران آبنائے ہرمز سے فیس وصولی فوراً بند کرے: ٹرمپ کی ایران کو سخت وارننگ

نئی دہلی (ایم این این): صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جمعرات (۹ اپریل) کو خبردار کیا کہ اگر ایران آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تیل بردار جہازوں سے فیس وصول کر رہا ہے تو اسے "ابھی فوراً روک دینا چاہئے۔" ان کے یہ ریمارکس ٹروتھ سوشل پر سامنے آئے اور امریکہ اور ایران کے درمیان پہلے سے نازک جنگ بندی کو مزید کشیدہ بنا دیا، جو صرف دو دن قبل طے پائی تھی۔ ٹرمپ نے منگل کی شام کہا تھا کہ امریکہ ایران کے ساتھ دو ہفتوں کی جنگ بندی پر اس شرط پر رضامند ہوگا کہ وہ 'آبنائے ہرمز کی مکمل، فوری اور محفوظ بحالی آمد و رفت' کو یقینی بنائے۔ تاہم، اس اسٹریٹجک آبی راستے سے جہازوں کی آمد و رفت اب بھی سخت متاثر ہے، اور یہ رکاوٹ اس جنگ کے آغاز (۲۸ فروری) کے بعد سے جاری ہے، جس کے نتیجے میں عالمی تیل کی تقریباً ۲۰ فیصد سپلائی متاثر ہوتی ہے۔ اسی دوران فنانشل ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق ایران مبینہ طور پر شپنگ کمپنیوں سے آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت کے بدلے کرپٹو کرنسی میں فیس لینے کی تیاری کر رہا ہے۔ ٹرمپ نے اپنی پوسٹ میں لکھا: "ایسی رپورٹس ہیں کہ ایران آبنائے ہرمز سے گزرنے والے ٹینکروں سے فیس لے رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اسے فوراً بند ہونا چاہئے۔" انہوں نے ایک اور ٹروتھ سوشل پوسٹ میں وال اسٹریٹ جرنل کی تنقید کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ایران کے بارے میں 'قبل از وقت فتح کا اعلان' نہیں کیا۔ ٹرمپ نے کہا: "بہت جلد تیل بغیر ایران کی مدد کے بھی بہنے لگے گا۔" انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ "میری وجہ سے ایران کبھی جوہری ہتھیار حاصل نہیں کر سکے گا" اور کہا کہ تیل کی منڈیوں میں جلد بہتری آئے گی چاہے ایران اس میں شامل ہو یا نہ ہو۔ ٹرمپ نے وال اسٹریٹ جرنل پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس کا ادارتی بورڈ اکثر غلط اور غیر منصفانہ ہوتا ہے۔ ایک اور پوسٹ میں ٹرمپ نے کہا کہ ایران 'انتہائی خراب اور غیر مہذب طریقے سے' آبنائے ہرمز سے تیل کی ترسیل کو متاثر کر رہا ہے، اور انہوں نے واضح کیا: 'یہ وہ معاہدہ نہیں ہے جو ہمارے درمیان ہے!'

ایرانی سپریم لیڈر کا چہلم، عوام کا مزاحمت کا عزم

نئی دہلی (ایم این این): شہید رہبرِ اعلیٰ علی خامنہ ای کے چہلم کے موقع پر جمعرات کے روز لاکھوں ایرانی ملک بھر کی سڑکوں پر نکل آئے۔ عوام نے انقلاب اسلامی کے رہبر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے ساتھ ساتھ، اعلیٰ کمانڈروں اور مناب اسکول کے بچوں (جو ۲۸ فروری کو ہونے والے وحشیانہ امریکی-اسرائیلی حملوں میں شہید ہوئے) کی شہادت کے چالیسویں دن کی یاد منائی۔ ایران کی تسنیم نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق دارالحکومت تہران میں جلوس جمہوری اسکوائر سے شروع ہو کر رہبر کی شہادت کے مقام تک پہنچے، جہاں عوام نے ان کے انقلابی راستے سے وفاداری کا اظہار کیا اور دشمن کے مظالم کی شدید مذمت کی۔ ان پرسوز جلوسوں میں شرکاء نے نعرے لگائے، مرثیے پڑھے اور ان کے انقلابی نظریات سے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا۔ خیال رہے کہ امریکہ اور اسرائیلی حکومت کی بلا اشتعال جارحیت نے نہ صرف ایران کی قیادت بلکہ شہری انفراسٹرکچر کو بھی نشانہ بنایا، جس میں میناب کے ایک پرائمری اسکول پر تباہ کن حملہ بھی شامل ہے، جس میں ۱۷۰ سے زائد شہری، جن میں زیادہ تر بچے تھے، جاں بحق ہوئے۔ اس کے جواب میں ایران کی مسلح افواج نے اسرائیل کے زیر قبضہ علاقوں اور خطے میں امریکی اہداف پر ۱۰۰ مراحل پر مشتمل میزائل اور ڈرون حملے کیے، جس کے نتیجے میں دشمن کو پسپائی اختیار کرنا پڑی۔ بدھ کے روز سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل نے اعلان کیا کہ پاکستان کی ثالثی میں جنگ بندی پر اتفاق ہو گیا ہے، جب امریکہ نے ایران کے ۱۰ نکاتی منصوبے کو تسلیم کیا، جس کے بعد عارضی طور پر کشیدگی میں کمی آئی۔ رہبر اعلیٰ کو خراج پیش کرتے ہوئے اسلامی انقلابی گارڈز کور (آئی آر جی سی) نے اپنے بیان میں کہا کہ آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت نے انقلاب اسلامی کو اسی طرح مضبوط کیا ہے جیسے ان کی پوری زندگی کی قیادت نے کیا تھا۔ انہوں نے قوم کے اتحاد، مزاحمت اور دشمن کو پہنچنے والے شدید نقصانات کو ان کی قربانی کا نتیجہ قرار دیا۔ آئی آر جی سی کے مطابق ان کی میراث مزاحمت، خودمختاری، انصاف اور روحانیت پر مبنی مکمل نظام آج بھی ایران کی حکمرانی کے لیے رہنما اصول ہے۔ رپورٹ کے مطابق تقاریب رات تک جاری رہیں

لبنان پر غصہ نکالنے والے اسرائیل کی چوطرفہ مذمت

نئی دہلی (ایم این این): امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کے باوجود اسرائیل نے پورے لبنان میں بڑے پیمانے پر فضائی حملے کیے سیکڑوں افراد کو شہید کر دیا ہے۔ اسرائیل کی اس حرکت پر پوری دنیا میں شدید برہمی پائی جارہی ہے۔ کئی ممالک نے تو نیتن یاہو کو جنگی مجرم قرار دینے تک کا مطالبہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز اسرائیل نے کئی دنوں میں اب تک کا سب سے بڑا فضائی حملہ کیا ہے، جس میں ۱۰ منٹ کے اندر حزب اللہ کے ۱۰۰ سے زائد کمانڈ سینٹرز اور فوجی مقامات کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا گیا۔ بیروت کے جنوبی مضافات، جنوبی لبنان اور مشرقی بقاع وادی کو نشانہ بنایا گیا۔ ان فضائی حملوں میں ۲۵۴ افراد جاں بحق ہو گئے جن کی تعداد میں اضافے کا خدشہ ہے کیوں کہ زخمیوں کی تعداد ایک ہزار سے اوپر جا پہنچی ہے جن میں سے کئی کی حالت نازک بتائی جارہی ہے۔ بیروت پر ہونے والے

ایران نے جنگ بندی کے بعد خلیجی ممالک پر میزائل حملے کی تردید کی

نئی دہلی (ایم این این): ایران نے جمعہ کی صبح اس بات کی تردید کی ہے کہ جنگ بندی کے نفاذ کے بعد اس نے خلیجی ممالک پر کسی قسم کے میزائل یا ڈرون حملے کیے ہیں اور خطے کے مختلف ممالک میں تنصیبات پر حملوں سے متعلق میڈیا رپورٹس کو مسترد کر دیا ہے۔ ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی فارس کے مطابق، اسلامی انقلابی گارڈ کور (IRGC) نے ایک بیان میں کہا کہ جنگ بندی کے دوران ایران کی مسلح افواج نے "کسی بھی ملک کی جانب کچھ بھی لانچ نہیں کیا۔" بیان میں کہا گیا: "اسلامی جمہوریہ ایران کی مسلح افواج نے اس وقت تک جنگ بندی کے دوران کسی بھی ملک کی جانب کوئی لانچ نہیں کیا ہے۔"

امریکہ ایران جنگ بندی پر متضاد دعوے، ماہرین نے نتائج پر سوال اٹھائے

نئی دہلی (ایم این این): امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ جنگ بندی کے اعلان کے بعد دونوں فریقوں کی جانب سے کامیابی کے دعوے کیے جا رہے ہیں، تاہم بین الاقوامی ماہرین اور تجزیہ کار اس معاہدے کے حقیقی اثرات اور نتائج پر سوالات اٹھا رہے ہیں۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے ایک بیان نے اس بحث کو مزید تقویت دی، جس میں انہوں نے کہا کہ ایرانی فریق نے مذاکراتی عمل میں غیر معمولی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ ان کا یہ تبصرہ ایسے وقت میں سامنے آیا جب جنگ بندی کے بعد سفارتی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں اور آئندہ مذاکرات کے لیے اسلام آباد میں بات چیت متوقع ہے۔ صدر ٹرمپ نے اس معاہدے کو "سو فیصد مکمل کامیابی" قرار دیا، جبکہ دوسری جانب ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل نے بھی اسے اپنی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے دشمنی کے خاتمے کے لیے تہران کی شرائط کو تسلیم کیا ہے۔ تاہم ماہرین کے مطابق اس معاہدے میں کئی اہم نکات اب بھی غیر واضح ہیں۔ نئی دہلی میں قائم سینٹر فار پالیسی ریسرچ سے وابستہ ماہر برہما چیلانی نے کہا کہ "اس پورے تنازع میں امریکہ اپنے بنیادی مقصد، یعنی ایران میں حکومتی تبدیلی، حاصل کرنے میں ناکام رہا، جو اس کے لیے ایک بڑا دھچکا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "آبنائے ہرمز کے حوالے سے ابتدائی طور پر جو غیر مشروط مطالبات سامنے آئے تھے، اب وہ ایک ایسے نقطے پر پہنچ گئے ہیں جہاں ایران کے کردار کو تسلیم کیا جا رہا ہے، اور یہ صورتحال طاقت کے توازن میں تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔" ادھر واروک پویل نے ایک انٹرویو میں کہا کہ "یہ واضح ہوتا جا رہا ہے کہ مذاکراتی فریم ورک امریکہ کے بجائے ایران کی جانب سے سامنے آیا، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ واشنگٹن اس مرحلے پر کمزور پوزیشن میں تھا۔" انہوں نے امریکی بیانیے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "بیانات میں تضاد اور غیر واضح حکمت عملی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ معاملے کو موثر انداز میں پیش نہیں کیا گیا۔" ایرانی امریکی تعلقات کے ماہر ٹریٹا پارسی نے بھی معاہدے کے بعض پہلوؤں کو غیر واضح قرار دیتے ہوئے کہا کہ "یہ ابھی واضح نہیں ہے

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر: 433۔ سگ۔ ٹی۔ 27-26-01 — بند ہونے کی تاریخ/وقت کو

تاریخ: 10.04.2026 — 01.05.2026, 15:00 بجے

سینئر ڈویژنل سگنل اور ٹیلی کام انجینئر، شمالی ریلوے، فیروز پور صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ٹینڈر نمبر 433۔ سگ۔ ٹی۔ 01-26-27 ای ٹینڈرنگ کے ذریعہ سے بتاریخ 01.05.2026 کو 15.00 بجے تک https://www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر ٹینڈرس طلب کی جاتی ہے۔ ٹینڈر دہندہ اپنی ٹینڈرس اصلی / ترمیم شدہ مقرر کیے گئے وقت اور تاریخ تک ضرور جمع کروا دیں۔ اس ٹینڈر کے تحت مینوئل ٹینڈر ممنوع ہے اور اگر کوئی مینوئل ٹینڈر حاصل ہوگی تو وہ منظور نہیں ہوگی۔ ٹھیکیداروں کے ذریعہ ٹینڈر ڈاکومنٹ کی قیمت اور بیعانہ رقم جو کہ اس ٹینڈر کیلئے منظور ہے وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے کہ نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ ہی منظور کی جائے گی اس کے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈپازٹ رسید، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ جمع کروائی گئی رقم منظور نہیں ہوگی۔

این۔ این۔ آئی

کام کا نام	مختلف ریلوے زمین کراسنگ سے متعلق سروس کاموں کے ترتیب میں، کنٹرول دفتر کی جدید کاری کیلئے S&T کام۔		
ٹینڈر بند کرنے کی تاریخ اور وقت	01.05.2026 15:00	ٹینڈر کو اپلوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	09.04.2026 20:19
تخمینہ قیمت (روپے)	88,05,290.00	بڈنگ شروعات کی تاریخ (آئی آر ای پی ایس)	17.04.2026
بیعانہ رقم (روپے)	1,76,100.00	کام پورا کرنے کی مدت	3 مہینے

نوٹ: ٹینڈر دہندہ مسلسل طور سے ویب سائٹ کے رابطہ میں رہ کر ٹینڈر ترامیم، تصحیح نامہ وغیرہ کے بارے میں خود کو اپڈیٹ رکھیں۔

1210/2026 — گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ٹنڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے اور ان کے لئے ڈپٹی چیف الیکٹرک انجینئر / تعمیر / جموں توی مندرجہ ذیل کام کے لئے Single Packet System کے مطابق ای۔ ٹنڈرز طلب کرتے ہیں:-

ٹنڈر نمبر	17-Elect-C-GPS-SSB-26R Dated 10.04.2026
کام کا نام	بنیہال۔ بارہ مولہ سیکشن میں شری نگر ریلوے اسٹیشن پر مزید کوچنگ سہولیات سے متعلق الیکٹرک کام، سوپور اسٹیشن پر مال سہولیات کے ساتھ کراسنگ اسٹیشن اور بارامولہ اسٹیشن پر ایک مزید لوپ لائن کے لئے الیکٹرک کاموں کے لئے۔
تخمینہ لاگت	روپے 2,05,11,502.88
بیعانہ رقم	روپے 2,52,600.00
کام کی میعاد	12 ماہ
ای۔ ٹنڈرز اپلوڈ کرنے اور کھلنے کی تاریخ و وقت	ٹنڈر ireps کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر مورخہ 20.04.2026 سے 04.05.2026 پر 15:00 بجے تک اپلوڈ کرنی ہو گی اور اسی دن 15:00 بجے کے بعد کھولی جائے گی۔
مفصل ٹنڈر نوٹس اور ٹنڈر دستاویز	ٹنڈر نوٹس ireps کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر مورخہ 11.04.2026 سے دستیاب رہیں گے اور ٹنڈر دستاویز مورخہ 20.04.2026 سے 04.05.2026 کو 15:00 بجے تک اپلوڈنگ کے لئے دستیاب رہیں گے۔ دیگر سبھی قواعد وشرائط بالا ٹنڈر دستاویز میں دی گئی ہیں، صرف ای۔ ٹنڈرز کو قبول کیا جائے گا اور کسی دیگر شکل میں پیش کئی گئی ٹنڈرز کو سرسری طور پر خارج کر دیا جائے گا۔ ٹنڈر نوٹس کی پوری تفصیل ڈپٹی چیف الیکٹرک انجینئر / تعمیر / جموں توی کے دفتر کے نوٹس بورڈ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔

نمبر: 17-Elect-C-GPS-SSB-2026 مورخہ: 10.04.2026 — 1213/2026

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر No.770-W/01/WA/JAT/2025-03-2026-27-DRM-JAT (to be opened on 30-04-2026) بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے کام کرتے ہوئے نیچے دیے گئے عنوان والی ٹینڈروں کے خلاف کھلے ٹینڈرز ای۔ ٹینڈرز طلب کرتی ہیں اور یہ دستیاب ہیں جن کی آخری تاریخ 30-04-2026 کو 15 بجے تک ہے۔ بولی دہندگان اپنی اصل / ترمیم شدہ بولیاں صرف اختتام کی تاریخ اور وقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹینڈروں کے خلاف مینوئل آفر کی اجازت نہیں ہے اور موصول ہونے والے ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ ٹھیکیداروں کو اس ٹینڈر کے خلاف ٹینڈر دستاویز اور بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل پر دستیاب بھگتان طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے سے کرنے کی اجازت ہے۔

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر تفصیلات		
1.	03-2026-27-DRM-JAT	سینئر ڈویژنل انجینئر۔ II جموں توی کے دائرہ اختیار علاقہ میں پی ڈبلیو آئی کے۔ جموں توی سیکشن پر واقع پل نمبر 17 کی سکاور (کٹاؤ) نگرانی کا کام کرنا۔		
		مشتہر قیمت (روپے)	آفر ویلڈیٹی	مدت تکمیل کام
		6358860.48	60 دن	18 ماہ

نوٹ: 1. ٹھیکیداروں کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ بولیاں پیش کرنے سے پہلے اس ٹینڈر کے خلاف جاری کسی بھی تصحیح نامہ کیلئے آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ دیکھیں۔ 2. اگر ہندی اشتہار میں کوئی کوتاہی پائی جاتی ہے تو انگریزی اشتہار جائز ہوگا۔

1192/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

گلابوں سے بھرے باغات

سرسبز میدان اور سورج مکھی کے کھیت

نشاط یاسمین خان

(ترکی کا سفرنامہ۔۔۔پندرھواں پڑاؤ)

''الفاظ پرندوں کی ڈار کی صورت مجھ پر اترتے اور اسی طرح اچانک غائب ہوجاتے ہجرتی پرندوں کی طرح، میں صرف وہ ذخیرہ آب ہوں جہاں وہ ذرا دیر رکتے، گرم زمینوں کی طرف روانگی سے قبل تھکن اتارتے اور سستاتے ہیں۔'' مولانا رومیؒ

ہم مولانا رومیؒ کے شہر میں ہیں، یہ شہر ایک عظیم مثنوی کے خالق کا شہر ہے۔ یہ شہر ہی نہیں یہاں بسنے والے بھی دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ ہم اس باغ کی معطر فضا میں خاصی دیر بیٹھے رہے۔ ایک ایک کر کے نمازی مسجد سے جا چکے تھے اور مسجد خالی ہوگئی تھی۔ عزیز نے کہا ''اماں اندر چلتے ہیں۔ باہر سے تو مسجد بہت شان دار ہے اندر سے دیکھتے ہیں کیسی ہے۔'' میرا اندازہ تھا کہ یہ مثنوی کے کاتب علاؤ دین کے نام پر ہے۔

جب ہم اندر داخل ہوئے تو خواتین والے حصے کی طرف ابھی بھی کچھ عورتیں موجود تھیں۔ میں نے اندر جھانک کر دیکھا ایک ادھیڑ عمر خاتون اور چار پانچ نوجوان لڑکیاں دائرے کی شکل میں بیٹھی تھیں۔ شاید نماز کے بعد درس ہو رہا تھا۔ ہم مردوں والے حصے میں آگئے۔ وہاں ابھی بھی کچھ لوگ عبادت میں مصروف تھے۔ مگر عام لوگوں سے ان کے حلیے مختلف تھے۔ لمبے لمبے چوغے اور سر پر ٹوپیاں اور نورانی چہرے۔ شاید یا تو ورد کر رہے تھے یا مراقبہ کر رہے تھے صرف ایک نے چہرہ اٹھا کر دیکھا۔ میں نے عزیز سے کہا ''واپس چلو''

''کیا ہوا اماں؟'' اس نے حیرت سے مجھے دیکھا۔

''ہم کو ان کی عبادت میں مداخلت نہیں کرنا چاہیے۔'' میں نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ وہ میرے ساتھ باہر آ گیا۔ اب بتائیے کیا ہوا میں نے کہا ''عزیز میں نے اتنا نورانی چہرہ کبھی نہیں دیکھا۔ ذرا تصور کرواتنی بڑی مسجد اور ایک کونے میں چند نورانی چہرے والے لوگ کون ہو سکتے ہیں۔''

''کون لوگ اماں مسجد تو خالی تھی۔''

''اچھا تم کو لوگ نظر نہیں آئے۔'' میں نے پوچھا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھ سے سوال پوچھے گا۔ میں نے کہا ''اچھا اب تم مجھ سے سوال مت کرنا کیوں کہ میرے پاس جواب نہیں ہے۔'' مجھے معلوم تھا کہ یہ نئی نسل کے لوگ ہیں میری بات کو مذاق میں اڑا دیں گے۔

وہ کہنے لگا ''اماں آپ **Superstitious** ہوتی جا رہی ہیں۔ آیئے آپ کو چائے پلاتے ہیں۔'' مگر میرا ذہن وہیں لگا ہوا تھا۔ واپس جا کر تصدیق کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ ہوسکتا ہے میرا خیال ہو، نظر کا دھوکا ہو یا وہ لوگ موجود ہوں تو عزیز کو نظر کیوں نہیں آئے؟ عقل ماؤف تھی وہ مجھے کیوں نظر آئے، دل و دماغ میں جنگ جاری تھی مگر خوف نہیں تھا۔ ایک اطمینان تھا کہ اچھا ہوا واپس پلٹ آئے ورنہ ان کی عبادت میں خلل آجاتا۔ وہ جو بھی تھے عبادت گزار اور نیک تھے اور ان سے کیا ڈرنا۔

مجھے اپنے بچپن کی ایک یاد آ گئی۔ ہمارے محلے میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ وہ ٹی وی، وی سی آر اور موبائل کا زمانہ تو تھا نہیں خواتین عشاء کے بعد اپنے دروازوں پر بیٹھ کر باتیں کرتیں اور ہم بچے ان کے سامنے میدان میں کھیلتے رہتے تھے۔ مسجد بھی عشاء کے بعد بند ہوجاتی تھی۔ ہم بچوں کو سختی سے منادی تھی کہ اس طرف نہ جائیں نہ وہاں جا کر شور شرابا کریں۔ ہم نے خود وہاں سفید سائے دیکھے تھے۔

ایک دن ہم نے پوچھا ''آخر آپ لوگ ہمیں اس طرف جانے سے کیوں منع کرتے ہیں۔ نہ وہ ہمیں کچھ کہتے ہیں نہ ہم ان کو کچھ کہتے ہیں۔'' ''تو جواب ملا'' کہتے تو کچھ نہیں ہیں مگر تمہارے شور شرابے سے ان کی عبادت میں خلل پڑتا ہے۔'' یعنی ہمارے بڑوں نے ڈرایا نہیں تھا، احترام سکھایا تھا۔ یہی بات ایک دم میرے منہ سے نکلی جس میں ڈر نہیں تھا ایک احترام تھا۔

خیر یہ علیحدہ موضوع ہے۔ ہم کافی دیر تک الہ دین میں رہے۔ وہیں پر چائے اور کافی وغیرہ کے ہوٹل تھے کچھ میں کھانے کا انتظام بھی تھا مگر اس وقت ہمارا موڈ چائے پینے کا تھا۔ ہلکی سی خنکی اور صاف ستھری پر سکون فضا میں چائے پینے کا علیحدہ مزا ہے۔ جہاں ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ جگہ خاصی اونچائی پر تھی اور سامنے بس اسٹاپ تھا۔ اچھی خوب صورت جگہ اور منظر تھا۔ ہماری ہمت پیدل جانے کی نہیں ہو رہی تھی۔ ''ایسا کرتے ہیں بس یا ٹرام سے چلتے ہیں۔ شمسؒ کے اسٹاپ پر اتر کر اذکان کی دکان سے مٹھائیاں خریدتے ہیں وہیں کہیں کھانا کھالیتے ہیں۔'' عزیز نے پروگرام سیٹ کر کے مجھ سے صرف تصدیق چاہی تھی۔

ایک جگہ قونیہ پیزا کا بورڈ لگا دیکھا تو ہم اس جگہ روک گئے۔ قونیہ میں بھی استنبول اور انقرہ کی طرح اسٹریٹ ہوٹل بہت ہیں لیکن بہت صاف ستھرے اپنے شہر کی طرح خوب صورت بنے ہوئے۔ انسان یہاں بے دھڑک کھانا کھا سکتا ہے۔ یہ مختلف اسٹائل کا پیزا تھا۔ چپاتی کی طرح باریک روٹی پر بنا ہوا اور بے تحاشا مزے دار۔ عزیز کہنے لگا میرا تو ایک پیزے سے پیٹ ہی نہیں بھرے گا۔ دوپہر کو بھی کھانا نہیں کھایا تھا لیکن میرے لیے کافی تھا۔ یہ ہوتا بھی ون سرونگ پیزا اگر جب پیزا کھانا شروع کیا تو میرا تو آدھے پیزے میں ہی پیٹ بھر گیا اور عزیز کے لیے بھی کافی تھا۔

اس نے میرے آدھے پیزے پر بھی ہاتھ صاف کر لیا۔ اب چائے پینے کا دل نہیں کر رہا تھا۔ اس لیے میں نے تو سادہ پانی کی بوتل لے لی اور نمکین لسی کا پیک لیکن جب ہم اذکان خلیل کی دکان پر پہنچے تو وہ ہمیں دیکھتے ہی خوش ہوگیا جب ہم اپنی پسند کی مٹھائیاں لے چکے اور کاؤنٹر پر جا کر پے منٹ بھی کر دی تو اذکان خلیل ہمارے لیے ایک بڑا سا مٹھائی کا پیکٹ لے کر آ گیا۔ ''یہ میری طرف سے بچوں کے لیے ہے اگر انکار کیا تو میرا دل ٹوٹ جائے گا۔ یہ میری محبت ہے مجھے اپنے ملک جا کر بھی یاد رکھنا۔''

''اذکان تم تو ہمیں ویسے بھی یاد رہو گے۔'' میں نے اس سے کہا ''اور ہم آج نہیں جا رہے ہیں کل جائیں گے۔''

''تو کل بھی ملنے آنا میں انتظار کروں گا'' وہ کہنے لگا ''ابھی باہر جا کر میرا انتظار کرو میں آتا ہوں۔'' اس کی دکان پر کوئی گاہک آ گیا تھا۔ ہم اس کی دکان کے باہر آ کر بینچ پر بیٹھ گئے۔ وہ اپنے گاہک کو نمٹا کر ہمارے ساتھ والی بینچ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی دکان پر کام کرنے والا لڑکا دو کپ آئسکریم کے لے کر آ گیا۔

عزیز نے کہا ''آج ہم اس آئسکریم کی پے منٹ کریں گے۔'' وہ کہنے لگا ''تم میرے بھائی ہو اور تمہاری ماں میری ماں ہے۔ یہ میری محبت ہے اس لیے میں کچھ لے نہیں سکتا۔''

قونیہ کی شاپنگ تو صرف مٹھائی کی تھی اور کچھ ہلکا پھلکا سامان تھا۔ اس کی پیکنگ تو آسانی سے ہوگئی۔

عزیز نے رات کو کہہ دیا تھا کہ میں دیر تک سوؤں گا۔ آپ ڈائننگ ہال میں جا کر ناشتہ کر لیجیے گا۔ مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بہت تھکا ہوا ہے۔

صبح میری آنکھ تو جلدی کھل گئی تھی لیکن میرا دل ناشتہ کرنے کا نہیں کر رہا تھا۔ جب دس بجنے میں پندرہ منٹ تھے تو میں ڈائننگ ہال میں آئی۔ آج سب نئے چہرے تھے۔ پرانے لوگوں میں صرف وہ شخص تھا جو ٹی وی دیکھتے ہوئے ناشتہ کرتا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی وہ کام والا لڑکا آ گیا۔ حیان موجود نہیں تھا۔

اس نے میرے لیے چائے میز پر لا کر رکھی۔ بریڈ بھی موجود نہیں تھی۔ اس نے تازہ بریڈ سیک کر رکھی اور عزیز کا پوچھا۔

میں نے اسے بتایا کہ وہ سو رہا ہے۔ اس نے ایک بڑی پلیٹ ناشتے کی بنا کر رکھی اور ٹرکش زبان میں مجھے سمجھایا کہ ناشتے کا وقت ختم ہو رہا ہے۔ میں کام سمیٹ رہا ہوں مگر عزیز کا ناشتہ میں کچن میں رکھ رہا ہوں۔ وہ جب بیدار ہو ناشتہ کر لے۔ چائے سماور میں سارا دن تیار رہتی ہے۔ ڈائننگ ہال بھی خالی ہو چکا تھا۔ میں بھی کمرے میں آ گئی۔ عزیز ابھی تک سو رہا تھا۔ میری بھی تھوڑی دیر بعد آنکھ لگ گئی۔ اب جو آنکھ کھلی تو دوپہر کے دو بجے تھے۔ عزیز بھی اٹھ چکا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ ناشتہ کچن میں رکھا ہوا ہے۔

وہ تو خوش ہوگیا میں تو سمجھ رہا تھا کہ باہر جا کر ناشتہ کرنا پڑے گا۔ عزیز کے جانے کے بعد میں پھر سو گئی۔ میری جب آنکھ کھلی جب عزیز ناشتہ کر کے آ چکا تھا۔ اور میرے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔

ہم ڈائننگ ہال آئے ایک ایک کپ چائے پی اور فریش ہو گئے۔ ریسیپشن پر حیان موجود تھا۔ آج ہمارا دن شروع ہو چکا تھا اور ایڈوانس پے منٹ کی جاتی تھی۔

عزیز نے حیان کو ایک دن کے حساب سے پے منٹ کی۔ اس نے **60** فی صد لے کر ہمیں **40** فی صد واپس کیے جو اچھی خاصی رقم بنتی تھی۔ ''یہ کیا؟'' عزیز نے پوچھا تو ادھر اس کے باپ نے جواب دیا جو سامنے والے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے، ''ہم یہاں آ کر بکنگ کروانے پر **10** فی صد ڈسکاؤنٹ دیتے ہیں مگر آن لائن بکنگ پر ڈسکاؤنٹ نہیں ہوتا۔ یہ تمہارے لیے چار راتوں کا ڈسکاؤنٹ ہے اور شام کو ارحان آئے تو اسے ضرور بتا دینا یہ ڈسکاؤنٹ اس کی طرف سے ہے۔''

ہم نے دونوں کا شکریہ ادا کیا اور باہر آ گئے۔ عزیز حیران ہو رہا تھا۔ قدم قدم پر قونیہ بتا رہا تھا کہ میں رومیؒ کا شہر ہوں اور اس شہر کے رہنے والے محبت نچھاور کرنے والے ہیں۔ رومیؒ کی تعلیمات کا اس شہر والوں پر بہت اثر ہے۔

اب اصل مرحلہ یہ تھا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو ہم ان پیارے مہمان نواز لوگوں کو دے سکتے۔ اگر ہم قونیہ سے کچھ خرید کر دیتے تو اچھی بات نہیں لگتی۔ میرے پاس ایک ڈائری تھی جس میں پاکستان کی علاقائی ثقافت کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ وہ مجھے چلتے وقت میرے بیٹے احد نے دی تھی کہ آپ اس ڈائری میں پوائنٹ لکھے گا۔ میں نے عزیز سے کہا کہ تم یہ ارحان کو تحفے میں دے دینا۔ میں نے ابھی تک اسے استعمال نہیں کیا تھا۔ روزانہ سوچتی تھی اس پر کچھ لکھوں مگر جب اسے کھول کر دیکھتی تو اتنی خوب صورت ڈائری پر کچھ لکھنے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔

شاید یہ ارحان کے لیے ہی تھی۔

''مگر اماں! مجھے اذکان کو بھی کچھ دینا ہے۔ آپ دیکھیں وہ ہم سے کتنی محبت سے پیش آتا ہے۔ اتنی ساری مٹھائی تحفے میں دی۔ روزانہ آئسکریم کھلاتا ہے۔''

میں نے کہا ''بیٹا محبتوں میں حساب کتاب نہیں ہوتا۔ یہ بانٹنے سے بڑھتی ہیں۔''

''تم ایسا کرو تم تو کئی بنیانیں لے کر آئے ہو جو استعمال نہیں کی ہیں ان میں سے ایک دے دو۔''

''ایک ہی ہے وہ میں نے نادر کے لیے رکھی ہوئی ہے۔'' اس نے جواب دیا۔

میرے پاس ایک کی چین تھی جو میں نے لوک ورثے سے خریدی تھی۔ لکڑی کی کٹائی پر بڑی باریکی سے لوک ڈانسر اپنے ڈھول کے ساتھ ناچ رہا تھا۔ آتے وقت میں نے اپنی چابیاں ڈال لی تھیں ''یہ تو بہت اچھا ہو گیا۔'' عزیز خوش ہوگیا۔

میں جب بھی کہیں جاتی ہوں تو ایسی چھوٹی چھوٹی چیزیں خرید لیتی ہوں۔ عزیز کہنے لگا ''ایسا کرتے ہیں رومیؒ چلتے ہیں۔ وہاں سے رقص درویش کی کافی کی چین خرید لیتے ہیں۔ میں اپنے دوستوں کو گفٹ کروں گا۔'' میں نے کہا ''عزیز اب خیال رکھنا اب کبھی ہم کہیں جائیں گے تو اپنے ملک کے کلچر کے چھوٹے چھوٹے گفٹ ضرور ساتھ لے کر جائیں گے۔'' وہ کہنے لگا ''ہمارے بہن بھائی تو اتنے چھوٹے چھوٹے تحفوں سے خوش ہونے سے رہے۔ اتنی بڑی بڑی لسٹیں صبح شام آ رہی ہیں اور ان کے بچے ان سے بھی آگے ہیں۔''

''یہ تو بہت خوشی کی بات ہے کہ فرمائشیں آ رہی ہیں اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم کسی کو کچھ دینے کے قابل ہیں۔''

اس وقت ہم رومیؒ کے ارادے سے نکلے تھے۔ میں نے عزیز سے کہا ''ہم اس طرف جا رہے ہیں پہلے **Mavlna** جائیں گے، پھر شاپنگ کریں گے۔ چوں کہ داخلی دروازہ کافی فاصلے پر تھا۔ اس لیے ہمیں بس یا ٹرام پر جانا پڑا تھا۔

آج **Mavlna** پر کل کی طرح رش نہ تھا۔ یہ سلجوق حکم راں کا گلاب باغ تھا جو انہوں نے مولانا کے والد کی تدفین کے لیے تحفہ کیا تھا۔ یہاں آ کر یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم قبرستان میں آئے ہیں۔ قبروں کے اوپر گلاب کھلے ہیں۔ چاروں طرف گلاب کی کیاریاں ہیں اور ایک عجیب بات ہے کہ چار قبریں ایک جگہ بنی ہیں تو دو ایک جگہ ہیں اور ذرا فاصلے پر کچھ قبریں ہیں مگر گلاب کے پودوں اور پھولوں کے درمیان بنی ہیں۔ یہ باغ جہاں اب مولانا کا مرقد اور مولانا میوزم بھی ہے کم از کم دس ایکڑ پر تو پھیلا ہوا ہوگا۔

ہم نے پہلے تو فاتحہ پڑھی، پھر رش کم ہونے کے بعد تمام تبرکات کو تفصیل سے دیکھا اور اس مدرسہ کا بھی وزٹ کیا جو پہلے مدرسہ تھا، اب میوزیم بنا دیا گیا ہے۔ وہاں سے واپسی پر عزیز نے اپنی پسند کی شاپنگ کی جہاں سے ہم گزر رہے تھے ادھر جو شاپنگ مال تھا وہاں سونے اور گھڑیوں کی بہت دکانیں تھیں۔ سونا وہاں اپنے ملک سے بہت مہنگا تھا۔ گھڑیاں بھی بہت قیمتی اور ہر برانڈ کی تھیں لیکن بہت مہنگی تھیں، ہم تو صرف دیکھ سکتے تھے۔ گھومتے پھرتے تو احساس ہی نہیں ہوا کہ کیا وقت ہوا ہے۔ مغرب کا وقت ہونے والا تھا۔ عزیز کا دل عزیزہ مسجد دیکھنے کا چاہ رہا تھا۔

ہم پیدل چلتے ہوئے عزیزہ آ گئے۔ اس مسجد میں آگ لگ گئی تھی۔ اسے دوبارہ اسی طرز پر تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ ایک بہت خوب صورت مسجد ہے۔ جس وقت ہم وہاں پہنچے مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔ لوگ جوق در جوق مسجد کی سمت آ رہے تھے۔ اس میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ عزیز نے تو مجھے سامان پاسپورٹ کا بیگ پکڑایا اور خود مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا اور میں ادھر برآمدے میں بنے خوب صورت سفید پتھر کی بنی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

سامنے عزیزہ کا بازار تھا۔ جس میں سے دکان دار اپنی دکانیں چھوڑ کر نماز پڑھنے آ گئے تھے اور ساری دکانیں خالی تھیں۔ انہوں نے شٹر وغیرہ نہیں گرائے تھے۔ مسجد کے برآمدے میں خاصا شور شرابا تھا کیوں کہ چھوٹے بچوں کی مائیں ان کے بچے اور پرام والے بچے بھی موجود تھے اور جہاں اتنے بچے ہوں وہاں خاموشی نہیں ہو سکتی، بے شک نماز کا ہی وقت کیوں نہ ہو جو لوگ نماز سے فارغ ہو کر آتے وہ سنبھال لیتے اور خواتین نماز کے لیے چلی جاتیں مگر شور شرابے میں کمی نہیں آ رہی تھی۔ بچوں نے اس جگہ کو پلے گراؤنڈ سمجھ رکھا تھا، مگر یہ شور شرابا اچھا لگ رہا تھا۔

عزیز نماز ختم کر کے آ گیا تو ہم اذکان کی دکان پر آ گئے۔ فاصلہ زیادہ نہیں تھا مگر اذکان موجود نہیں تھا۔ عزیز نے کہا ''اماں! ہم کھانا کھا لیتے ہیں۔ ہوٹل چل کر پیکنگ بھی کرنی ہے۔'' ہم نے وہیں کھانا کھایا اور ہوٹل واپس آ گئے۔ عزیز نے کہا کہ میں پیکنگ فائنل کر کے ایک بار پھر اذکان کی شاپ پر جا کر دیکھ لوں گا، یقیناً وہ آ چکا ہوگا۔

اسی وقت ریسیپشن سے فون آ گیا کہ آپ کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان کو ڈائننگ ہال میں بٹھا دیا ہے۔ ہم ڈائننگ ہال میں آئے تو اذکان ہمارا انتظار کر رہا تھا۔

''مجھے معلوم ہوا کہ تم ملنے آئے تھے تو میں نے سوچا کہ میں خود مل لیتا ہوں، تمہیں برا تو نہیں لگا اگر ہماری ملاقات نہ ہوتی تو بہت افسوس ہوتا۔''

عزیز نے کہا ''یہ تم نے اچھا کیا، اگر تم سے ملاقات نہ ہوتی ہمیں بھی افسوس ہوتا۔'' عزیز نے اسے کی چین دی وہ اسے لے کر بہت خوش ہوا۔ وہ دکان چھوڑ کر آیا تھا۔ اس لیے خدا حافظ کہہ کر چلا گیا، مگر قونیہ والوں کی محبت میں باندھ گیا۔

جب ہم ہوٹل آئے تھے تو ارحان بھی موجود نہیں تھا۔ ہم کیوں کہ بہت دیر سے سو کر اٹھے تھے اس لیے نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔ پیکنگ بھی ہو چکی تھی۔ ہم نے گھر بات کر لی اور انہیں بتا دیا کہ صبح قونیہ سے روانگی ہے۔ اسی وقت نادر کا میسج آ گیا کہ میں نے کمرا ٹھیک کروا دیا ہے۔ انشاء اللہ کل ملاقات ہوگی اور پروفیسر یوسف کا میسج آیا تھا وہ تم کو بھی کسی وقت میسج کریں گے۔ عایلا نے تم لوگوں کے لیے نیک خواہشات کا پیغام بھیجا ہے۔

دوسرا میسج پروفیسر صاحب کا تھا صرف سلام دعا اور ہمارے لیے عایلا اور ان کی طرف سے نیک خواہشات کا اظہار کیا گیا تھا۔

نہ جانے کیا بات تھی کہ وقت گزر ہی نہیں رہا تھا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ چند دنوں میں قونیہ والوں نے بہت محبت اور اپنائیت دی تھی۔ بے شک ہم بہت جگہ نہیں گئے تھے مگر قونیہ سے جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ اسی وقت ڈائننگ ہال سے ارحان کا فون آ گیا ''میں تمہارے لیے اسپیشل کباب لے کر آیا ہوں۔ جلدی سے ڈائننگ ہال میں آ جاؤ اور اپنی ماں کو بھی لے آنا اکیلے مت آنا، میں انتظار کر رہا ہوں۔''

حالاں کہ ہم کھانا کھا چکے تھے مگر ارحان کے دعوت دینے کا طریقہ ایسا تھا کہ انکار کی گنجائش کہاں تھی۔

آج کھانے پر صرف ارحان اور ہم تھے۔ کچن میں کام کرنے والا کھانا لگا رہا تھا اور کام والا لڑکا بھی موجود نہیں تھا۔ کھانے میں کباب تھے اور کلچے جیسے روٹی تھی اور جس طرح ہمارے ہاں کشمش بادام اور بکرے کی بوٹی کا پلاؤ ہوتا ہے کچھ اس طرح کا بنا ہوا پلاؤ تھا جو بے حد مزے دار تھا۔ کباب تو اس قدر لذیذ تھے کہ ابھی تک منہ میں اس کا ذائقہ موجود ہے۔ پلاؤ بھی بے حد مزے دار تھا۔ عزیز نے تو کھانے سے خوب انصاف کیا اور میں نے اپنا پیٹ سمجھ کر کھایا، کیوں کہ پہلے ہی ہم کافی کھا کر آ رہے تھے۔ کھانے کے بعد چائے پی کر کافی حد تک کھانا ہضم ہوگیا تھا۔ کمرے میں تو وقت کاٹے نہیں کٹ رہا تھا مگر یہاں تو وقت کے پر لگ گئے تھے۔ گیارہ بج رہے تھے۔ ہم نے ارحان سے اجازت چاہی۔ عزیز نے اسے ڈائری دی تو اس نے عزیز کو گلے لگا لیا۔

''میرے بھائی تم مجھے میرا پسندیدہ تحفہ دیا ہے۔'' اس نے ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ کتنی خوب صورت ڈائری ہے۔ عزیز نے کہا ''ہم پاکستان سے کچھ لے کر نہیں آئے تھے مگر یہاں سے قونیہ والوں کی محبت لے کر جا رہے ہیں۔ تم نے اتنا بڑا ڈسکاؤنٹ دیا ہے۔ ایک دوسرے ملک میں اس ملک کی کرنسی کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔''

''اب جب تم لوگ دوبارہ قونیہ آؤ گے تو اس سے بڑا ڈسکاؤنٹ ملے گا۔'' اس نے محبت سے عزیز کی پیٹھ تھپکی۔

''الوداع دوست میرے بھائی رابطہ رکھنا۔'' ہم اس کی محبت سمیٹ کر اپنے کمرے میں آ گئے۔ فاسٹ ٹرین کے روانگی کی ٹائمنگ ہر اسٹیشن پر ایک ہیں یعنی ساڑھے بارہ بجے اور شام ساڑھے تین بجے۔ ہم کو ساڑھے بارہ بجے کی ٹرین لینی تھی۔ اس لیے جتنی جلدی ہوا ہوٹل چھوڑ دیا مگر بس نے دس منٹ بعد اسٹیشن پر اتار دیا۔

یہ اسٹیشن انقرہ اور استنبول جیسا بڑا نہیں تھا۔ داخل ہوتے ہی بیگ کو چیکنگ سے گزار دیا گیا۔ سامنے ہی انتظار گاہ تھی اور وہیں کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ پلیٹ فارم پر ٹرین کھڑی ہوئی تھی۔ ہم ذرا جلدی آ گئے تھے اس لیے کاؤنٹر کھلنے کا انتظار کرنا پڑا۔ انتظار گاہ میں کافی لوگ تھے، مگر ٹکٹ کاؤنٹر کافی تھے اس لیے ٹکٹ آسانی سے مل گئے۔ ہم نے اکانومی کلاس کے ٹکٹ لیے تھے جو کافی سستے تھے۔ قونیہ سے جب ٹرین چلی تو ہم نے کافی دیر تک ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی ایسا لگ رہا تھا کہ جیسا کوئی اپنے وطن سے دور جا رہا ہو۔ دل بہت اداس ہو رہا تھا۔ کھڑکی سے قونیہ کے منظر غائب ہو رہے تھے اور ہم ان کو ایک فلم کی طرح دیکھ رہے تھے۔ ہرے بھرے گلابوں سے بھرے باغات، سرسبز میدان اور سورج مکھی کے کھیت آہستہ آہستہ نظروں سے اوجھل ہو رہے تھے۔ ہم تو جب چونکے جب ایک ٹنل سے گزرے۔ یہ ٹنل زیادہ بڑی نہ تھی۔ اس کا مطلب تھا ہم قونیہ کو پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ سامنے اسکرین پر کسی شہر کا نام چمک رہا تھا۔ یہ کوئی اسٹیشن تھا جہاں گاڑی رکتی تھی۔ ہمارے ساتھ دو سیٹیں خالی تھیں۔ یہاں ایک جوڑا آ کر بیٹھا تھا۔ دونوں نے ہم کو مسکرا کر دیکھا۔

ٹرین چلتے ہی اس نے ہم کو سلام کیا۔ نام بتایا اور اپنا موبائل کھول کر اس کو ہمارے سامنے کر دیا تھا۔ ''میرا تعلق چین سے ہے اور یہ میری بیوی ہے، یہ ازبک ہے، لیکن میں چار سال سے ازبکستان میں ہی رہتا ہوں، میں انجینئر ہوں کیا آپ لوگ پاکستانی ہیں؟'' عزیز نے اس کے موبائل میں لکھ دیا۔ جی ہم پاکستانی ہیں وہ تو خوش ہوگیا اس نے اپنی بیوی سے کچھ کہا۔

پھر اپنے موبائل پر لکھا ''میں بہت عرصہ پاکستان میں کام کر چکا ہوں۔ پھر میرا دو سال کا کنٹریکٹ ختم ہوگیا تو میں ازبکستان آ گیا، یہاں میں نے شادی کر لی۔ میں مسلمان ہوں اور میری بیوی بھی مسلمان ہے۔ ہم استنبول جا رہے ہیں حضرت ایوب انصاریؓ کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا تم لوگ بھی اسی لیے جا رہے ہو؟''

عزیز نے بتایا کہ ہم ان کی زیارت کر چکے ہیں اگر موقع ملا تو دوبارہ جائیں گے۔ کچھ شاپنگ کرنی ہے پھر اتوار کو واپسی ہوگی۔ اس کی بیوی نے اپنے موبائل پر اپنے بچوں کی تصویریں کھول کر دکھا دیں جو اپنی نانی کے پاس چھوڑ کر آئے تھے۔ پھر اس نے بچوں کو ویڈیو کال کی پھر ویڈیو پر بھی اپنے بچے دکھائے۔

ماں باپ اپنے بچوں سے بات کرنے میں مصروف ہو گئے۔ ہماری اداسی بھی ان سے بات چیت کر کے کچھ کم ہوگئی تھی۔ قونیہ اور استنبول کے راستے میں کئی ایک سرنگیں آتی ہیں بعض سرنگیں تو اتنی لمبی تھیں کہ کافی دیر فاسٹ ٹرین **150** میل کی رفتار سے اس سرنگ میں چلتی رہی لیکن وہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ جب بھی ایک سرنگ ختم ہوتی تو اندازہ ہوتا کہ تمام علاقہ مائننگ کا علاقہ ہے جہاں سے ٹرین گزر رہی تھی وہاں جو چھوٹے بڑے شہر یا گاؤں نظر آئے۔ وہ بہت خوب صورتی اور ترتیب سے بنے ہوئے تھے اور نظروں کو بہت اچھے لگ رہے تھے۔ یہ راستہ استنبول سے انقرہ کے راستے سے یکسر مختلف تھا مگر جوں جوں استنبول قریب آ رہا تھا تو ہماری ٹرین سمندر کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ میں نے اور عزیز نے ایک جیسے منظر سے اکتا کر ایک نیند لے لی تھی۔

اب جو منظر بدلنے لگے تو پھر ہم کھڑکی سے باہر کے منظر دیکھنے لگے۔ یہ استنبول سے پہلے کوئی انڈسٹریل شہر تھا جہاں کچھ دیر کو ٹرین رکی تھی۔ کچھ لوگ یہاں اترے بھی تھے۔ ٹرین نے پھر رفتار پکڑی تو پھر **Sogutlucesme** کے اسٹیشن پر جا کر رکی۔ یہاں سے ہم نے انقرہ کے لیے فاسٹ ٹرین لی تھی۔ اس لیے اندازہ ہوگیا تھا کہ اب میٹرو کہاں سے ملے گی۔ جو ایک سرائے تک جائے گی۔

نادر نے ہم کو راستہ سمجھا دیا تھا اور لوکیشن بھی بھیج دی تھی۔ یہ ہوٹل ایک سرائے کا مشہور ہوٹل تھا۔ کافی بڑا اور خوب صورت بنا ہوا تھا۔ ہم اب تک جتنے ہوٹل میں ٹھہرے تھے ان سب سے شان دار تھا۔ نادر ہم کو ریسیپشن پر مل گیا۔ یہ کئی منزلہ ہوٹل تھا مگر آسانی یہ تھی کہ لفٹ موجود تھی۔ ہوٹل کا ریسیپشن ایریا بھی بہت بڑا تھا۔ عزیز انٹری وغیرہ کروا رہا تھا اور میں ادھر صوفوں پر بیٹھ گئی۔ ایک لڑکے نے میرے سامنے چائے لا کر رکھ دی اور ساتھ ایک پانی کی بوتل بھی۔

جتنی دیر میں عزیز واپس آیا میں اپنی چائے ختم کر چکی تھی۔ ہم اس چائے والے لڑکے کے ساتھ ہی اوپر کمرے میں آ گئے۔ یہ دوسری منزل کا کمرا تھا مگر بہت ہوادار اور کھلا ہوا تھا۔ ایک ڈبل اور ایک سنگل بیڈ، ٹی وی اور فریج ہر طرح کی سہولت موجود تھی ابھی ہماری ہمت کھانا کھانے کے لیے جانے کی نہیں تھی۔

پھر جو ہم سوئے تو رات آٹھ بجے آنکھ کھلی۔ تیار ہو کر آئے تو معلوم ہوا ابھی تو استنبول میں زندگی پوری طرح بیدار ہے۔ اپنے شہر کراچی کی طرح جہاں زندگی رات کو بھی جاگ رہی ہوتی ہے اور یہ تو ایک سرائے تھا۔ استنبول کا مصروف ترین علاقہ اب ہم یہاں اپنے پڑاؤ کا اختتام کرتے ہیں۔

نوجوانوں کو اغوا کر کے شمالی کوریا کیوں لے جایا گیا؟

روپرٹ کا سیلز اور ہائیدی ہاروتا مورہ

نومبر کی ایک سرد شام میں سورج غروب ہو رہا تھا جب میگومی یوکوتا نے اپنی بیڈمنٹن پریکٹس ختم کی۔ اس شام نیگاتا کی بندرگاہ پر سخت سرد ہوائیں چل رہی تھیں۔ یہاں سے میگومی کا گھر صرف سات منٹ کے فاصلے پر تھا۔ **13** سالہ میگومی نے اپنا بستہ اور بیڈمنٹن کا ریکٹ اٹھایا اور اپنے گھر سے محض آٹھ سو فٹ کی دوری پر اپنی دو سہیلیوں کو الوداع کہا۔ لیکن پھر وہ کبھی گھر واپس نہیں پہنچ سکیں۔ جب شام کے سات بجے تو ان کی والدہ سا کئی یوکوتا اپنی بیٹی کے گھر نہ آنے پر پریشان ہونے لگیں۔ وہ ان کے سکول میں واقع جم کی طرف دوڑیں، یہ سوچتے ہوئے کہ راستے میں انھیں اُن کی بیٹی مل جائے گی۔ لیکن سکول کے چوکیدار نے انھیں بتایا کہ وہ تو بہت دیر پہلے سکول سے روانہ ہو چکی ہے۔ واقعے کی رپورٹ پولیس کو کی گئی۔ پولیس کھوجی کتوں اور تیز روشنیوں کی مدد سے انھیں قرب و جوار کے علاقوں میں اندھیرے میں تلاش کرتی رہی۔ وہ قریبی جنگل میں بھی تلاش کرتے ہوئے میگومی کا نام اونچی آواز سے پکارتے رہے۔ میگومی کی والدہ انھیں ساحل پر جانے والی سڑک پر تلاش کرنے لگیں اور جھنجھلاہٹ کے زیرِ اثر وہ وہاں پارک کی گئی ہر گاڑی کو متلاشی نظروں سے دیکھتی رہیں۔ ساحل کی پٹی پر تلاش کرنا قابلِ فہم بات تھی لیکن اس رات ایک ماں کو کسی طاقتور اور ناقابلِ بیان چیز نے پانی کے دہانے کی جانب کھینچا۔ بحرِ جاپان میں سا کئی کی نظروں سے کوسوں دور شمالی کوریا کے ایجنٹوں کی ایک کشتی کوریا کے خطے کی جانب تیزی سے رواں دواں تھی جس میں ایک خوفزدہ سکول کی طالبہ کو قید کیا گیا تھا۔ انھوں نے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا تھا اور نہ ہی کوئی گواہ۔ یہ جرم اتنا بے باک اور عجیب تھا کہ اس کی گتھی سلجھانا تو دور کئی لوگ اس کا تصور بھی نہ کر پاتے۔ لیکن برسوں بعد پتا چلا کہ میگومی اس جرم کا شکار ہونے والی تنہا لڑکی نہیں تھیں۔ جاپانی حکومت کا کہنا ہے کہ سنہ **1977** سے **1983** تک شمالی کوریا کے ایجنٹوں نے کم از کم **17** جاپانی شہریوں کو اسی انداز میں اغوا کیا تھا۔ چند تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اصل تعداد شاید **100** سے زیادہ ہے۔ میگومی **13** سال کی عمر میں اور بعد میں شمالی کوریا کی طرف سے مہیا کی گئی ایک تصویر جس میں انھیں **20** سال کا بتایا گیا۔

میگومی کی گمشدگی کے ایک سال بعد تک پولیس کی تین ہزار کے قریب نفری نے اُن کی تلاش جاری رکھی۔ اغوا کی وارداتوں سے متعلق ایک یونٹ نے یوکوتا کے گھر پر ڈیرہ ڈالے رکھا۔ گشت کرنے والی کشتیاں انھیں سمندر میں تلاش کرتی رہیں۔ یہ تحقیقات تکلیف دہ انداز میں بے سود رہی۔ میگومی کے والد ہر روز اسے تلاش کرتے اور رات کو غسل خانے میں جا کر روتے۔ سا کئی بھی تنہائی میں روتیں اور کوشش کرتیں کہ میگومی کے چھوٹے بھائی انھیں روتے ہوئے نہ دیکھیں۔ یہ یوکوتا فیملی کے لیے ایک تاریک دور تھا۔ برسوں تک وہ اس خلا کو پُر نہ کر سکے۔ لیکن لاپتہ میگومی زندہ تھیں۔ شمالی کوریا کے ایک جاسوس آن میونگ جو منحرف ہو کر سنہ **1993** میں جنوبی افریقہ آئے تھے، انھوں نے جاپان کی ایک مغوی خاتون کے بارے میں بتایا جو میگومی سے ملتی جلتی تھی۔ آن میونگ جو نے کہا 'مجھے وہ واضح طور پر یاد ہے، وہ نوجوان اور خوبصورت تھی۔' انھیں ایک اغوا کار نے، جو ایک سینیئر جاسوس تھا، سنہ **1988** میں اس سے متعلق ایک کہانی سنائی تھی۔ ان کا کہنا تھا 'یہ اغوا ایک ایسی غلطی تھی جو بلا ارادہ ہوئی۔ کوئی بھی ایک بچی کو اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔ اس وقت دو ایجنٹس نیگیتا میں ایک خفیہ مشن کے خاتمے کے بعد ساحل پر کشتی کا انتظار کر رہے تھے۔ جب انھیں احساس ہوا کہ انھیں کسی نے سڑک سے دیکھا ہے تو انھوں نے خوف کے عالم میں دیکھنے والے کو شک کی بنیاد پر پکڑ لیا۔ میگومی اپنی عمر کے لحاظ سے دراز قد تھیں۔ اندھیرے میں انھیں پتا نہیں چلا کہ وہ ایک بچی ہے۔' انھیں **40** گھنٹے تک تاریک کمرے میں رکھنے کے بعد شمالی کوریا پہنچایا گیا۔ آن کہتے ہیں کہ باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے کی کوشش میں اس کے ہاتھوں کے ناخن اکھڑے ہوئے اور خون آلود تھے۔ اسے اغوا کرنے والے ایجنٹوں کی سرزنش بھی کی گئی کیونکہ وہ بہت کم عمر تھی اور 'اس چھوٹی لڑکی کا شمالی کوریا نے کیا کرنا تھا؟' قید کے دوران میگومی اپنی والدہ کو یاد کر کے روتی رہیں اور کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ انھیں پُرسکون رکھنے کے لیے اغوا کاروں نے وعدہ کیا کہ اگر وہ کوریئن زبان بولنا سیکھیں گی تو انھیں گھر جانے کی اجازت دے دی جائے گی۔

وہ صرف ایک پریشان بچے کو بیوقوف بنانے کے لیے بولا گیا جھوٹ تھا۔ اس کے اغوا کاروں کا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس کے بجائے وہ میگومی سے جاسوسوں کو تربیت دلوانے کا کام لینا چاہتے تھے تاکہ وہ جاسوسی کے ایک سکول میں جاپانی زبان اور رویوں کے بارے میں جاسوسوں کو سکھائیں۔ ملک کے مستقبل کے رہنما کم جونگ اِل اس وقت انٹیلیجنس سروس کے سربراہ تھے، وہ اپنے جاسوسی کے پروگرام کو وسعت دینا چاہتے تھے۔ اغوا کیے جانے والے صرف غیر ملکی استاد ہی نہیں تھے۔ وہ خود بھی جاسوس بن سکتے تھے یا پیانگ یانگ ان کی شناخت کو جعلی پاسپورٹ کے لیے استعمال کر سکتا تھا۔ وہ دوسرے غیر ملکیوں سے شادی کر سکتے تھے (جو شمالی کوریئن نہیں کر سکتے) اور ان کے بچے بھی حکومت کے کام آ سکتے ہیں۔ جاپان کے ساحل عام لوگوں سے بھرے ہوتے ہیں اور یہ عام طور پر اغوا کی آماجگاہیں ہیں جہاں آ کے تربیت یافتہ ایجنٹس سے بچنے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ مجھے اپنی بہن کے بارے میں کچھ یاد نہیں ہے، لیکن مجھے وہ اچھی طرح یاد ہے، حالانکہ میں اس وقت سکول میں تیسری یا چوتھی جماعت میں تھا۔' جب میگومی کے چھوٹے بھائی تاکویو یوکوتا اور ان کے جڑواں بھائی تیتسویا نو برس کے تھے تو پولیس والے انھیں مارشل آرٹس کی ویڈیوز دکھاتے تھے اور کہتے تھے کہ 'ہارنا نہیں ہے۔ مضبوط رہنا ہے۔' گذشتہ **43** برس کے دوران ہر روز انھوں نے اس مشورے پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب وہ **52** برس کے ہیں اور وہ اپنے کاروباری لباس میں بیٹھے اپنی بہن کی جانب سے اغوا سے قبل دیے گئے پوسٹ کارڈ کو تھامے بیٹھے ہیں۔ اس کے آخر میں میگومی نے لکھ رکھا تھا، 'میں جلد گھر لوٹ آؤں گی۔ میرا انتظار کریں۔' وہ اپنی بہن کے بارے میں بتاتے ہیں کہ 'وہ بہت باتونی تھیں، بہت پھرتیلی اور ذہین۔ وہ ہمارے گھر والوں کے لیے سورج مکھی کے ایک پھول جیسی تھیں۔' 'ان کے بغیر ڈائننگ ٹیبل پر بات چیت بہت محدود ہو گئی تھی۔ ماحول بہت تاریک ہو جایا کرتا تھا۔ میں بہت پریشان رہتا تھا لیکن پتہ نہیں کیسے میں ہر روز رات کو بستر پر لیٹ جاتا اور صبح اٹھ جاتا یہ جانتے ہوئے کہ وہ ابھی تک لاپتہ ہیں۔ میں اٹھتا اور میں انھیں اپنے آس پاس نہ پاتا۔' میگومی کی گمشدگی کے بعد اگلی دو دہائیوں تک یوکوتا فیملی کا کیس خاصا منجمد رہا اور وہ خود بھی یہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ آخر اس دن ہوا کیا تھا؟ انھوں نے یہ سوچنے کی کوشش کی وہ عمر بیتنے کے ساتھ کیسی لگ رہی ہوں گی۔ وہ **13** برس کی عمر میں ہی اتنی لمبی تھیں، کیا اب بھی اتنی ہی لمبی ہوں گی؟ کیا ان کے گالوں پر پڑنے والے گڑھے اب بھی ویسے ہی ہوں گے؟ لیکن ہر سوال پر ایک سایہ منڈلا رہا ہوتا تھا۔ اور وہ یہ کہ کیا وہ اس نومبر کی رات زندہ بچ بھی پائی تھیں؟

70 کی دہائی کے آخر میں ساحلی شہروں میں افواہوں کا بازار خاصا گرم تھا۔ مقامی افراد اجنبی کشتیوں پر سے آنے والے سگنلز اور روشنیوں کے بارے میں بات کرتے تھے اور ان کوریائی سگریٹ پیکٹس کے بارے میں بھی جو ساحل پر پڑے ہوتے ہیں۔ اگست **1978** میں ایک جوڑا تویاما کے ساحل پر ڈیٹ کے لیے نکلا تھا لیکن کچھ افراد نے انھیں دبوچا اور ان کے منہ پر کپڑا ڈال کر انھیں ہتھکڑیاں لگائیں۔ کم ہیون ہوئی کو اپریل **1989** میں ایک مسافر بردار طیارہ اڑانے کے جرم میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ وہ افراد ایک ایسے جاپانی لہجے میں بات کر رہے تھے جو خاصا غیر روایتی تھا۔ ان کی یہ کوشش اس وقت ناکام ہو گئی جب اپنے کتے کو سیر کروانے کے لیے آنے والا شخص وہاں سے گزرا اور اس کے کتے نے زور سے بھونکتے ہوئے انھیں ڈرا کر وہاں سے بھگا دیا۔ تاہم ان کے علاوہ دیگر افراد خاصے بدقسمت رہے۔ سات جنوری **1980** کو جاپان کے سانکی شمبن اخبار نے اپنے سرورق پر یہ کہانی چھاپی: 'فوکوئی، نیگاتا اور کاگوشیما کے ساحلوں سے ڈیٹ کے دوران تین جوڑے غائب، کیا کوئی غیر ملکی خفیہ ادارہ ملوث ہے؟' تاہم اس سب کے درمیان ایک سزا یافتہ دہشتگرد کے ذریعے ہی شمالی کوریا سے تانے بانے جوڑے گئے۔ کم ہیون ہوئی **115** افراد کے قتل کے ذمہ دار تھے کیونکہ انھوں نے **1987** میں جنوبی کوریا کے ایک طیارے میں بم سمگل کرنے میں مدد کی تھی۔ اب سیول میں جب انھیں موت کی سزا ملنے والی تھی تو انھوں نے گواہی دی کہ وہ شمالی کوریا کی ایجنٹ ہیں اور انھوں نے یہ سب ریاستی حکم پر کیا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ انھوں نے جاپانی زبان اور رویوں کے بارے میں شمالی کوریا میں ہی سیکھا تھا تاکہ وہ خفیہ طور پر کام کر سکیں۔ انھوں نے بتایا کہ ان کی استاد دراصل ایک اغوا شدہ جاپانی خاتون تھی جن کے ساتھ انھوں نے تقریباً دو برس تک کا وقت گزارا تھا۔

یہ گواہی خاصی حیران کن تھی۔ تاہم جاپانی حکومت سرکاری طور پر یہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھی کہ شمالی کوریا ان کے لوگوں کو اغوا کر رہا ہے۔ دونوں ممالک کا ماضی خاصا کشیدہ تھا اور ان کے سفارتی تعلقات نہ ہونے کے برابر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ثبوتوں کو نظر انداز کرنا آسان تھا۔ جب جاپانی مذاکراتی ٹیم نے اس حوالے سے شمالی کوریا سے نجی حیثیت میں بات کی تو انھوں نے غصے میں آ کر ایسے کسی بھی اغوا کی تردید کی اور مذاکرات ختم کر دیے۔ یہ **1997** کی بات ہے، میگومی کے لاپتہ ہونے کے **20** برس بعد پیانگ یانگ نے آخرکار اسے حوالے سے تفتیش کرنے کی حامی بھری۔ 'ہمارے پاس یہ مصدقہ معلومات موجود ہیں کہ آپ کی بیٹی شمالی کوریا میں زندہ ہے۔' شگیرو سکتے میں آ گئے۔ تیتسو ہیچی ہیوموٹو نامی ایک جاپانی افسر نے، جو ایک رکن پارلیمان کے ذاتی سیکریٹری بھی تھے، یوکوتا خاندان کو اچانک کال کی تھی۔ وہ ایک دہائی سے پیانگ یانگ کی جانب سے اغوا کیے جانے والوں کی تحقیقات کر رہے تھے اور ان سے جلد از جلد ملاقات کرنا چاہتے تھے۔

حیرت کے اس گہرے احساس کے ساتھ ساتھ یوکوتا گھرانے کے دلوں میں امید کی ایک کرن بھی پھوٹ پڑی تھی۔ حکومت کو اس بارے میں یقین تھا کہ میگومی زندہ ہے۔ اب سوال یہ تھا کہ اسے واپس کیسے لایا جائے؟ یوکوتا خاندان نے اغوا کی اس کہانی کے بارے میں میڈیا کو بتایا۔ انھیں ڈر تھا کہ شمالی کوریا اس واقعے کو چھپانے کے لیے میگومی کو قتل نہ کر دے، تاہم ان کے والد کا ماننا تھا کہ اگر ان کا نام نہ لیا گیا تو اس کیس کو سنی سنائی بات سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے گا۔ انھیں اس خبر کو جاپان کے ہر کونے تک پہنچانے کی کوشش کرنی تھی اور سب سے مدد کی اپیل بھی۔ وہ فیملی پرائم ٹائم ٹی وی پر آئی۔ جاپانی پارلیمان میں سوالات اٹھائے گئے۔ مئی میں حکومت نے اس بار باضابطہ طور پر اقرار کیا کہ میگومی کا کیس واحد نہیں تھا، یوکوتا خاندان جیسے اور بھی خاندان تھے جو اپنی بیٹیوں، بیٹوں، بہنوں، بھائیوں اور ماؤں کی گمشدگی کے باعث افسردہ تھے۔ ان سات خاندانوں نے مل کر ایک سپورٹ گروپ قائم کیا اور اپنے پیاروں کی بحفاظت واپسی کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے تفصیل سے ایک دوسرے سے بات کی اور جو کچھ وہ جانتے تھے اسے اکٹھا کیا۔ یہ اغوا ویسے تو بظاہر موقع کا فائدہ اٹھا کر کیے گئے تھے لیکن جلد ہی ان سب میں مماثلت نظر آنے لگی۔ زیادہ تر لاپتہ افراد **20** سال کی عمر کے نوجوان تھے۔ جاپان میں تمام ہی ساحل اب جائے وقوعہ کا نقشہ پیش کر رہے تھے۔ **12** اگست **1978** کو میگومی کے اغوا کے نو ماہ بعد **24** سالہ آفس کلرک رومیکو میسوموٹو اپنے **23** سالہ بوائے فرینڈ کے ساتھ غروبِ آفتاب کا منظر دیکھنے کیگوشیما پریفیکچر کے ایک ساحل پر گئیں۔ ایک روز پہلے ہی انھوں نے کھانے کی میز پر شرماتے ہوئے اپنے اس رشتے کے بارے میں اپنے گھر والوں کو بتایا تھا۔

جائے وقوعہ پر ان کی کار ملی جس کی پسنجر سیٹ پر رومیکو کا بٹوا اور دھوپ کی عینک پڑی تھی۔ ان کا کیمرہ بھی وہاں ملا جس میں اس دن جوڑے نے جو تصاویر بنائیں موجود تھیں۔ پولیس کو ذرا دور ساحل کے قریب ہی شوچی کا ایک سینڈل بھی ملا۔ جب رومیکو غائب ہوئیں تو پولیس کو ان کی کار جو لاک تھی، ساحلِ سمندر پر ملی۔ ان کا بٹوا اور ڈرائیونگ لائسنس بھی اندر موجود تھا۔ جب رومیکو غائب ہوئیں تو پولیس کو ان کی کار جو لاک تھی، ساحل سمندر پر ملی۔ ان کا بٹوا اور ڈرائیونگ لائسنس بھی اندر موجود تھا۔ ہر اغوا ایک نجی المیہ ہوتا ہے۔ ایک پیارا جو بغیر کسی وجہ کے دنیا سے غائب ہو جائے۔ اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے کچھ تو دکھ کی وجہ سے اپنا ذہنی توازن کھونے کے دہانے پر پہنچ جاتے ہیں۔ پریس اور عوام ہمیشہ ہمدرد ثابت نہیں ہوئے۔ خبروں میں اغوا کو اکثر 'مبینہ' کہا گیا۔ متعدد جاپانی سیاست دانوں کا خیال تھا کہ یہ دعوے شمالی کوریا کو بدنام کرنے کے لیے جنوبی کوریا کی غلط خبریں ہیں۔ لیکن جب اہلِ خانہ نے درخواستیں دیں، ٹی وی اور ریڈیو پر آئے اور حکومت سے لابنگ کی، تو سچائی سامنے آتی گئی۔ پانچ سال بعد، شمالی کوریا میں یہ سچائی خود کم جونگ ال تک پہنچ گئی۔

شمالی کوریا کے رہنما نے کہا کہ بحیثیت ایک میزبان، مجھے افسوس ہے کہ ہماری وجہ سے جاپان کے وزیرِ اعظم کو اتنی صبح پیانگ یانگ آنا پڑا۔ لیکن ان کے ساتھیوں کے غصے کا وقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وزیرِ اعظم جونچیرو کوزومی شمالی کوریا کے ساتھ جاپان کے تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے وہاں پہنچے اور تبادلہ خیال کیا، انھیں امید تھی کہ اس اقدام سے ان کے متعلق رائے عامہ بہتر ہو گی۔ لیکن اس کے برعکس وہ سفارتکاری کی جال میں آ گئے۔ **1990** کی دہائی کے وحشیانہ قحط میں ایک اندازے کے مطابق **20** لاکھ سے زیادہ شمالی کوریائی باشندے ہلاک ہوئے تھے اور کم جونگ ال چاہتے تھے کہ جاپان شمالی کوریا میں خوراک پہنچانے میں مدد اور سرمایہ کاری کرے، اور ساتھ ہی جاپان کوریا کو **35** سال تک نو آبادی بنانے پر بھی معافی مانگے۔ جاپان چاہتا تھا کہ پیانگ یانگ ان سب جاپانی شہریوں کی تفصیلات بتائے جو اس کے جاسوسوں نے اغوا کیے تھے۔ اس نے ان تفصیلات کے بغیر بات کرنے سے انکار کر دیا۔ اس تاریخی میٹنگ سے آدھا گھنٹہ پہلے ان ناموں کی ایک فہرست سامنے آئی۔ شمالی کوریا نے **13** جاپانی شہریوں کو اغوا کرنے کا اعتراف کیا گیا۔ لیکن صرف پانچ افراد کے زندہ ہونے کی تصدیق کی گئی۔ انھوں نے دوسرے آٹھ افراد کی موت کی وجوہات میں ڈوبنا، کوئلے کے خراب ہیٹر کے دھوئیں سے دم گھٹنا، ایک **27** سالہ عورت کو دل کا دورہ پڑنا اور دو افراد کی موت کار کے حادثات کی وجہ سے بتائی اور وہ بھی ایسے ملک میں جہاں نجی شہری شاذ و نادر ہی اپنی ذاتی گاڑی رکھتے ہیں۔ پیانگ یانگ نے دعویٰ کیا کہ وہ ان کی باقیات فراہم نہیں کر سکتا ہے کیونکہ سیلاب ان کی تقریباً تمام قبریں بہا کر لے گیا ہے۔ کوزومی حیرت میں رہ گئے۔

انھوں نے کم جونگ ال کو بتایا کہ 'جو معلومات فراہم کی گئیں اس سے میں سخت پریشان ہوں، اور بطور ایک وزیرِ اعظم جو جاپانی عوام کے مفادات اور سلامتی کا ذمہ دار ہے، میں سخت احتجاج کرتا ہوں۔ میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ خاندانوں کے باقی افراد اس خبر کے متعلق کیا سوچا گے۔' کم نے خاموشی سے میمو پیڈ پر نوٹ لیے اور پھر پوچھا گیا: 'کیا اب ہم وقفہ لے لیں؟' کمرے سے باہر اس پریشان کن صورتِ حال پر بات کرتے ہوئے کابینہ کے نائب ترجمان شنزو آبے نے، جو بعد میں جاپان کے سب سے طویل عرصے تک رہنے والے وزیرِ اعظم بنے، کوئزومی پر زور دیا کہ وہ تعلقات معمول پر لانے کی بات چیت پر اس وقت تک دستخط نہ کریں جب تک کہ پیانگ یانگ باضابطہ طور پر اغوا کے لیے معذرت نہیں کرتا۔ جب مندوبین نے مذاکرات دوبارہ شروع کیے تو کم نے ایک میمو اٹھا کے پڑھتے ہوئے کہا: 'ہم نے اس معاملے کی اچھی طرح چھان بین کی ہے، بشمول اپنی حکومت کے اس میں کردار کے۔ ہمارے دونوں ممالک کے مابین دہائیوں کے معاندانہ تعلقات نے اس واقعے کا پس منظر فراہم کیا۔ اس کے باوجود یہ ایک خوفناک واقعہ تھا۔'' جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے یہ واقعہ خصوصی مشن بنانے والی تنظیموں نے **1970** اور **1980** کی دہائی میں شروع کیا تھا۔

وطن سرینگر

بچوں کو مشغول کیسے رکھیں

ان کو خاموش بیٹھنے کے لیے کہنا بے معنی ہے۔ جی ہاں بچوں کو کچھ نہ کرنے کے لیے کہنا ایک غلطی ہے۔ اگر کوئی بچہ کچھ نہ کرتے ہوئے خاموش گم سم بیٹھا ہوا ہے تو سمجھو وہ ذہنی طور پر بیمار ہے، ڈپریشن یا ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ بچے نام ہیں توانائی کے شراروں کا۔ ان میں صلاحیتوں، مہارتوں اور خوبیوں کے پہاڑ موجود ہوتے ہیں۔ امیدوں، آرزوؤں کی کہکشائیں منور ہوتی ہیں۔ ان میں جوش، جذبہ اور حرکت و عمل کے دریا رواں ہوتے ہیں۔ جس طرح دریاؤں کے پانی کو رخ دے کر زمین کو سیراب کیا جاتا ہے اسی طرح ان کے جوش و جذبہ کو رخ دے کر اچھے کاموں میں مصروف رکھ کر ان کی شخصیت کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ گرما کی تعطیلات میں والدین کے لیے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ بچوں کو مشغول کیسے رکھا جائے۔ اسکول کی سرگرمیوں کے رک جانے اور دوست واحباب کے دور جانے سے بچے اپنے آپ کو خالی خالی محسوس کرتے ہیں۔ جس طرح کووڈ کے سال بچے ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج رہے اس طرح کا حال ان دو ماہ میں نظر آتا ہے۔ لے دے کر ٹی وی اور موبائل دو ایسے سہارے ہیں جن کو دے کر والدین راحت کی سانس لیتے ہیں۔ وہ بچوں کو ان چیزوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ بہت ہی منصوبہ بندی کے ساتھ ان تعطیلات میں بچوں کو مشغول رکھا جائے اور ان کی شخصیت کو نکھارا جائے۔

منصوبہ: سب سے پہلے بچوں سے یہ کہا جائے وہ خود سے تعطیلات کا ٹائم ٹیبل بنائیں۔ وہ دن میں کون کونسے کام کریں گے اور کب کریں گے اس کو لکھ لیں۔ جس میں کچھ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیل کود، تفریح، آرام، گھر کے کام، کرافٹ، نمازیں قرآن، اذکار وغیرہ شامل ہوں۔ اس کو اچھی طرح لکھ کر دیوار پر آویزاں کریں۔ عمل کی رغبت پیدا کرنے کے لیے کچھ انعامات کا وعدہ بھی کریں۔

نماز، قرآن اور اذکار: بچوں میں ایمانیات، اخلاقیات اور روحانیت پیدا کرنے کے لیے ان کے پروگرام میں نماز قرآن اور اذکار کو شامل کریں۔ نماز کو سیکھنے اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کی تاکید کریں۔ نماز کے بعد کچھ وقت اذکار کا اہتمام کریں۔ قرآن کو صحت کے ساتھ تلاوت کرنے، سمجھنے اور یاد کرنے کا نظم کریں۔ اگر ممکن ہو تو ہر روز ایک قرآنی کلاس ہو جس میں گھر کے تمام افراد مل کر قرآن کو سیکھیں۔

سیر و سیاحت: سیر و تفریح انسان کا معروف مشغلہ رہا ہے۔ اگر بچوں کو تعطیلات میں اس کا موقع ملے تو ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ مختلف تہذیب و تمدن کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ لوگوں سے ملنے کا اور ان کے کلچر کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔ اس کے ذریعے وہ شہر کے آس پاس موجود قدیم اور جدید چیزوں کو دیکھتے اور مستند علم حاصل کرتے ہیں۔ یہ سفر ان کے لیے بیش قیمت اثاثہ بن جاتا ہے۔

گھر کے کام: گھر کے کام کے ذریعے بچوں میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ان کی مہارت اور سمجھداری میں اضافہ ہوتا ہے اور مستقبل میں یہ تجربات بڑے مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بچوں کو مشغول رکھنے کے لیے ان کو اپنے ساتھ گھر کے کام میں شامل رکھیں۔ کچھ کام ان کے سپرد کریں کچھ کاموں میں ان کی مدد لیں۔ جیسے کسی کو صفائی کی ذمہ داری، کسی کو دسترخوان کی، کوئی پانی کا ذمہ دار، تو کوئی خرچ کا حساب رکھنے والا تو کوئی نمازوں کی نگرانی کرنے والا۔

تخلیقی کام: بچے اپنی تخلیقی صلاحیتوں skill creative کو بروئے کار لا کر نئی چیز بنائیں جیسے کوئی پینٹنگ، ڈیزائن، نظم، مضمون، ناول، ڈرامہ وغیرہ۔ اس کے لیے ان کا اچھا مطالعہ درکار ہوتا ہے۔ اس کے بعد کوئی تخلیق وجود میں آتی ہے۔ اس سے ان کی ایک پہچان بنتی ہے۔ اس طرح کے مختلف نوع کے کاموں سے ہی بچوں کی دلچسپی اور ان میں موجود صلاحیت کا پتہ چلتا ہے۔ ان کاموں کے لیے بہت سارے وقت کی ضرورت ہے جو تعطیلات میں ہی میسر آ سکتا ہے۔

کرافٹ ورک: بچوں کو مشغول رکھنے کے لیے کرافٹ ورک اچھا ذریعہ ہے۔ کرافٹ ورک اصل میں وہ کام ہے جس میں ہاتھ کی مدد سے ڈیکوریشن یا کوئی ضرورت کی چیز بنائی جاتی ہے۔ کرافٹ سے بچوں کی سوچنے کے طریقوں میں بہتری ہوتی ہے، ان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے خود میں موجود تخلیقیت اور تصور کو جاننے اور مختلف طریقوں سے اس کا اظہار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ kidsforDIYcraft یوٹیوب پر تلاش کر کے کرافٹ کے بے شمار آئیڈیاز کو حاصل کر سکتے ہیں اور بچوں کو مشغول کر سکتے ہیں۔

گارڈننگ Gardening: درختوں کی دیکھ بھال بہت ہی خوبصورت احساس کا کام ہے۔ اس کے ذریعے کام کے علاوہ فائدہ حاصل ہونے کی خوشی بھی ملتی ہے۔ اچھے پھل دار، پھول دار یا ادویات کے درخت اپنے گھر میں بچوں سے لگوائیں۔ اس کی نگرانی اور پرورش اچھی تعلیم کے ساتھ اچھا احساس بھی دیتی ہے۔ درخت لگانے اور ماحول کو بہتر بنانے کا اجر و ثواب بھی الگ ملتا ہے۔

فلم سازی اور فوٹوگرافی: نئی نسل ڈیجیٹل نسل ہے۔ ایسا لگتا ہے وہ فون اور کمپیوٹر آپریٹ کرنا سیکھ کر ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی مہارت دیکھ کر بڑے بڑے لوگ بھی دانتوں تلے انگلیاں دبا لیتے ہیں۔ ان کو موبائل فون کے بہتر استعمال کے لیے فوٹوگرافی یا فلم سازی کا کام دے سکتے ہیں۔ وہ چھوٹی کہانیوں کو فلم کی شکل دے سکتے ہیں۔ کسی واقعے یا شخص کی ڈاکیومنٹری بنائی جا سکتی ہے۔ خود کے معلوماتی ویڈیوز بنا کر اپ لوڈ کر سکتے ہیں اس کے لیے بہت سارے ایپ موجود ہیں جو ان کو ایڈٹ کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔

یہ چند سرگرمیاں ہیں جن کے ذریعے آپ بچوں کو تعطیلات میں مشغول رکھ سکتے ہیں اور ان کی شخصیت سازی کر سکتے ہیں۔ اگر کچھ کوشش ہی نہ کی جائے اور صرف امید اور توقع سے کام چلایا جائے تو ان لوگوں کو مایوسی اور افسوس کے علاوہ کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101

کیلئے ایک بڑی سازش سے خبردار کیا ہے۔لیفٹیننٹ گورنر نے پیغام میں کہاکہ جموں وکشمیر ایک نازک موڑ پر ہے، کسی سازش کے تحت نوجوانوں کومنشیات اور ان کے مستقبل کوتباہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔جاری کوششوں کا تذکرہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہاکہ **2025** میں جموں وکشمیر کے وزیراعلی کی قیادت میں نشامکتا بھارت ابھیان شروع کیا گیا تھا،اس کے بعد سے جموں وکشمیر کو منشیات سے پاک کرنے کی مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔حالیہ اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہانے کہاکہ گزشتہ سال **2025** میں ایک بڑی مہم چلائی گئی تھی، پولیس اور سیکورٹی فورسز بھی سخت ایکشن لے رہی ہیں،اس کے باوجود یہ محسوس کیا گیا ہے کہ نوجوانوں کے خلاف منشیات کا استعمال ہورہا ہے۔ایک نئے اقدام کا اعلان کرتے ہوئے، لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہانے کہاکہ ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور **100** دن کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ **11** اپریل کومولانا آزاد اسٹیڈیم جموں میں سول سوسائٹی کے ارکان، سیاسی جماعتوں، ماہرین تعلیم، کھلاڑیوں اور سماجی کارکنوں کومدعوکیا گیا ہے۔انہوں نے کہاکہ اس دن ہم منشیات کیخلاف قرارداد لے کر بڑے پیمانے پرمہم شروع کریں گے۔عوام سے شرکت کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہاکہ یہ مہم کسی ایک شخص کی نہیں ہے،یہ جموں وکشمیر کےنوجوانوں کے مستقبل کا سوال ہے، آئے روز ایسے دردناک واقعات سننےکومل رہے ہیں جن سے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہانے کہاکہ میں تمام لوگوں سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اسے اپنی مہم سمجھیں اور اس میں شامل ہوں۔انہوں نے کہاکہ یہ صرف ایک مہم نہیں ہے بلکہ جموں وکشمیر کومنشیات سے پاک بنانے اور منشیات کے اسمگلروں کیخلاف موثر کارروائی کرنے کا ایک بامقصد مشن ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہانے مزید کہاکہ تمام محکمے، پولیس اور سیکورٹی فورسز مشترکہ طور پر اس مہم کو چلائیں گے۔انہوں نے مزید کہاکہ میں جموں وکشمیر کے ہر باشندے سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مہم کا حصہ بنیں۔ لیفٹیننٹ گورنرمنوج سنہانے کہا کہ میں شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے ہرضلع کا دورہ کرنے کی بھی کوشش کروں گا۔

102

مغربی بنگال اسمبلی انتخابات: وزیرداخلہ نے پارٹی منشور کی نقاب کشائی کرلی اور شمولیت کیلئے اجتماعی عزم کی توثیق کرنے کا موقع ہے۔انہوں نے کہاکہ **16** اپریل کوخواتین کے ریزرویشن کوآگے بڑھانے والے ایک اہم بل پر بحث اور منظوری کے لیے پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے گا۔ بعد میں پوسٹ کیے گئے ایک ویڈیو پیغام میں، انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ وہ ان کا مضمون پڑھیں اور دوسروں کوبھی اس پرعمل کرنے کی ترغیب دیں۔ آرٹیکل میں وزیراعظم مودی نے کہاکہ خواتین ہندوستان کی تقریباًنصف آبادی پرمشتمل ہیں، ملک کے لیے ان کی شراکتیں وسیع اور انمول ہیں اور آج ہندوستان ہرشعبے میں خواتین کی نمایاں کامیابیوں کا مشاہدہ کر رہا ہے۔انہوں نے کہا"سائنس اورٹکنالوجی سے لے کر انٹر پرینیورشپ تک، کھیلوں سے لے کر مسلح افواج تک اور موسیقی سے لے کر آرٹس تک، خواتین ہندوستان کی ترقی میں سب سے آگے ہیں"۔وزیراعظم نے کہاکہ گزشتہ برسوں میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کی گئی ہیں۔انہوں نے کہاکہ تعلیم تک زیادہ رسائی، بہتر صحت کی دیکھ بھال، بہتر مالی شمولیت اور بنیادی سہولیات تک بہتر رسائی نے معاشی اور سماجی زندگی میں خواتین کی شرکت کی بنیادوں کومضبوط کیا ہے۔انہوں نے کہاکہ کئی دہائیوں کے دوران پچھلی حکومتوں کی جانب سے خواتین کوجمہوری اداروں میں ان کا جائز مقام دلانے کی بارہا کوششیں کی گئیں۔ کمیٹیاں بنیں، بلوں کے مسودے پیش کیے گئے لیکن انہوں نے کبھی روشنی نہیں دیکھی۔وزیراعظم مودی نے کہا کہ قانون ساز اداروں میں خواتین کی شرکت کو مضبوط بنانا اس کی تکمیل کی طرف ایک اہم قدم ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کے لیے ہمارے عزم کی عکاسی کرتا ہے جہاں ہرشہری کا ملک کی تقدیر کی تشکیل میں برابر کا حصہ ہو۔انہوں نے کہا"یہ ایک ایسا لمحہ ہے جسے مزید ٹال نہیں دیا جا سکتا۔ خواتین کی نمائندگی کو آگے بڑھانے میں ہر تاخیر درحقیقت ہماری جمہوریت کے معیار اور جامعیت کو مضبوط کرنے میں تاخیر ہے"۔وزیراعظم مودی نے کہاکہ ہندوستان نے ہمیشہ یہ دکھایا ہے کہ جب قومی اہمیت کے معاملات کی بات آتی ہےتووہ اختلافات سےاوپراٹھ کراتحاد کےساتھ کام کرسکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اب کارروائی ملتوی کرنے کا مطلب ایک عدم توازن کو بڑھانا ہوگا جسے ہم پہلے ہی تسلیم کرتے ہیں اوراس کودرست کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔انہوں نے کہاکہ ایسے وقت میں جب ہندوستان اعتماد اور مقصد کے ساتھ آگے بڑھ رہاہے، یہ ضروری ہے کہ ہمارے ادارے تمام شہریوں کی امنگوں کی عکاسی کریں،خاص طورپران لوگوں کی جو ہماری نصف آبادی پرمشتمل ہیں۔

103

کردیا ،دن بھر اچھی گرمی محسوس کی گئی ۔وادی بھر میں کسانوں ،زمینداروں ،کاشتکاروں کو اپنے کھیتوں کومختلف فصلیں بونے کیلئے ہموار اور تیار کرتے دیکھا گیاجبکہ میوہ باغات میں بھی ضروری دواپاشی کا کام دوبارہ شروع کیا گیا۔چونکہ موسمیاتی مرکزنے جمعہ کوبعددوپہرکچھ مقامات پرہلکی بارش کی پیشگوئی کی ہے،اسلئے زمیندار کھیتوں اور باغات میں تیزی سے کام نپٹانے میں مصروف رہے۔ادھرموسمیاتی مرکزسری نگر نے جمعہ کوجاری اپنی تازہ موسم کاری میں بتایاکہ **10** اپریل بروز جمعہ کوموسم خشک رہنے کے بیچ دوپہر کے آخرتک کچھ مقامات پرگرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش ہونے کاامکان ہے جبکہ **11** اپریل بروز ہفتہ کو دوپہر کے آخریاشام کے اوقات میں موسم جزوی طور پرابرآلود رہنے کے بیچ بکھرے مقامات پر ہلکی بارش ہوسکتی ہے۔موسمیاتی مرکزسری نگر نے مزید کہاکہ **12** اپریل بروز اتوار کو دوپہر کے اوقات میں موسم خشک رہنے کے بیچ الگ تھلگ مقامات پرمختصر وقفے کیساتھ ہلکی بارش کاامکان ہے تاہم **13** اور **14** اپریل کوموسم عام طور پرخشک رہےگا۔موسمیاتی مرکزسری نگرنے مزید بتایاکہ **15**،**16** اور **17** اپریل کوموسم عام طور پرخشک اورجزوی طورپرابرآلودرہنے کیساتھ دوپہر کے اوقات،بعددوپہر اورشام کے اوقات میں الگ تھلگ جگہوں اوربکھرے مقامات پرگرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کاامکان ہے۔تاہم **18** سے **20** اپریل کے دوران موسم عام طور پر خشک رہنے کی توقع ہے ۔کاشتکاروں کومشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ فارم کے تمام کام دوبارہ شروع کریں۔ موسمیاتی مرکزسری نگرنے کئی مقامات پراگلے **5** دنوں کے دوران دن کے درجہ حرارت میں بتدریج اضافے کاامکان بھی ظاہرکیا۔

104

،شہریوں پرمبنی فریم ورک کی طرف پیرا ڈائم شفٹ پر زور دیا۔ٹیکنالوجی میں تیزی سے عالمی ترقی پر بات کرتے ہوئے چیف سیکرٹری نے اس بات پرزور دیا کہ ڈیٹا اے آئی سے چلنے والے مستقبل میں کسی بھی ملک کی معیشت کا کلیدی محرک، تیل اور ایندھن ہوگا۔ انہوں نے نوٹ کیاکہ ہندوستان کا وسیع آبادیاتی تنوع مغربی ممالک کے مقابلے کہیں زیادہ امیر ڈیٹاسیٹ فراہم کرتا ہے، جس سے ملک کو اے آئی نظاموں کی تربیت اور عالمی سطح پرڈیٹاپر مبنی ایک بینچ مارک والے ملک کےطورپر آگے بڑھنے میں ایک اسٹریٹجک فائدہ ملتا ہے۔فوری انتظامی کاموں پر روشنی ڈالتے ہوئے چیف سیکرٹری نے ڈپٹی کمشنرز اورضلعی انتظامیہ کوہدایت کی کہ وہ نچلی سطح پربغیر کسی رکاوٹ کے عمل کویقینی بنائیں۔ انہوں نے تمام مردم شماری افسران اور شمار کنندگان کے لیے تربیت کی فوری تکمیل کے لیے واضح ہدایات جاری کیں، **17** مئی سے شروع ہونے والے خودشماری کے عمل اوراس کے بعد یکم جون **2026** سے شروع ہونے والے گھر گھر فیلڈ ورک کے لیے مکمل تیاری کویقینی بناتے ہوئے کہا۔

105

کی نقاب کشائی کے دوران ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے کہ آنے والے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کیلئے پارٹی منشور کی نقاب کشائی کی ۔ مرکزی وزیرداخلہ امیت شاہ نے ایک مضبوط، ڈیڈلائن پرمبنی روڈ میپ کا خاکہ پیش کیا جس میں فلاح وبہبود، نظم ونسق اورامن و امان پرتوجہ دی گئی ہے۔پارٹی کے ویژن کوپیش کرتے ہوئے،مرکزی وزیرداخلہ نے دراندازوں کے خلاف بی جے پی کے مجوزہ کریک ڈاؤن کے ایک حصے کے طور پر "ڈیٹیکٹ، ڈیلیٹ، ڈیپورٹ" کا نعرہ لگاتے ہوئے، غیر قانونی امیگریشن پر سخت تنقید کی۔منشور میں خواتین پرمبنی بہبود کے اقدامات پرخاص زوردیا گیا ہے،جس میں ماہانہ مالی امداد میں **3,000** روپے کا وعدہ بھی شامل ہے۔ یہ خواتین کے لیے خصوصی ہیلتھ اسکریننگ پروگرام اور ریاست بھر میں آیوشمان بھارت جیسی مرکزی اسکیموں کے مکمل رول آؤٹ کا بھی وعدہ کرتا ہے۔

106

کہ آپریشن **2** مربوط چھاپوں میں کیا گیا، جس کے نتیجے میں **11** ملزمان کوگرفتارکیا گیااوریوں دہلی پولیس کی خصوصی سیل نے کالعدم تنظیم ببر خالصہ انٹرنیشنل سے منسلک ایک بڑی سازش کو بے نقاب کیا۔یہ ماڈیول جاسوسی، اسلحے کی اسمگلنگ اور اہم دفاعی تنصیبات کی جاسوسی میں مصروف تھا، جس سے قومی سلامتی کوسنگین خطرہ لاحق تھا۔حکام نے بتایاکہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ ملزمان نے سٹریٹجک لحاظ سے اہم مقامات پرسی سی ٹی وی کیمروں میں شمسی توانائی سے چلنے والی کم از کم **9** کیمیں نصب کی تھیں، خاص طور پران علاقوں میں جہاں فوج اور نیم فوجی دستوں کی اکثرنقل وحرکت ہوتی ہے۔دہلی پولیس کے ایڈیشنل کمشنر (خصوصی سیل) پرمود سنگھ کشواہ نے کہاکہ ان مقامات میں پنجاب میں کپورتھلا، جالندھر، پٹھان کوٹ، پٹیالہ اور موگا کے ساتھ ساتھ ہریانہ میں امبالا، جموں وکشمیر میں کٹھوعہ اور راجستھان میں بیکانیر اور الور شامل ہیں۔اعلی افسر نے کہاکہ فوج کی باقاعدہ نقل وحرکت، بین الاقوامی سرحدوں سے قربت اور اہم فوجی چھاؤنیوں اور لاجسٹک کوریڈورز کی موجودگی کی وجہ سے ان مقامات کو انتہائی حساس سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے انکشاف کیاکہ جعلی شناختوں پر حاصل کردہ سم کارڈز کا استعمال کرتے ہوئے موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے سی سی ٹی وی فیڈز حقیقی وقت میں پاکستان میں مقیم ہینڈلرز کومنتقل کیے جا رہے تھے۔ پولیس کے مطابق، ماڈیول پاکستان میں مقیم آپریٹو کی براہ راست ہدایات کےتحت کام کررہاتھا، جو خفیہ مواصلاتی پلیٹ فارمز کے ذریعے جاسوسی کی سرگرمیوں کومربوط کر رہے تھے۔ایڈیشنل سی پی کشواہ نے کہاکہ ملزمان کو دفاعی اداروں کی تصویریں حاصل کرنے،فوجیوں کی نقل وحرکت پر نظر رکھنےاورسرحد کے پاراہم معلومات فراہم کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔انہوں نے کہاکہ ایسے حساس علاقوں کےقریب شمسی توانائی سے چلنے والےسی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب ایک اچھی طرح سے منصوبہ بنداور مستقل نگرانی کی کوشش کی نشاندہی کرتی ہے جس کا مقصد سیکورٹی فورسز کی نقل وحرکت کے اندازکوٹریک کرنا ہے۔اسپیشل سیل کی ناردرن رینج کی ٹیموں کی قیادت میں پہلی کارروائی کے نتیجے میں پنجاب اوردہلی سے **6** ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ تکنیکی نگرانی اور انسانی انٹیلی جنس کی بنیادپر، پولیس نے **9** سی سی ٹی وی کیمرے، **4** پستول، **3** غیرملکی ساختہ ہتھیار اور **24** زندہ کارتوس برآمد کر لیے۔انہوں نے مزید کہاکہ دوسری کارروائی، جو ملٹری انٹیلی جنس کی معلومات پرجنوب مغربی رینج کی طرف سے کی گئی، پنجاب سے مزید **5** ملزمان کی گرفتاری کا باعث بنی جو جاسوسی کے مشن میں سرگرم عمل تھے اورفوج اوربی ایس ایف کی تنصیبات کےحساس مناظر کوشیئر کررہے تھے۔تفتیش کے دوران ملزمان نے انکشاف کیا کہ انہیں اسلحہ اور منشیات کی سرحد پاراسمگلنگ سے حاصل ہونےوالی مالی مراعات کےذریعےنیٹ ورک میں شامل کیاگیا۔وہ شناخت شدہ جگہوں پرسم کارڈ،نقل وحمل اورنگرانی کے آلات کی تنصیب جیسی لاجسٹک کا بندوبست کرنے میں بھی شامل تھے۔حکام کے مطابق ایک اہم ملزم جس کی شناخت پنجاب کے ترن تارن سے تعلق رکھنے والے منپریت سنگھ کے نام سے ہوئی ہے، پاکستان میں مقیم ہینڈلرز کیساتھ براہ راست رابطے میں تھا اور اس نے ہتھیاروں کی ترسیل کومربوط کرنے اور مواصلاتی ذرائع کوسہولت فراہم کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا تھا۔سینئرافسر نے کہاکہ منپریت سنگھ نے غیرملکی ساختہ ہتھیاروں کی کھیپ حاصل کی تھی اور ہدایات کے مطابق انہیں آپریٹو میں تقسیم کیا تھا۔ایک اورملزم، انمول، اپنے ساتھی ساحل کیساتھ، متعدد مقامات پرسی سی ٹی وی کیمروں کوجسمانی طورپرنصب کرنے کا ذمہ دارتھا۔تفتیش کاروں نے پایاکہ یہ تنصیبات جان بوجھ کرآرمی کنٹونمنٹس، سرحدی سڑکوں اور دیگر ہائی سیکیورٹی زونز کے قریب نقل و حرکت پرقبضہ کرنے کے لیے رکھی گئی تھیں۔ پولیس نے مزید کہاکہ ماڈیول کو مقامی نوجوانوں کوبھرتی کرنے اورطویل مدتی جاسوسی کی کارروائیوں کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے نیٹ ورک کو بڑھانے کا کام بھی سونپا گیا تھا۔ کچھ ملزمان فوج کی چھاؤنیوں کی تلاشی لینے اورسرحد پار سے ہینڈلرز کےساتھ تصاویر اور ویڈیوز شیئر کرنے میں ملوث تھے۔ایڈیشنل سی پی کشواہ نے کہاکہ شمسی توانائی سے چلنے والے آلات کے استعمال نے دوردراز کےعلاقوں میں بھی بلا روک ٹوک نگرانی کویقینی بنایا، بغیر براہ راست بجلی کی فراہمی کے، جس سے پتہ لگانا مشکل ہوگیا۔انہوں نے مزید کہاکہ آپریشن کا تکنیکی پہلو بیرونی رہنمائی اور مدد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔جاسوسی کے علاوہ، تحقیقات نے اسلحے کی اسمگلنگ کےنیٹ ورک کا بھی پردہ فاش کیا جس میں پاکستان میں مقیم ہینڈلرز نے ہندوستانی کارندوں کوغیر قانونی ہتھیار حاصل کرنے اورتقسیم کرنے کی ہدایت کی۔انہوں نے کہاکہ ان سرگرمیوں سے حاصل ہونے والےفنڈز کو ڈیجیٹل ہیمنٹ پلیٹ فارمز کے ذریعے روٹ کیا جا رہا تھا اور مزید کارروائیوں کی مالی اعانت کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔دہلی پولیس کے ایڈیشنل کمشنر (خصوصی سیل) پرمودسنگھ کشواہ نے کہا کہ گرفتاریوں نے ممکنہ دہشت گردی کے حملے کو بھی ٹال دیا ہے۔انہوں نے کہاکہ ان پٹس سے پتہ چلتا ہے کہ ماڈیول دستی بموں اور دیگر ذرائع سے سیکورٹی اداروں پرحملوں کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ کریک ڈاؤن کے نتیجے میں جاسوسی، ہتھیاروں کی اسمگلنگ اور دہشت گردی کی منصوبہ بندی میں شامل متعدد باہم جڑے ہوئے نیٹ ورکس کا پتہ چلا ہے۔دہلی پولیس کے ایڈیشنل کمشنر (خصوصی سیل) پرمود سنگھ کشواہ نے کہاکہ کہاکہ سیکیورٹی ایجنسیاں اب ڈیجیٹل شواہد کا تجزیہ کر رہی ہیں، بشمول موبائل فونز اورسی سی ٹی وی سسٹمز سے حاصل کردہ ڈیٹا، اضافی لنکس اور ممکنہ سلیپر سیلز کی شناخت کے لیے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔ (ایجنسیاں **W**)

107

نے زمین پرموجود فوجیوں کے ساتھ بات چیت کی، ان کے ناقابل تسخیر جذبے، لگن اور قوم کی سلامتی کو یقینی بنانے کے عزم کو سراہا۔جائزہ میں آپریشنل کارکردگی کو بڑھانے اورانسداد دہشت گردی کی کارروائیوں میں مصروف مختلف اکائیوں کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔لیفٹننٹ جنرل شرما نے حساس علاقوں میں خطرات سے نمٹنے اور فعال حفاظتی پوزیشن کو برقرار رکھنے میں انٹیلی جنس اور ٹیکنالوجی کے اہم کردار پر بھی روشنی ڈالی۔اس دورے نے جنوبی کشمیر میں مسلسل تیاری اور لوگوں کی حفاظت اور حفاظت کو یقینی بنانے پر ہندوستانی فوج کی توجہ کا اعادہ کیا۔

108

شروع کی جائے گی۔نائب وزیر اعلیٰ چودھری نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا"میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میری طرف سے معطل کیے گئے افسران ابھی بھی ڈائریکٹر مائننگ آفس جموں میں کام کررہے ہیں۔ان ملازمین کو یا تو معطل کردیا گیا یا سنگین الزامات کے تحت کشمیر منتقل کردیا گیا،لیکن میں نے انہیں یہاں کام کرتے پایا"۔نائب وزیر اعلیٰ نے مزید کہاکہ ان کے دورے کے دوران ڈائریکٹر اور جوائنٹ ڈائریکٹر دونوں دفتر میں موجودنہیں تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ مجھے بتایا گیا کہ چیف سیکرٹری نے میٹنگ بلائی ہے۔

109

لیے ہم نے ایک ایسے وقت کا انتخاب کیا جب ہمیں معلوم تھا کہ ایسی دعائیں نہیں ہورہی ہیں۔انہوں نے کہاکہ پاکستان نے آپریشن سندور کے بعد کے دنوں میں ایک تیز رفتاری کے ساتھ جواب دیا، ڈرون لانچ کیےاور گولہ باری کی۔تقریباً ایک ہفتے کے عرصے میں،اسلام آباد نے بھارت کی طرف ڈرونز کے ہجوم بھیجے، جن میں سے بیشتر کوکامیابی کے ساتھ درمیانی فضا میں روک دیا گیا۔ انہوں نے کہا"آپریشن سندور ڈومین جوائنٹنس کی طرف پیشرفت کا ہندوستان کا سب سے طاقتور ذریعہ تھا۔لیکن ہمیں ڈومین انٹیگریشن اور فیوژن کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔" آرمی چیف نے غیر متحرک آپریشنز کی بڑھتی ہوئی اہمیت کی طرف بھی اشارہ کیا

110

منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پائیدارنقل وحرکت کے تصور سے ہم آہنگ ہونے کیلئے ای کروز بوٹس پرتوجہ مرکوز کی ہے، جسے عالمی سطح پراپنایا جارہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ابتدائی خریداری ایسی **2** کشتیوں کیلئے ہے۔دریا کے کنارے کی کھدائی اور ہاؤس بوٹس اور موجودہ ماحولیاتی نظام پر اس کے ممکنہ اثرات سے متعلق خدشات پر، انہوں نے کہا کہ منصوبے تفصیلی فزیبلٹی اسٹڈیز کے بعد ہی شروع کیے گئے ہیں۔ آرٹی او کشمیرعرفان زرگر نے کہاکہ یہ ایک بڑی سرمایہ کاری ہے،اور تمام تکنیکی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہاکوچی میٹروکی ٹیموں سمیت ماہرین نے زمین پر سروے کیا ہے۔ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر کشمیر نے مزید کہا کہ ڈریجنگ کی ضروریات اور پانی کی گہرائی کا سائنسی طور پر انتظام کیا جائے گا تاکہ موجودہ ڈھانچے یامعاش کو

BEFORE THE HON`BLE PRINCIPAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

1. ABDUL MAJEED FARASH S/O ABDUL AHAD FARASH R/O MAJARAJA BAZAR SRINAGAR A/P STADIUM COLONY NATIPORA SRINAGAR
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Caveat Petition.
The caveatorsapprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before thisHon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise theCaveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

ازنیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب عبدالمجید حرہ پسر غلام حیدر حرہ ساکنہ ملہوشن تحصیل پٹن
نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خودانجم زہرا

اشتہار برائے آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق نمبردار وچوکیدار علاقہ سائل مذکور موضع ملہوشن پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق سکول ریکارڈ سائل مذکور کی دختر خودانجم زہرا مورخہ 06/06/2012 کو پیدا ہوئی ہے جس کے نسبت سائل اپنی دختر خود کے حق میں یوم پیدائش DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کوسرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہوتووہ ایک ہفتہ کے اندراندر اپنے عذرات پیش کریں۔معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

BEFORE THE HONB`LE PRINCIPAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGE AT BARAMULLA

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SHAHID MAKHDOOMI
1. MOHAMMAD SUBHAN TRAMBOO
S/O LATE HAJI ABDUL SAMAD TRAMBOO R/O RAJBAGH SRINAGAR

[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of: Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

BEFORE THE HON`BLE SUB JUDGE AT PATTAN

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SHAHID MAKHDOOMI
1. MOHAMMAD SUBHAN TRAMBOO
S/O LATE HAJI ABDUL SAMAD TRAMBOO R/O RAJBAGHSRINAGAR
[CAVEATORS]
Versus

Public at Large

...Non-Caveator's
In the matter of: Caveat Petition.
The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

Government of Jammu and kashmir
District Information Office Ganderbal
Room NO 248,Mini secretariat Duderhama Ganderbal

No:INF/DIC/GBL/2026-27/10
Dated:10-04-2026
NOTICE INVITING QUOTATIONS
Subject: Hiring of Videographers for Videography of JKSSB Examination for the posts of Junior Assistant scheduled on 19 April 2026 in district Ganderbal

Sealed quotations are hereby invited from reputed and experienced videographers/agencies/production houses/private vendors/firms for providing videography services in connection with the conduct of JKSSB Examination for the posts of Junior Assistant scheduled to be held on 19 April 2026 at various examination centers in District Ganderbal on account of the directions given by Deputy Commissioner Ganderbal vide letter No: DCG/ADC-PS/2026/348Dated:08-04-2026.

Scope of Work:
" Providing a total of 17 (Seventeen) professional videographers, including 16 (Sixteen) videographers (one for each examination centre) and 01 (one) videographer to be stationed at the disposal of the Deputy Commissioner, Ganderbal.
" Videography of the critical events such as opening of question booklets and OMR Answer sheets at the commencement of the examination as well as packing of used OMR answer sheets and other examination material after conclusion of the examination on scheduled date.
" Photography or Videography of all candidates inside the examination hall shall also be undertaken during the conduct of the examination.
" Use of HD/Full HD/4K cameras with adequate storage backup for covering the examination.
" Submission of complete raw footage in a storage device after the examination to this office. The service provider shall keep the backup of the entire video footage at their level as well.

Terms & Conditions:
1. The videographers shall report at the allotted centers well before commencement of examination and shall not leave their respective centers unless directed by the competent authority.
2. The service provider shall ensure deployment of competent and experienced personnel and shall furnish a declaration to this effect.
3. The service provider shall arrange necessary and complete equipment to the videographers for coverage of the examination.
4. In case of any technical problem with respect to the videographers or their equipment, it shall be sorted by the service provider itself by keeping the reserve teams for this purpose.
5. The footage shall be handed over to this office immediately after completion of the examination.
6. Any lapse in duty shall attract penalty including non-payment.
7. The rates should be quoted on per videographer per day basis, inclusive of all taxes and charges.
8. The undersigned reserves the right to accept or reject any quotation without assigning any reason.
9. The selection of the service provider shall be based on the lowest rate (L1) among technically suitable bidders.

Submission Details:
" Quotations in a sealed envelope must reach this office by or before 17-04-2026 (Friday) up to 02:00 PM.
" The quotations received shall be opened on the same day at 03:00 PM in the office of the undersigned.
" Quotations should be superscribed as "Quotation for Hiring of Videographers for JKSSB Examination" and addressed to the undersigned.

Sd/-
District Information Officer
Ganderbal

DIPK NO311/26

دماغی امواج میں تبدیلی سے سیکھنے کا عمل تین گنا تیز ہوسکتا ہے!

دماغی امواج کو فطری طور پر ہم آہنگ کر کے سیکھنے کی رفتار کو بڑھایا جاسکتا ہے

کیمبرج: اپنی نوعیت کی پہلی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ دماغی امواج اور برقی سرگرمی کی فطری رفتار کے تحت اگر معلومات دی جائیں تو اس سے ہمارے سیکھنے اور اکتساب کی صلاحیت تیز اور بہتر ہوسکتی ہے۔ اس ضمن میں جامعہ کیمبرج کے شعبہ نفسیات نے بعض شرکا پر تحقیق کی ہے۔ ماہرین نے پہلے شرکا کے اپنے دماغی امواج کی فری کوئنسی نوٹ کی اور انہیں عین اسی فری کوئنسی پر ڈیڑھ سیکنڈ کا ایک منظر دیکھنے کو کہا تو اس کے بعد ان میں سیکھنے کے صلاحیت تین گنا بڑھ گئی۔ اگلے دن دوبارہ ان شرکا کو ٹیسٹ سے گزارا گیا تو اکتساب بہتر ہونے والے بالغ افراد میں یہ صلاحیت اس وقت بھی موجود تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ دماغی امواج کی فطری اتار چڑھاؤ کو عام کر کے لوگوں میں سیکھنے کی رفتار تیز کی جاسکتی ہے اور اس سے تعلیمی مشکلات بھی دور کی جاسکتی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ماہرین نے پہلی مرتبہ یہ عمل نوٹ کیا ہے اور اسے انفرادی سطح پر دماغی ٹیوننگ کا نام دیا گیا ہے۔ تاہم اس کے ڈرامائی مثبت اثرات سے خود سائنسداں بھی حیران ہیں۔ کیمبرج کے ماہرین کا خیال ہے کہ اس سے دماغی لچک بڑھا کر پوری زندگی سیکھنے کے عمل کو تیز تر کیا جاسکتا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا گیا کہ ہم سے ہر فرد کے سیکھنے پر جو دماغی امواج یا پیٹرن بنتے ہیں وہ ای ای جی سے معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ یہ فطری ردھم نیورون کی سرگرمی سے بنتے ہیں۔ ہم نے اس کے زیروبم کو سمولیٹ کیا ہے جس کے زبردست نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ یہ تحقیق جرنل آف سیریبرل کارٹیکس میں شائع ہوئی ہیں۔ اس مطالعے میں **80** افراد شامل کئے گئے تھے جن کی کھوپڑیوں پر ای ای جی سینسر والی ٹوپیاں پہنا کر دماغی امواج کو نوٹ کیا گیا تھا۔ ان میں الفا ریڈنگ بھی شامل تھیں جو **8** سے **12** ہرٹز کے درمیان ہوتی ہیں تاہم ہر فرد میں یہ مختلف ہوسکتی ہے۔ اب ہر فرد کو ڈیڑھ سیکنڈ تک برقی یا بصری سرگرمی سے گزارا گیا تاکہ دماغ اصل فری کوئنسی پر آجائے۔ اس عمل کو طب کی زبان میں 'اینٹر مِنمنٹ' کہتے ہیں۔ اس کے بعد ہر فرد کو سیکھنے کے مختلف ٹیسٹ سے گزارا گیا۔ دیگر کے مقابلے میں ان لوگوں میں غیر معمولی طور پر سیکھنے کی صلاحیت بڑھ گئی جو کم سے کم تین گنا تیز تھی۔

Milap

ملٹی پل اسکلروسیس

ملٹی پل اسکلروسیس ایک قدیم مرض ہے، جو اعصابی نظام اور دماغی پردوں پر اثر انداز ہوتا ہے

ملٹی پل اسکلروسیس ایک قدیم مرض ہے، جو اعصابی نظام اور دماغی پردوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ طبی اصطلاح میں اسے ملٹی پل اسکلروسیس (**SclerosisMultipleMS**) سے موسوم کیا گیا ہے۔ ملٹی پل اسکلروسیس اور دل کے امراض کا، جنہیں کارڈیو ویسکولر ڈیزیز (**Cardiovascular Diseases**) کہا جاتا ہے، آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ایسے افراد جو کہ ایم ایس کا شکار ہوں، ان میں ہارٹ اٹیک، فالج اور ہارٹ فیلیئر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بلڈ پریشر کے عوارض اور دل کی دھڑکن کے مسائل بھی اپنا شکار بنا سکتے ہیں۔ عمومی طور پر یہ عارضہ نوجوانی کی عمر میں لاحق ہوتا ہے اور **20** سے **40** سال کی عمر کے افراد اس کا شکار ہوتے ہیں، لیکن بعض ممالک میں یہ مرض **20** سال سے کم اور **10** سال سے زائد عمر کے افراد میں بھی عام ہے۔ ملٹی پل اسکلروسیس کا مرض مردوں کی نسبت خواتین کو زیادہ جلد متاثر کرتا ہے، جبکہ سیاہ اور زرد افراد کی نسبت سفید فام افراد میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ یورپ، شمالی امریکا اور یو کے وغیرہ میں یہ مرض خاصا عام ہے۔ دس سال قبل کی جانے والی ایک تحقیق میں یہ بتایا گیا تھا کہ یہ مرض پاکستان اور بھارت میں نہ ہونے کے برابر ہے، لیکن موجودہ دور میں یہ مرض عام ہونے کے امکانات نظر انداز نہیں کیے جاسکتے ہیں۔ ملٹی پل اسکلروسیس کی تین اقسام ہیں۔ پی پی ایم ایس (**ProgressivePrimary SclerosisMultiple**) آر آر ایم ایس (**EmittingR-Relapsing SclerosisMultiple**) اور ایس پی ایم ایس (**ProgressiveSecondary SclerosisMultiple**)۔ ملٹی پل اسکلروسیس کے لاحق ہونے کی حتمی وجہ تاحال واضح نہیں ہو سکی، لیکن جدید تحقیقات کے مطابق اس مرض کا شمار آٹو امیون ڈیزیز میں کیا جاسکتا ہے۔ ملٹی پل اسکلروسیس سے متاثرہ افراد کے اعصابی نظام اور دماغ کے گرد موجود حفاظتی تہہ تباہ ہونے لگتی ہے، جس کے نتیجے میں آہستہ آہستہ مختلف علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ واضح رہے کہ جب انسانی جسم میں باہر سے کوئی بن بلایا مہمان یعنی بیکٹیریا یا وائرس حملہ آور ہوتا ہے، تو جسم کا اپنا مدافعتی نظام یعنی امیون سسٹم اس کے خلاف متحرک ہو جاتا ہے۔ مدافعتی نظام کی یہ بنیادی ذمے داری ہے کہ وہ باہر سے حملہ آور ہونے والے کسی بھی شے کو پہچانے اور اگر یہ جسم کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے آیا ہو تو اس کا قلع قمع کردے، لیکن بعض اوقات کسی بھی وجہ سے ہمارا اپنا مدافعتی نظام اس قابل نہیں رہتا کہ کسی بیرونی حملہ آور کی پہچان کر سکے۔ اس صورت میں یہ اپنے جسم میں موجود خلیات کے خلاف ہی محاذِ جنگ کھول لیتا ہے، جس کی وجہ سے انسانی جسم کا نظامِ مملکت درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے۔ واضح رہے کہ آٹو امیون کا مطلب یہی ہے کہ اپنے خلاف ہی جنگ لڑنا (**TheAgainstImmunity Self**) ایم ایس عارضہ بھی اسی نوع کا ہے۔ آٹو امیون ڈیزیز جسم کے کسی بھی حصے یا نظام (جیسے دل، دماغ، اعصاب، جلد، آنکھیں، جوڑ، پھیپھڑے، گردے، غدود، خون کی نالیاں اور ہاضمے کے اعضاء وغیرہ) کو متاثر کر سکتی ہیں۔ آٹو امیون ڈیزیز کی سب سے پہلی اور مشترکہ علامت سوزش کی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ ملٹی پل اسکلروسیس میں چونکہ اعصابی نظام اور دماغ کے پردے متورم ہو جاتے ہیں، اس لئے زیادہ تر علامات بھی انہی سے متعلقہ ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی حد تک یہ علامات دل کے عوارض سے بھی منسلک ہو سکتی ہیں۔ جدید تحقیقات کی روشنی میں ملٹی پل اسکلروسیس کی کئی اور وجوہ بھی قابلِ ذکر ہیں۔ مثلاً: انسانی جسم پر وائرس کے حملے کی وجہ سے بعض وائرسز تیزی سے جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں اور وائرس کی زیادتی ہی براہِ راست اور تیزی سے علامات کے ظہور کا سبب بنتی ہے۔ جسم میں کچھ ایسے وائرسز داخل ہوتے ہیں، جو کچھ عرصہ قیام کے بعد اپنی سرگرمیاں شروع کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ وائرس مہینوں، بلکہ برسوں خاموشی سے جسم کے اندر موجود رہیں۔ انسانی جسم کے دفاعی نظام میں ایسی صلاحیت پائی جاتی ہے، جو اجنبی جسم جیسے بیکٹیریا یا وائرس کے داخلے کو روکتا اور انہیں فنا کرتا ہے، مگر بعض اوقات دفاعی نظام میں خرابی کے سبب جب وائرس حملہ آور ہوتا ہے، تو جسم کے اندر اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اپنا منفی عمل شروع کر دیتا ہے۔ یہ خرابی بعض اوقات موروثی اثرات کی وجہ سے پائی جاتی ہے۔ دماغی خلیے کے گرد تہہ کی، جسے **SheathMyelin** کہتے ہیں، خرابی/سوزش کے باعث اعصابی نظام شدید متاثر ہو جاتا ہے۔ ایم ایس مرض کی علامات ہر مریض میں مختلف ظاہر ہوتی ہیں، جبکہ یہ علامات عموماً مخفی ہی رہتی ہیں، جن کی وجہ سے بروقت تشخیص نہیں ہو پاتی ہے۔ عام طور پر جو علامات ظاہر ہوتی ہیں، اُن میں کمزوری، جسم پر چیونٹیاں رینگنے یا سَن پَن کا احساس، توازن برقرار نہ رکھ پانا، اندھا پن، کلی یا جزوی دوہری چیزیں دکھلائی دینا، رعشہ، پٹھوں میں اکڑن، بولنے میں دشواری، مثانے کی کمزوری، پیشاب کی بندش، دل کے عوارض سے ملتی جلتی علامات، نظامِ ہضم کی خرابیاں، قبض وغیرہ اور یادداشت کی کمزوری وغیرہ شامل ہیں۔ بعض اوقات مریض پٹھے سکڑنے اور مڑنے (**Paroxysmal SpasmTonic**) کی بھی شکایت کرتا ہے یا چہرہ یا جسم کے کسی حصے کے سن ہو جانے کی شکایت کرتا ہے۔ تشخیص کے ضمن میں ماہر امراضِ دماغ و اعصاب (نیورولوجسٹ) کی جانب سے مریض کا مکمل طبی معائنہ (جس میں آنکھ، جسمانی پٹھوں اور حسی نظام (**SystemSensory**) شامل ہیں) ازحد ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ایم آر آئی بھی تجویز کی جاتی ہے۔ علامات اور ایم آر آئی کی رپورٹ کی روشنی میں علاج کیا جاتا ہے۔ اگر مناسب علاج نہ کروایا جائے، تو مرض شدت اختیار کر سکتا ہے اور مکمل معذوری کا سبب تک بن جاتا ہے۔ اس مرض کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جاسکتا، لیکن حال میں کی جانے والی تحقیق کے مطابق بعض ایسی ادویہ دریافت کی جاچکی ہیں، جن کی بدولت مرض بڑھنے کا عمل سست کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ اس مرض کا علاج مہنگا ہی نہیں، بلکہ دورانیہ بھی طویل ہوتا ہے اور ایک عام شخص علاج کے اخراجات کا متحمل نہیں ہوسکتا ہے، لہٰذا اس ضمن میں حکومت کو چاہیے کہ تشخیص و علاج کی مفت سہولتیں کرے۔

Milap

ہلدی میں پوشیدہ صحت کے راز

قدرتی جڑی بوٹیوں کی جڑوں سے حاصل کیا جانے والا قدرتی مصالحہ ہلدی ایک طاقتور اینٹی سپٹک اور اینٹی انفلامیٹری جزو ہے جس کے استعمال سے انسانی صحت اور خوبصورتی پر بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ انگلش ادویات زیادہ تر اینٹی سپٹک، اینٹی انفلامیٹری، اینٹی آکسیڈنٹ اور اینٹی الرجک ہوتی ہیں جنہیں موسمی انفیکشن سے پیش آنے والے مسائل سے لڑنے کیلئے مریضوں کو تجویز کیا جاتا ہے۔ موسمی وائرسز اور انفیکشن پیدا کرنے والے بیکٹیریاز زیادہ تر کمزور قوت مدافعت والے افراد کو ہی نشانہ بناتے ہیں۔ قدرتی جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والے ماہرین اور غذائی ماہرین کی جانب سے قوت مدافعت بڑھانے اور انسان کو نقصان پہنچانے والے بیکٹیریاز سے بچاؤ کیلئے ہلدی کا استعمال روزانہ کی بنیاد پر تجویز کیا جاتا ہے۔ ہلدی ایک اینٹی کولیسٹرول مصالحہ ہے جو کہ انسان کی مجموعی صحت اور دل کے لئے مفید ہے۔ ہلدی میں موجود کرکمن نامی مرکب انتہائی طاقتور ہوتا ہے جو انسانی قوت مدافعت کا نظام مضبوط بناتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ہلدی میں متعدد بیماریوں کا علاج موجود ہے جس میں جوڑوں کا درد، ہائی بلڈ پریشر کا متوازن رہنا، کینسر کے خلیات کی افزائش کی روک تھام میں مدد کرنا، سوزش سے نجات، ذہنی دباؤ میں آرام اور متاثرہ پٹھوں کی بحالی شامل ہے۔ اسے کئی طرح سے استعمال میں لایا جاسکتا ہے کہ جیسے کہ پکوان، سلاد، دودھ اور چٹنیوں وغیرہ۔ تحقیق کے مطابق ہلدی کا استعمال بلڈ گلوکوز یا بلڈ شوگر لیول کم اور کنٹرول کرنے میں مدد دیتا ہے۔ خصوصاً ایسے افراد میں جو ذیابیطس ٹائپ ٹو کے شکار ہوں۔ اسی طرح یہ مصالحہ ذیابیطس کا شکار ہونے سے بھی بچاتا ہے مگر اس حوالے سے سائنسدانوں نے مزید تحقیق کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ ہلدی میں موجود پولی فینول ایسا اینٹی آکسیڈنٹ جز ہے جو کہ اینٹی انفلامیٹری خصوصیات رکھتا ہے۔ ہلدی جوڑوں کے درد، اکڑن اور سوجن میں کمی لانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جوڑوں کے امراض کے شکار افراد ڈاکٹر کے مشورے سے ہلدی پاؤڈر کے کیپسول بھی استعمال کر کے جوڑوں کے درد میں ریلیف حاصل کر سکتے ہیں۔

Milap

غذائی کیلشیم یا دوائی کیلشیم

کیلشیم ایسا منرل ہے جو ہڈیوں کے بھربھرے پن کی بیماری **Osteoporosis** سے محفوظ رکھنے میں معاونت کرتا ہے آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ اچھی صحت کے لئے کیلشیم بہت ضروری ہے خاص طور پر خواتین کیلئے۔ کیلشیم ایسا منرل ہے جو ہڈیوں کے بھربھرے پن کی بیماری **Osteoporosis** سے محفوظ رکھنے میں معاونت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اس سے بلڈ پریشر کو معمول کے مطابق رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ بڑی آنت کے کینسر کا خطرہ گھٹ جاتا ہے اور وزن کم کرنا آسان ہوتا ہے تاہم تحقیق بتاتی ہے کہ کیلشیم آپ کے دل پر اس وقت بڑا اثر ڈالتا ہے جب آپ اسے دوا یا گولی کی صورت میں استعمال کریں۔ چند برس پہلے سن یاس سے گزرنے والی **36** ہزار سے زائد خواتین کے سات سالہ کوائف کے تجزیے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ جو خواتین روزانہ کیلشیم کی گولیاں کھا رہی ہیں (**1000** ملی گرام کیلشیم نیز وٹامن ڈی کے **400** انٹرنیشنل یونٹس) ان میں دل کے مسائل میں مبتلا ہونے کا خطرہ **22** فیصد بڑھ گیا تھا۔ دوا کی صورت میں کیلشیم لینا شروع کردیں تو اس سے ممکنہ طور پر ہڈیوں کے ٹوٹنے سے حفاظت تو ہوسکتی ہے لیکن ہارٹ اٹیک یا فالج کے امکانات کسی حد تک بڑھ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب لوگوں میں کیلشیم کی اتنی زیادہ اہمیت باقی نہیں رہی اور غذاؤں کے ذریعے کیلشیم کے حصول پر زیادہ توجہ دی جانے لگی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ہڈیوں کو مضبوط اور جسم کو صحت مند رکھنے کیلئے ایسی ورزشیں زیادہ کرنی چاہئیں جن میں وزن اٹھانا پڑتا ہے اور غذا میں ان ڈیری مصنوعات مثلاً دودھ، دہی، پنیر کو شامل کرنا چاہئے جن میں چکنائی کم ہوتی ہے۔ سبز پتوں والی سبزیوں اور تیل چھوڑنے والی (روغنی) مچھلیوں میں بھی کیلشیم ہے۔ یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ وٹامن ڈی کے بغیر کیلشیم جسم میں جذب نہیں ہوسکتا اور سورج کی کرنیں وٹامن ڈی کے حصول کا اچھا ذریعہ ہیں۔ یہ مقصد اس وقت پورا ہوگا جب کرنیں جلد پر پڑیں گی، اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ کیلشیم کے حصول کا بہترین ذریعہ غذا ہے اور اگر کسی وجہ سے دوائی کی صورت میں کیلشیم کی ضرورت ہو تو اس کی یومیہ مقدار **600** ملی گرام سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

Milap

بسکٹ ہمارے وزن میں اضافے کا سبب بنتے ہیں، تحقیق

پینسلوینیا: ایک نئی تحقیق کے مطابق بسکٹ، کیک، برگر اور ساسیج رول کھانے کی وجہ سے ہاضمے میں ہونے والی تاخیر ہمارے وزن میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ جنک فوڈ ہماری بھوک کو قابو کرنے کی صلاحیت کو کم کر کے دماغ کو تبدیل کرتا ہے۔ محققین کی جانب سے چوہوں میں کیے جانے والے تجربوں میں معلوم ہوا کہ ایسٹروسائٹس نامی خلیے پیٹ کو کیمیائی اعتبار سے قابو کرتے ہیں۔ لیکن تحقیق کے مطابق چکنائی اور میٹھی غذا کی مسلسل کھپت اس نظام میں خلل ڈالتی ہے۔ امریکی ریاست پینسلوینیا میں قائم پین اسٹیٹ یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی تحقیق کی سربراہ مصنفہ ڈاکٹر کرسٹین براؤننگ کا کہنا تھا کہ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ ایسٹروسائٹس (دماغ میں موجود ستارہ نما خلیے) قلیل مدت میں کیلوری کی کھپت کو قابو کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحقیق میں یہ معلوم ہوا کہ زیادہ چکنائی/کیلوری والی غذا کے تھوڑی دیر کے لیے تکشف ہونے سے ایسٹروسائٹس پر انتہائی اثرات مرتب ہوئے جس میں معدے کو قابو کرنے والے معمول کا اشارے کا نظام متاثر ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ وقت کے ساتھ ایسٹروسائٹس زیادہ چکنائی والی غذا کے حوالے سے بے حس ہوجاتے ہیں۔ زیادہ چکنائی یا کیلوری والی غذا کے **10** سے **14** دن تک کھانے کے بعد ایسٹروسائٹس ردِعمل دینے میں ناکام ہوجاتے ہیں اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کی کیلوری کی کھپت کی صلاحیت ختم ہوجاتی ہے۔ یہ معدے کو جانے والے اشاروں میں مخل ہوتا ہے اور ہاضمے میں تاخیر کا سبب بنتا ہے۔ سائنس دانوں کی ٹیم کی جانب سے کی جانے والی اس تحقیق سے انسداد موٹاپہ ادویات بننے کی راہ کھلتی ہے جو نیوروز کو نشانہ بناتی ہیں۔

Milap

بارسلونا کا قلعہ مسمار:

اٹلیٹیکو میڈرڈ نے ہوم گراونڈ پر بارسا کو دھول چٹادی

نئی دہلی (ایم این این): اٹلیٹیکو میڈرڈ نے چیمپئن لیگ کے سیمی فائنل میں پہنچنے کی جانب بڑا قدم اٹھاتے ہوئے ہیز یان بارسلونا کو ان کے اپنے میدان نوکیمپ میں شکست سے دوچار کردیا۔ فاتح اٹلیٹیکو میڈرڈ کی ٹیم نے کوارٹر فائنل کے پہلے مرحلے میں بارسلونا کو ۰-۲ گول سے شکست دی۔ ۶۰۰۲ کے بعد نوکیمپ میں اٹلیٹیکو میڈرڈ کی یہ پہلی فتح ہے جس میں جولین الواریز اور الیگزینڈر سورلوتھ نے گول سکور کر کے اپنی ٹیم کو کوارٹر فائنل کے پہلے مرحلے میں برتری دلادی۔ کھیل کے بیشتر حصے میں بارسلونا کا پلڑا بھاری رہا تاہم ہاف ٹائم سے تھوڑی دیر قبل پاو کوباری کی جانب سے جولیانو سیمونی پر کیا گیا فاول میچ کا اہم موڑ ثابت ہوا۔ ریفری استوان کوواکس نے پہلے کوباری کو پیلا کارڈ دکھایا تھا لیکن ویڈیو اسسٹنٹ ریفری کے مشورے پر مانیٹر پر واقعے کا جائزہ لینے کے بعد اسے ریڈ کارڈ میں تبدیل کر دیا گیا۔

گجرات ٹائٹنز کی دہلی کی پیٹلز کے خلاف ایک رن سے سنسنی خیز فتح

نئی دہلی (ایم این این): دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں دہلی کیپٹلز اور گجرات ٹائٹنز کے درمیان کھیلا گیا مقابلہ دونوں ٹیموں کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل رہا، جس میں گجرات نے محض ایک رن سے کامیابی حاصل کر لی۔ دہلی نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، جس کے بعد پہلے بلے بازی کرتے ہوئے گجرات نے مقررہ اوورز میں ۲۱۰ رنز کا پہاڑ جیسا ہدف بنایا۔ جواب میں دہلی کیپٹلز نے ہدف کے تعاقب میں کانٹے کی ٹکر دی اور بہترین مقابلہ دیکھنے کو ملا، لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود ٹیم فتح کی لکیر پار نہ کرسکی اور گجرات ٹائٹنز نے ایک رن کے معمولی فرق سے یہ میچ جیت کر اپنی طاقت کی نئی پہچان درج کرائی۔ ہندوستان کے اس بڑے کرکٹ اسٹیڈیم میں شائقین کو ایک سنسنی خیز مقابلہ دیکھنے کو ملا، جہاں آخری گیند تک جیت کا توازن دونوں طرف جھولتا رہا۔ آئی پی ایل کے سنسنی خیز مقابلے میں گجرات نے دہلی کو جیت کے لیے ۲۱۱ رنز کا بڑا ہدف دیا، جس کے تعاقب میں کے ایل راہل کی جارحانہ بلے بازی کے باوجود دہلی کی ٹیم مشکلات کا شکار نظر آئی۔ دہلی کے کپتان کے ایل راہل نے میدان کے چاروں طرف چوکے اور چھکے برساتے ہوئے محض ۹۲ گیندوں پر اپنی فنٹی مکمل کی اور پرسدھ کرشنا کے ایک اوور میں مسلسل چار باؤنڈریز لگا کر گجرات کے باولنگ اٹیک کو بے بس کر دیا، تاہم وہ بدقسمتی سے اپنی سنچری مکمل نہ کر سکے اور ۲۹ رنز بنا کر محمد سراج کا شکار بنے۔ گجرات کی جانب سے راشد خان نے میچ کا پانسہ پلٹتے ہوئے اپنے جادوئی اسپیل میں بیک ٹو بیک وکٹیں حاصل کیں اور مجموعی طور پر ۳ کھلاڑیوں کو آوٹ کر کے دہلی کی مڈل آرڈر بیٹنگ لائن کو بکھیر کر رکھ دیا۔ میچ کے دوران دہلی نے پاور پلے میں بغیر کسی نقصان کے ۶۳ رنز بنا کر شاندار آغاز کیا تھا لیکن پاتھم نسانکا کے ۴۱ رنز پر آوٹ ہونے کے بعد وکٹیں گرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

آئی پی ایل 2026ء: لکھنو سپر جائنٹس کی کولکاتا پر سنسنی خیز فتح

نئی دہلی (ایم این این): آئی پی ایل ۶۲۰۲ء کے ۱۵ویں میچ میں لکھنو سپر جائنٹس (ایل ایس جی) نے کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کو ایک انتہائی دلچسپ مقابلے کے بعد ۳ وکٹوں سے شکست دے کر ٹورنامنٹ میں اپنی مسلسل دوسری جیت درج کر لی ہے۔ ایڈن گارڈنز میں کھیلے گئے اس میچ کے ہیرو مکول چودھری رہے، جنہوں نے ناممکن نظر آنے والی جیت کو حقیقت میں بدل دیا۔ مکل چودھری (ناٹ آوٹ ۵۴ رن) اور آیوش بدونی (۵۴ رن) کی جارحانہ اننگز کی بدولت لکھنو سپر جائنٹس نے کولکاتا نائٹ رائیڈرز کو تین وکٹ سے شکست دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ ٹورنامنٹ میں لکھنو کی مسلسل دوسری کامیابی ہے۔ ۱۲۵ رنز پر ۶ وکٹ گنوا چکی لکھنو ٹیم کے لیے مکل چودھری جیت کے اصل ہیرو ثابت ہوئے۔ انہوں نے ۷۲ گیندوں پر دو چوکے اور سات چھکے لگا کر ناٹ آوٹ ۵۴ رن بنائے اور ٹیم کو ۷ وکٹ پر ۱۸۲ رنز تک پہنچاتے ہوئے سنسنی خیز انداز میں فتح دلائی۔ ۱۸۲ رنز کے ہدف کے تعاقب میں لکھنو سپر جائنٹس کی جانب سے مچل مارش اور ایڈن مارکرم کی اوپننگ جوڑی نے پہلے وکٹ کے لیے ۱۴ رنز جوڑے۔ پانچویں اوور میں ویبھو اروڑا نے ایڈن مارکرم (۲۲ رن) اور مچل مارش (۱۵ رن) کو آوٹ کر کے کولکاتا کو دوہری کامیابی دلائی۔ اس کے بعد کپتان رشبھ پنت اور آیوش بدونی نے اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی، تاہم نویں اوور میں کیمرون گرین نے رشبھ پنت (۱۰ رن) کو آوٹ کر دیا۔ نکولس پورن (۱۳ رن) اور عبدالصمد (۳ رن) بھی زیادہ دیر وکٹ پر نہ ٹھہر سکے۔ پندرھویں اوور میں انکل رائے نے آیوش بدونی کو آوٹ کر کے لکھنو کو بڑا دھچکا دیا۔ بدونی نے ۳۴ گیندوں پر سات چوکے اور دو چھکے لگا کر ۵۴ رنز کی اہم اننگز کھیلی۔ اگلے ہی اوور میں سنیل نارائن نے محمد سمیع کو پویلین واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد مکل چودھری نے تن تنہا دونوں سروں سے جارحانہ بیٹنگ کرتے ہوئے چھکوں کی بارش کر دی اور آخری گیند پر ایک رن لے کر ٹیم کو یادگار فتح دلائی۔ کولکاتا نائٹ رائیڈرز کی جانب سے ویبھو اروڑا اور انکل رائے نے دو، دو وکٹ حاصل کیے، جبکہ سنیل نارائن، کارتک تیاگی اور کیمرون گرین نے ایک، ایک کھلاڑی کو آوٹ کیا۔

عائشہ ٹاکیہ کا فلمی سفر مختصر لیکن متاثر کن رہا ہے

نئی دہلی (ایم این این): 'ٹارزن: دی ونڈر کار' سے بالی ووڈ میں قدم رکھنے والی عائشہ ٹاکیہ آج ۰۴ برس کی ہو گئیں۔ عائشہ نے اپنے اداکاری کریئر کا آغاز محض ۳۱ برس کی عمر میں کیا تھا۔ عائشہ ٹاکیہ کی پیدائش ۱۰ اپریل ۶۸۹۱ء کو ممبئی میں ایک گجراتی ہندو باپ نشیت ٹاکیہ اور ایک مسلم ماں فریدہ کیہاں ہوئی تھی۔ عائشہ نیا اپنی اسکول کی تعلیم سینٹ انتھونی گرلز ہائی اسکول، چیمبور سے مکمل کی اور اس کے ساتھ ہی بطور چائلڈ آرٹسٹ کام کرنا شروع کر دیا۔ پہلی بار عائشہ کو شاہد کپور کے ساتھ مشہور ہیلتھ ڈرنک 'کمپلان' کیا شتہار میں چائلڈ ایکٹر کیطور پر دیکھا گیا تھا۔ عائشہ ڈزنی چینل کیلیے بھی کام کر چکی ہیں جہاں سے انھیں ماہانہ ۸ ہزار روپے ملتے تھے۔ ۲۰۰۰ء میں، عائشہ ٹاکیہ گلوکارہ فالگونی پاٹھک کی میوزک ویڈیو میری چونر اڑ اڑ جائے میں نظر آ ئیں۔ اس گانکیبعد عائشہ کو ملک بھر میں شناخت ملی۔ اس کیعلاوہ وہ میوزک ویڈیوز شیک اٹ ڈیڈی اور ایک ریمکس گانے 'نہیں نہیں ابھی نہیں' میں بھی نظر آ ئیں۔ جس کی وجہ سے عائشہ کو کافی شہرت ملی اور لگاتار ہٹ ویڈیوز دینے سیانہیں بالی ووڈ فلموں میں کام کرنے کی آفرز ملنے لگیں۔ ٹی وی اشتہارات اور ماڈلنگ میں کریئر بنانے کے بعد عائشہ نے فلموں کا رخ کیا۔ عائشہ نے سب سیپہلے فلم سوچا نہ تھا میں کام کیا لیکن پروڈکشن میں تاخیر کی وجہ سے یہ فلم ریلیز نہیں ہوسکی۔ جس کی وجہ سے ان کی دوسری فلم عباس-مستان کی سپر نیچرل ایکشن تھرلر 'ٹارزن دی ونڈر کار' (۴۰۰۲ء) پہلے ریلیز ہوگئی۔

ایل ایس جی کے خلاف ملی شکست کو کے کے آر کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوگا: محمد کیف

نئی دہلی (ایم این این): آئی پی ایل ۶۲۰۲ء میں جمعرات کو کولکاتا کے ایڈن گارڈنز میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) اور لکھنو سپر جائنٹس (ایل ایس جی) کے درمیان ایک سنسنی خیز مقابلہ کھیلا گیا۔ کے کے آر کو اپنے ہوم گراونڈ پر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ سابق بلے باز محمد کیف نے کہا ہے کہ کے کے آر کے لیے اس ہار کو برداشت کرنا مشکل ہوگا۔ جیو اسٹار ایکسپرٹ محمد کیف نے اسٹار اسپورٹس کے 'امول کرکٹ لائیو' پر کہا کہ "مجھے انگکیا رہانے کے لیے افسوس ہو رہا ہے کیونکہ انہوں نے بطور کپتان بہت اچھا کھیلا تھا۔ لکھنو کے خلاف یہ ہار کے کے آر کے لیے حوصلہ شکن ثابت ہوگی۔ انہوں نے اس میچ میں بہت سی چیزیں درست کیں۔ کمزور بولنگ اٹیک کے باوجود وہ ایل ایس جی پر دباؤ ڈالنے میں کامیاب رہے۔ سنیل نرائن اور انکول رائے نے اچھی بولنگ کی۔ ویبھو اروڑا کے پہلے اور دوسرے اسپیل بھی اتنے برے نہیں تھے۔ ان کے لیے بہت سی چیزیں ایک ساتھ بہتر ہوئیں۔ کیمرون گرین نے بھی کچھ اوورز دیے، ایک وکٹ لی اور بلے سے بھی رنز بنائے۔ انگکیا رہانے اور ان کی ٹیم نے میچ تقریباً اپنے قابو میں کر لیا تھا، لیکن مکول چودھری نے کے کے آر سے میچ چھین لیا۔" رشبھ پنت پر محمد کیف نے کہا کہ "وہ اپنی ۱۰ رنز کی اننگز سے خوش نہیں ہوں گے۔ انہوں نے ایس آر ایچ کے خلاف پچھلے میچ میں میچ جتانے والی اننگز کھیلی تھی، جس سے ایل ایس جی کو جیت ملی تھی۔ کے کے آر کے خلاف انہیں آخر تک ٹکے رہنے کی ضرورت تھی۔ وہ ایک تجربہ کار کھلاڑی ہیں، جو ۶۱۰۲ء سے آئی پی ایل کھیل رہے ہیں۔ جب وہ بیٹنگ کے لیے آئے تو حالات زیادہ مشکل نہیں تھے۔ ایل ایس جی نے پہلے پانچ اوورز میں ۴۱ رنز بنا لیے تھے۔ ایک بلے باز کو ذمہ داری لینے اور ہدف کے تعاقب میں آخر تک کریز پر رہنے کی ضرورت تھی، اور یہ کردار پنت کا تھا۔ بطور کپتان اگر آپ ذمہ داری نہیں لیتے، تو آپ اپنی ٹیم کو جیت دلانے میں مدد نہیں کر سکتے۔" کیف نے کہا کہ "پنت نے ایس آر ایچ کے خلاف اچھا کھیلا تھا، لیکن انہیں تسلسل کی ضرورت ہے۔ ایک اچھی اننگز کھیلنا اور پھر اگلے چند میچوں میں ناکام ہونا کافی نہیں ہے۔ انہیں میچ کی صورتحال کو بہتر طریقے سے سمجھنا ہوگا اور یہ سیکھنا ہوگا کہ کب رفتار بڑھانی ہے۔ ایک کپتان کا کام تعاقب کے دوران آخر تک کریز پر موجود رہنا ہوتا ہے، اور پنت کو اس پر کام کرنا ہوگا۔"

ایشین باکسنگ:

ہندوستانی خواتین کا شاندار کارنامہ، میڈل ٹیبل پر پہلی پوزیشن

نئی دہلی (ایم این این): اولان بتار میں جاری ایشین باکسنگ چیمپئن شپ ۶۲۰۲ء میں ہندوستانی خواتین ٹیم نے تاریخی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چار طلائی، دو چاندی اور چار کانسی کے تمغوں سمیت مجموعی طور پر ۱۰ میڈلز اپنے نام کر لیے اور میڈل ٹیبل پر پہلی پوزیشن حاصل کر لی۔ ہیڈ کوچ سینٹیاگو نیوا کی نگرانی میں ہندوستانی خواتین ٹیم کی ہر رکن میڈل جیتنے میں کامیاب رہی، جس سے براعظمی سطح پر بھارت کی برتری واضح ہو گئی۔ باکسنگ فیڈریشن آف انڈیا کے صدر اجے سنگھ کی موجودگی میں مینا کشی (۸۴ کلوگرام) نے منگولیا کی نومونداری اینخ-امگلن کو ۰-۵ سے شکست دے کر ہندوستان کے لیے پہلا گولڈ میڈل جیتا۔ پریتی (۴۵ کلوگرام) نے بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چائنیز تائپے کی ہوان گ سیاد-وین، جو تین بار کی عالمی چیمپئن اور ٹوکیو ۰۲۰۲ء اولمپکس کی کانسہ میڈلسٹ رہ چکی ہیں، کو ۰-۵ سے ہرا کر طلائی تمغہ اپنے نام کیا۔ پریا (۰۶ کلوگرام) نے فائنل میں شمالی کوریا کی وون ان-گیونگ کو ۰-۳ سے شکست دے کر ایک اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اسی طرح اروندھتی (۰۷ کلوگرام) نے قزاخستان کی باکیت سیدیش کے خلاف ۱-۴ سے کامیابی حاصل کرتے ہوئے ہندوستان کے لیے چوتھا طلائی تمغہ جیتا۔

برازیل کی لارا کارڈوسو ٹی 20 میں 9 وکٹ لینے والی پہلی گیند باز

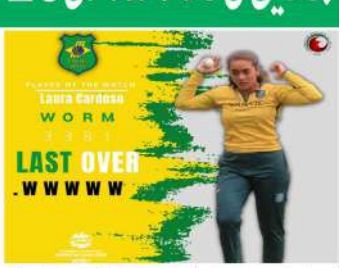

نئی دہلی (ایم این این): عالمی کرکٹ میں اس وقت حیرت کی لہر دوڑ گئی جب برازیل ویمنس ٹیم کی تیز گیند باز لارا کارڈوسو نے ٹی ۲۰ انٹرنیشنل کی تاریخ کا سب سے بڑا ریکارڈ اپنے نام کر لیا۔ لارا کارڈوسو مرد اور خواتین، دونوں طرز کی انٹرنیشنل کرکٹ میں ایک ہی اننگز میں ۹ وکٹیں حاصل کرنے والی دنیا کی پہلی کھلاڑی بن گئی ہیں۔ افریقی ملک لیسوتھو کے خلاف کھیلے گئے میچ میں لارا کارڈوسو نے اپنی تباہ کن بالنگ سے حریف بیٹنگ لائن کے پرخچے اڑا دیے۔ انہوں نے اپنے اسپیل کے دوران صرف ۴ رن کے عوض ۹ کھلاڑیوں کو پویلین کی راہ دکھائی۔ ان کی اس غیر معمولی کارکردگی نے کرکٹ کے تمام سابقہ ریکارڈز کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ لارا کارڈوسو نے اس کارنامے کے ذریعے کرکٹ کی تاریخ کے کئی بڑے سنگ میل عبور کیے۔ اس سے قبل مینس ٹی ٹوینٹی انٹرنیشنل میں بہترین بالنگ کا ریکارڈ بھوٹان کے سونم ییشی کے پاس تھا جنہوں نے ۵۲۰۲ء میں ۸ وکٹ حاصل کیے تھے۔ ویمنس ٹی ٹوینٹی میں انڈونیشیا کی روحمالیا نے ایک اننگز میں ۷ وکٹیں حاصل کر کے ریکارڈ بنایا تھا جسے اب کارڈوسو نے بڑے مارجن سے توڑ دیا ہے۔ برازیل نے میچ میں پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ اوورز میں ۲۰۲ رن کا بڑا اسکور کھڑا کیا تھا۔ تاہم، جب لیسوتھو کی ٹیم ہدف کے تعاقب میں میدان میں اتری تو لارا کارڈوسو کی بالنگ کے سامنے بے بس نظر آئی۔ لیسوتھو کی پوری ٹیم محض ۳۱ رن پر آوٹ ہوگئی۔ برازیل نے یہ مقابلہ ۹۸۱ رن کے بڑے فرق سے جیت کر نہ صرف میچ اپنے نام کیا بلکہ لارا کارڈوسو کی بدولت کرکٹ کی کتابوں میں اپنا نام ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا۔

ایشین باکسنگ میں ہندوستان کا ڈنکا: ہندوستان نے جیتے 5 طلائی تمغے

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی کے باز وشوناتھ سریش نے ایشین باکسنگ چیمپئن شپ ۶۲۰۲ء میں اپنی مہارت کا لوہا منواتے ہوئے مردوں کے ۰۵ کلوگرام زمرے میں جاپان کے ڈائچی ایوائی کو یکطرفہ مقابلے میں ۰-۵ سے شکست دے کر سونے کا تمغہ جیت لیا۔ اس شاندار فتح کے ساتھ ہی ہندوستان نے ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر ۵ طلائی تمغوں کے ساتھ اپنی مہم کا اختتام کیا۔ اگرچہ ہندوستان ۵ سونے کے تمغوں کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل پر قزاخستان سے ایک قدم پیچھے دوسرے نمبر پر رہا، لیکن مجموعی طور پر ۶۱ تمغے جیت کر ہندوستان تمام ممالک میں سرفہرست رہا۔ وشوناتھ کے سونے کے تمغے کے علاوہ، سچن (۰۶ کلوگرام) نے سخت مقابلے کے بعد چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ ہندوستانی خواتین ٹیم نے تاریخ رقم کرتے ہوئے ۱۰ تمغے (۴ سونا، ۲ چاندی، ۴ کانسی) جیتے اور خواتین کے ٹیبل پر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ خواتین کی ٹیم نے ایشیائی سطح پر اپنی برتری ثابت کی۔ سونے کے تمغے جیتنے والی نمایاں کھلاڑیوں میں مینا کشی (۸۴ کلوگرام)، پریتی (۴۵ کلوگرام)، پریا (۰۶ کلوگرام) اور اروندھتی (۰۷ کلوگرام) شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، جیسمین اور الفیا پٹھان نے چاندی کے تمغے جیت کر ٹیم کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ بی ایف آئی کے صدر اجے سنگھ نے ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا "یہ ہندوستانی باکسنگ، بالخصوص ہماری خواتین مکے بازوں کے لیے ایک تاریخی مہم رہی ہے۔ وشوناتھ جیسے نوجوان ٹیلنٹ کا سامنے آنا ہماری ٹیلنٹ ہنٹ سسٹم کی مضبوطی کا ثبوت ہے۔ ٹیم میں تبدیلیوں کے باوجود کھلاڑیوں نے ایشیا کے مضبوط ترین حریفوں کے خلاف جو ہمت دکھائی ہے، وہ ہندوستانی باکسنگ کے روشن مستقبل کی علامت ہے۔ ہندوستان نے اس ٹورنامنٹ میں نہ صرف تمغے جیتے بلکہ نئے ٹیلنٹ کی ایک کھیپ بھی متعارف کرائی ہے جو آنے والے اولمپکس اور عالمی مقابلوں میں ہندوستان کی نمائندگی کے لیے تیار نظر آتی ہے۔

آیوش شیٹی کا بڑا دھماکہ، عالمی نمبر 4 جوناتھن کرسٹی کو ہرا کر سیمی فائنل میں رسائی

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان کے ابھرتے ہوئے بیڈمنٹن اسٹار آیوش شیٹی نے ایشین بیڈمنٹن چیمپئن شپ ۶۲۰۲ء میں ایک بڑا الٹ پھیر کرتے ہوئے دنیا کے چوتھے نمبر کے کھلاڑی اور ٹورنامنٹ کی تیسری سیڈ حاصل کرنے والے انڈونیشیا کے جوناتھن کرسٹی کو شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ اس جیت کے ساتھ ہی آیوش نے ایونٹ میں اپنے لیے تمغہ بھی یقینی بنالیا ہے۔ سیمی فائنل میں پہنچنے کے ساتھ ہی آیوش شیٹی نے ایک نئی تاریخ رقم کر دی ہے۔ وہ ۸۱۰۲ء میں ایچ ایس پرنے کے بعد اس براعظمی ٹورنامنٹ میں تمغہ جیتنے والے پہلے ہندوستانی مرد سنگلز کھلاڑی بن گئے ہیں۔ ۳۲۰۲ء میں چراغ شیٹی اور ساتوک سائی راج رینکی ریڈی کے مینز ڈبلز گولڈ میڈل کے بعد یہ اس ٹورنامنٹ میں ہندوستان کا پہلا تمغہ ہوگا۔ عالمی درجہ بندی میں ۲۵ ویں نمبر پر موجود آیوش نے انڈونیشیا کے تجربہ کار اولمپین جوناتھن کرسٹی کو اسٹریٹ گیمز میں ۱۲-۳۲، ۱۷-۱۲ سے شکست دی۔ آغاز سے ہی کانٹے کا مقابلہ رہا۔ کرسٹی ایک موقع پر ۵۱-۸۱ سے آگے تھے اور گیم پوائنٹ پر پہنچ گئے تھے، لیکن آیوش نے شاندار اعصاب کا مظاہرہ کرتے ہوئے واپسی کی اور ٹائی بریکر میں پہلا گیم اپنے نام کیا۔ آیوش نے دوسرے گیم میں بھی اپنی برتری برقرار رکھی۔ مڈ گیم بریک تک وہ ۹-۱۱ سے آگے تھے، جس کے بعد انہوں نے حریف کھلاڑی کو واپسی کا موقع نہیں دیا اور تاریخی فتح حاصل کی۔ اس ٹورنامنٹ میں آیوش شیٹی ایک جائنٹ کلر کے طور پر ابھرے ہیں۔ انہوں نے پہلے راونڈ میں عالمی نمبر ۷ اور ایشین گیمز چیمپئن لی شی فینگ کو ہرا کر سب کو حیران کر دیا۔ کوارٹر فائنل میں عالمی نمبر ۴ جوناتھن کرسٹی کو زیر کیا۔ سیمی فائنل میں آیوش شیٹی کا مقابلہ تھائی لینڈ کے اولمپک سلور میڈلسٹ کنلاوت وتی دسرن یا چین کے ویتگ ہونگ یانگ کے درمیان ہونے والے میچ کے فاتح سے ہوگا۔ آیوش شیٹی کی اس غیر معمولی کارکردگی نے ہندوستانی بیڈمنٹن کے مستقبل کے حوالے سے نئی امیدیں جگا دی ہیں۔ ان کی نظریں اب سیمی فائنل میں جیت درج کر کے گولڈ میڈل کی طرف بڑھنے پر مرکوز ہیں۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,